# میوات کی کلاسیکی شاعری

(مع اردو ترجمہ)

مرتبہ:
محمد یٰسین خاں باگھوڑوی میو

میواتی دنیا رجسٹرڈ
Mewati Dunya

# میوات کی کلاسیکی شاعری

مرتبہ: یٰسین خاں باگھوڑوی میو

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب : میوات کی کلاسیکی شاعری

مرتبہ : محمد یٰسین خاں باگھوڑوی میو

اہتمام : ظہور احمد خاں

پبلشرز : میواتی دنیا

کمپوزنگ : فکشن کمپوزنگ اینڈ گرافکس، لاہور

پرنٹرز : سید محمد شاہ پرنٹرز، لاہور

سرورق : ریاض ظہور

اشاعت : 2016ء

قیمت : -/500روپے

تقسیم کنندہ:

فکشن ہاؤس: بک سٹریٹ 39- مزنگ روڈ لاہور فون: 042-37249218-37237430

فکشن ہاؤس: 52,53 رابعہ سکوائر حیدر چوک حیدر آباد فون: 022-2780608

فکشن ہاؤس: نوشین سنٹر، فرسٹ فلور دوکان نمبر 5 اردو بازار کراچی

# انتساب

## میوات کے اُن تمام گمنام شعراء کے نام

جن کے خوبصورت اشعار تو ہم تک پہنچے ہیں مگر

اُن کے نام ہمیں معلوم نہیں

میواتی زبان کے شاعرانہ ادب کا بے مثال خزانہ آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے ہمیں دُوہری خوشی ہے اول تو یہ کہ کتابی شکل میں آکر یہ خزانہ محفوظ ہوگیا ہے۔ دوئم ترجمہ کے ساتھ شائع ہونے والے یہ اشعار غیر میو قارئین تک بھی اپنے مفاہیم سمیت پہنچ پائیں گے اور ادب شناس لوگ میواتی شعراء کے تخیل اور ندرتِ کلام سے لطف اندوز ہوسکیں گے۔ ''میواتی دنیا'' مستقل مزاجی سے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے کوشاں ہے اُمید ہے ہماری یہ کاوش بھی آپ سے پسندیدگی کی سند حاصل کرنے میں کامیاب ہو پائے گی۔ حسب سابق ''فکشن ہاؤس پبلشرز'' نے اس کتاب کی تیاری میں ہماری بھر پور معاونت کی ہے۔

اراکین میواتی دنیا

# میواتی سَبرنگ

.....حصہ اول.....

ترتیب وتالیف

محمد یٰسین خاں باگھوڑوی میو

ترجمہ: سردار عظیم اللہ خاں میو

# فہرست

☆ پیش لفظ 13

☆ مقدمہ 16

☆ عرض حال 22

☆ چوہدری فہیم خاں میواتی 24

☆ آپ کے خطوط 26

☆----------بیٹی 39

☆----------بیٹا 43

☆----------بھائی

46

☆----------تریا ایسو پُتر جَن

51

☆----------چاتر

55

☆----------چترائی (عقلمندی)

59

☆----------منتر

61

☆----------نصیب اپنا اپنا

72

☆----------جوبن

75

☆----------جوانی

83

☆----------سائبا

85

☆----------بڈھاپا

86

☆----------پیت

95

☆----------پریم

98

☆----------پی

100

☆----------پیا

104

☆----------پیو

106

☆----------ناری-نار

☆----------تریا 109

☆----------گوری 116

☆----------گھونگھٹ 121

☆----------سکھی 124

☆----------بیری 126

☆----------ہٹے 131

☆----------بھڑوا 133

135

☆.....گتا 137

☆.....گا 138

☆.....سکھ 139

☆.....لعل 140

☆.....رس 141

☆.....ڈر 142

☆.....مت رُوسے 143

☆.....رموزِ حکمت

# پیش لفظ

دوہا یا ڈوہا دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ ہندی شاعری کی صنف ہے۔ ہند و پاکستان میں دوہے کی اپنی ایک مضبوط روایت موجود ہے۔ میواتی میں عام طور پر اسے ڈوہا کہا جاتا ہے۔ ڈوہا اپنے اندر پوری ایک کہانی محفوظ رکھتا ہے، جو ڈوہے کے سنتے ہی قاری پر عیاں ہو جاتی ہے۔

مختلف اقوام نے اپنی تاریخ، ثقافت اور روایات کو اپنے اپنے انداز میں محفوظ رکھنے کی کوشش کی ہے، میو قوم اس لحاظ سے منفرد ہے کہ ان کی تمام تر روایات، واقعات قصے کہانیوں کی شکل میں موجود ہیں اور اسے عرفِ عام میں ''بات'' کہا جاتا ہے۔

میو قوم جس کا مسکن میوات رہا ہے (اور اب بھی ہے)۔ اس کی اپنی ایک زبانی تاریخ ہے جو ہمیں میوؤں کی ماضی میں کی گئی جدوجہد سے آشنا کرواتی ہے، اور اس تاریخ کا ہم تک پہنچنے کا ایک بڑا ذریعہ ڈوہا یا بات ہے، جس طرح جنوبی پنجاب میں ''ماہیا'' اور شمال میں ''کافی'' اپنا وجود منوا چکی ہے۔ اسی طرح میوات میں ڈوہا ایک امتیاز کے ساتھ زندہ ہے۔

روزِ اوّل سے ہمارا المیہ یہ رہا ہے کہ ہم نے اپنی تاریخ تحریر کی شکل میں محفوظ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے ادوار میں جو تواریخ لکھی گئی ہیں وہ ہمارے مزاج کو غلط رنگ میں پیش کرتی ہیں اور اس کا رَدِ عمل موجود نہیں۔

سینہ بہ سینہ چلنے والا یہ شعری سفر اس وقت ایک منزل کی شکل اختیار کرتا نظر آتا ہے جب اس قوم کے تعلیم یافتہ افراد نے اسے تحریر میں سمونے کی ابتداء کی۔ زیرِ نظر کتاب ''میواتی سب رنگ'' جسے ہمارے بہت ہی محترم یٰسین خان باگھوڑوی مرحوم نے اپنی شبانہ روز محنت سے ترتیب دیا ہے ہمارے لئے ایک خزانے کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ڈوہے کسی ایک شاعر کے کہے ہوئے نہیں ہیں بلکہ مختلف میو شعراء کی کاوش ہیں جسے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ''میواتی سب رنگ'' (جسے ہمارا ادارہ ''میواتی دنیا'' شائع کرنے جا رہا ہے) کی خوبصورتی میں ایک بڑا اضافہ یہ ہے کہ ہر ڈوہے کے ساتھ ساتھ جہاں الفاظ و معانی سے ایک آسانی پیدا کی گئی ہے وہیں سردار عظیم اللہ ایڈووکیٹ کے ترجمے نے نئی نسل کو اپنی زبان اور اس کے مفہوم سے آشنا کروانے میں بہت مدد فراہم کی ہے۔

ہمارا ادارہ ''میواتی دنیا'' میواتی زبان و ادب کی ترقی، اس کی ترویج اور

ادب کو تحریری شکل میں محفوظ کر کے آپ تک ترسیل کا فریضہ ادا کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ کوئی بھی ادارہ اپنے مخلص اراکین کی کاوشوں سے ہی کامیابی کا مشکل سفر آسانی سے طے کرتا ہے، بہت مناسب ہوگا کہ میں اس سفر کے شرکاءکار کے ناموں سے آپ کو متعارف کرواتا چلوں۔ محترم جمیل احمد میو میواتی دنیا کے سربراہ ہیں اور بہت ہی پُرخلوص انداز میں اس سفر کو آگے بڑھانے میں معاون و مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ اللہ کرے اسی طرح قوم کا درد رکھنے والے کچھ اور افراد بھی کھڑے ہو جائیں تو یہ سفر بہت آسان ہو سکتا ہے۔ دیگر شرکاء میں قیس چوہدری میو، چوہدری نبی احمد خاں میو، سکندر سہراب میو، کرنل محمد علی میو، خاکسار ریاض رومانی میو، محترمہ نسیم اقبال میو صاحبہ، ڈاکٹر عطاءالرحمٰن میو، ڈاکٹر طاہر شبیر میو، سردار عظیم اللہ میو، احمد فہیم میو، عاصد میو اور سردار اسداللہ ارشد شامل ہیں۔

ان میں سے ہر شخص اپنی جگہ ایک ادارہ ہے اور ان سب کے اپنے ادارے ''میواتی دنیا'' کے لئے خلوص اور محبت کے جذبات قابل صد احترام ہیں۔

ہمارا ادارہ اپنی کاوشیں جاری رکھے گا۔ آپ حضرات سے بھی اُمید کی

جاتی ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہر ممکن تعاون فرمائیں گے۔ اگر کسی صاحب کے پاس میواتی زبان وادب سے متعلق کوئی نایاب تحریر موجود ہے تو براہِ کرم ہم تک پہنچایئے یا ہمیں اطلاع فراہم کریں۔ ہم آپ کے نہایت شکر گزار ہوں گے۔

ریاض رومانی میو

# مقدمہ

(از محمد شفیع خاں نگینوی میو ''نمائندہ مشرق''موضع شہزادہ)

میواتی زبان کے دوہوں کی یہ کتاب محمد یٰسین خاں باگھوڑوی میو کی کاوش کا نتیجہ ہے جس میں سرزمین میوات کے پرانے شاعروں کے کلام کو موضوعات کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے- ان میں یہ تخصیص نہیں ہے کہ کون سا دوہا کس شاعر کی تخلیق ہے بلکہ مولف نے اِس مجموعہ کلام میں یہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ موضوع کو شاعر نے اپنے جذبات اور خیالات کے مطابق کیسے پیش کیا ہے-

دوہا کیا ہے؟

دوہے کا راجستھانی تلفظ ''دوہا'' یا ''ڈوہا'' ہے-میواتی دوہا عام طور پر دو مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے اِس زبان کی شاعری کا جتنا ذخیرہ دوہوں کی شکل میں محفوظ ہے اتنا ذخیرہ کسی اور صنف شاعری میں موجود نہیں ہے- دوہے قصے کہانیوں کی شکل میں بھی ہیں جن کو میو حضرات عرفِ

عام میں ''بات'' کہتے ہیں۔

تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ دوہوں کا کچھ ذخیرہ ''ہیم چندر'' کی گرامر میں ملتا ہے۔محققین کا خیال ہے کہ سنسکرت اور پراکرت کی یہ کتاب بارہویں صدی بکرمی میں لکھی گئی تھی۔لیکن بعض نے اِس کی تردید کی ہے اور لکھا ہے یہ کتاب ہیم چندر کی اپنی تصنیف نہیں ہے بلکہ اس نے راجپوتانے کے دیہاتی شعراء کی نادر شاعری کے نمونوں کو یکجا کیا ہے۔

دوہوں کا موازنہ کرتے ہوئے ایک شاعر کہتا ہے۔

سورٹھیو ڈوہو بھلو بَھلی مَروَن کی بات
جوبن چھائی دَھن بھلی تاروں چھائی رات

ترجمہ:

سب زبانوں کے ڈوہوں میں سورٹھا زبان کا ڈوہا اچھا ہے اور داستانوں میں ''ڈھولا مارون'' کی کہانی، جوانی سے بھرپور عورت اچھی لگتی ہے اور رات وہ خوب صورت ہے جس رات آسمان پر زیادہ ستارے چمک رہے ہوں۔

ہندی ادیب ''راہول سانکرتائن'' کا خیال ہے کہ دوہے کا آغاز ۹۰۰ بکرمی کے شروع میں ''سرہیا'' نامی شاعر نے کیا جو چوراسی (۸۴) سدھوں میں سب سے پہلے سِدھ ہوئے ہیں- پھر آگے چل کر کبیر اور دادو جیسے شاعروں نے بھی دوہے کو ہی جذبات نگاری کا ذریعہ بنایا-

اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ دوہے کا جنم دیہاتی شعر و نغمہ کی گود میں ہوا- الہڑ چرواہوں، نوجوان گڈریوں اور ستم رسیدہ دہقانوں نے اپنے جذبات کا اظہار دوہوں کی شکل میں کیا- دنیا کا پہلا گیت شاید ''محبت'' ہی تھا جو فسانہء آدم و حوا مرد اور عورت کے ملاپ کا ایک لازوال گیت ہے- خطہ میوات کے شعراء میں دوہے کہنے والوں کی تعداد بہت ہے اور ان میں اچھے دوہے کہنے والے قادر الکلام شاعر کثرت سے پائے جاتے ہیں-

اِن شعراء میں بزرگ، صوفی اور ولی اللہ بھی شامل ہیں- جنہوں نے دنیا کی بے ثباتی، موت، زندگی، جوانی، عورت، حسن و عشق، جدائی، برہ، تصوف، زہد و عرفان اور

توحید پر اپنے اپنے خیالات، جذبات اور تصورات کا اظہار کیا ہے- یہ دوہے کتابی شکل میں نہیں بلکہ موسیقی سے لگاؤ رکھنے والے بزرگوں، ڈاؤھی، بھاٹ، میراثیوں نے اِن کا تحفظ کیا اور دوہوں کے اِس ذخیرہ کو محفوظ رکھنے میں انہوں نے بہت ہی شاندار خدمات انجام دی ہیں- گاؤں گاؤں میں گھوم کر عوام کو وطن کے شعر و نغمہ کی مسلسل کڑیوں سے تعارف کرانا انہوں نے اپنا فرض سمجھا مگر زمانہ کی اقدار تیزی سے بدل رہی ہیں اور زمانہ حال کے اونچے طبقہ نے چلتے پھرتے گویوں سے منہ پھیر لیا ہے-جس کے باعث مقامی شاعری اور دوہے کا پُرانا ذخیرہ مستقل طور پر خطرے میں پڑ گیا ہے-ایسے نازک دور میں محمد یٰسین خاں صاحب کی گاؤں گاؤں اور گھر گھر جا کر اچھے میراثیوں اور بزرگوں سے اِن انمول موتیوں کو اکٹھا کرنے کی انفرادی کوشش یقیناً قابل ستائش ہے-میواتی ادب سے اِن کا لگاؤ، محنت اور خلوص قومی جذبہ کے ترجمان ہیں- یہ کتابی شکل آئندہ نسلوں کے لئے یقیناً مفید اور میواتی ثقافتی ورثہ میں بیش بہا اضافہ ہے-

حسن و عشق اور رنگ و بو کی یہ سرزمین جس کو ہم پنجاب کے نام سے پکارتے ہیں- ہمیشہ نرم و نازک گیتوں اور نغموں سے چھلکتی رہی ہے- ڈھولک کی تھاپ پر الہڑ دوشیزائیں نقرئی تانوں کی منتظر نظر آتی ہیں- اگر شمالی پنجاب ''ماہیا'' کی کلی سے مہک رہا ہے تو جنوبی پنجاب میں ''کافی'' نے جوت جگائی ہوئی ہے- بولیاں، ٹپے، مرزا صاحباں، ہیر وارث شاہ، پنجابی ادب کا عظیم ورثہ ہیں- لیکن پنجابی زبان میں بھی دوہوں کا ان گنت ذخیرہ موجود ہے-

آج بھی پنجاب کے چپہ چپہ پر علی حیدر، خواجہ فرید اور میاں محمد کے دوہے گونج رہے ہیں- یہ دوہے سدا بہار ہیں اور اَمر رہیں گے- میواتی دوہے اور پنجابی دوہے میں فرق یہ ہے کہ میواتی دوہا عام طور پر دو مصرعوں اور پنجابی دوہا چار مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہے- ہر مصرعہ اپنی جگہ مکمل ہوتا ہے اور چاروں مصرعے ملک کر واحدِ تاثر پیدا کرتے ہیں-

کسی قوم کی زبان شاعری اور ثقافت سرمایہ حیات ہوتی ہے جس کی حفاظت ہر طور کی جاتی ہے- جو قوم اپنے

ادبی ورثہ کی حفاظت نہیں کرتی تو دوسرے لوگ اس میں کتر بونت شروع کر دیتے ہیں- یہی حال میواتی زبان کی شاعری اور شاعروں کے ساتھ ہوا ہے- بھارت کے مشہور ادیب ''دیوندر ناتھ ستیارتھی'' نے اپنی کتاب ''گائے جا ہندوستان'' میں جس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہو چکا ہے اور ہندوستان کی مقامی زبانوں کی شاعری پر سند مانی جاتی ہے-میں میواتی شاعری کے اچھے نمونوں کو بیکانیر اور دیگر علاقے کے شاعروں کو بانٹ دیا ہے اور میواتیوں کا ذکر تک نہ کیا گیا گویا ''حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ'' اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے-سمن میوات کا ایک مشہور شاعر تھا اور اُس کے بہت سے دوہے زبان زدِ عام ہیں مثلاً

سمن چوڑی کاچ کی کوڈی کوڈی بیچ
جب گل لاگی پیو کے میری لاکھ لاکھ کی ایک

ترجمہ

اے سمن یہ کاچ کی چوڑیاں جو معمولی قیمت کی نظر آرہی ہیں جب پیا کے گلے میں حمائل ہوں گی تو ان کی قیمت لاکھ لاکھ سے بھی زیادہ ہو جائے گی-اس دوہے کو بھی

انہوں نے بیکانیری شاعر کا قرار دیا ہے۔

سمن بیٹھ سرائے میں سب کی مانگے خیر
نہ کائی سو دوستی نہ کائی سو بیر

حالانکہ میواتی زبان بیکانیری زبان سے مختلف ہے۔محمد یٰسین خاں میو صاحب کے مرتب کردہ مجموعے سے ایک فائدہ ضرور حاصل ہوگا کہ ہمارے ثقافتی ورثہ میں نقب لگانے والے ڈاکوؤں کا قلع قمع ہو جائے گا۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور اردو ادیب شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد نے اپنی کتاب ''نیرنگ خیال'' میں زبان کے بارے میں لکھا ہے۔

''زبان حقیقت میں ایک معمار ہے اگر چاہے تو باتوں باتوں میں ایک فولادی قلعہ تعمیر کردے جو کسی توپ خانے سے نہ ٹوٹ سکے اگر چاہے تو ایک بات میں اسے خاک میں ملا دے۔ جس میں ہاتھ لگانے کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ زبان ایک جادوگر ہے۔''

میواتی زبان میں جن شعراء نے جادو جگایا ہے اُن کا طلسم بھی آج تک نہ ٹوٹ سکا۔ اِن کی پستیاں بلندیوں کو

چھوتی ہیں اور بلندیاں آسمان سے باتیں کرتی ہیں- اس کتاب میں بعض ایسے نادر نمونوں کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے جو فن کی بلندیوں کو چھوتے ہیں- کارزار ہستی میں شاعر قدرت کی نیرنگیوں کو دیکھ کر پکار اُٹھتا ہے۔

مایا دینی سُوم کو مودھو کو بڈھ تار
نینا دینا مرگ کو جو بھونتا پھراں اُجاڑ

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ اُس نے دولت لالچیوں کو عطا کی ہے اور بے وقوف لوگوں کو حسین عورتیں، خوبصورت آنکھیں ہرنوں کو بخش دی ہیں جو ویرانوں میں پھرتی ہیں-

ایک مغربی مفکر کا قول ہے کہ ''عقل وہ ہے جو خدا کو تلاش کرے اور خدا وہ جو عقل کو نہ مل سکا-'' لیکن اس نظریہ کے خلاف ایک میواتی شاعر نے خدا کی تلاش کے لئے عقل کا سہارا ٹھکرا دیا اور حق کی تلاش کے لئے عشق وجنوں کی نئی راہ دکھائی ہے-

چترائی چولہے پری عقل گئی سب ڈوب
جے بے عقلی سو ہر ملے تیری بے عقلی ہی خوب

علامہ اقبال نے اس فلسفہ کو اُجاگر کرتے ہوئے کہا ہے۔

بے خطر کود پرا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

عورت کو ہمارے معاشرے میں خاص اہمیت نہیں دی جاتی عام لوگوں کا اب تک یہ خیال ہے کہ یہ صنف کمزور ہونے کے علاوہ نادان بھی ہے اور زندگی میں اہم کردار ادا کرنے کی اہل نہیں ہے۔ایک میواتی دوہے میں عورت کی عظمت کو اُجاگر کرنے کے لئے عجیب تنوع سے کام لیا ہے جس کی مثال اردو ادب میں مشکل ہی سے ملے گی۔

بیٹا سو بیٹی بھلی جے کل ونتی ہوئے
بیٹا تارے ایک گھر بیٹی تارے دوئے

پیش نظر کتاب میں ایسے بلند پایہ دوہے اکثر ملیں گے یقیناً یہ کتاب پڑھے لکھے طبقے میں اچھی نظروں سے دیکھی جائے گی۔آخر میں میوات کے خواندہ حضرات سے

عرض کروں گا کہ میواتی ادب کے گم گشتہ پاروں کو جمع کرنے
میں محمد یٰسین خاں میو صاحب کی مدد کریں اور حوصلہ افزائی
بھی۔ دُعا گو ہوں۔

"اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو"

محمد شفیع خاں نگینوی میو

# عرضِ حال

۳ رنومبر ۱۹۷۴ء کو وائی ایم سی ہال لاہور میں انجمن اتحاد و ترقی میوات کے عہدیداران کے انتخاب کے دوران کی گئی کھلی دھاندلی کے بعد ہمارے پینل کے بیشتر سرگرم اور مخلص کارکنوں نے شکستہ دل ہو کر اس قسم کی قومی تنظیموں اور تحریکوں سے کنارا کشی اختیار کر لی۔ خود مجھ پر جو کچھ گزری اور اثر ہوا اس کا صحیح اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے جو خود ایسے حالات سے دوچار ہو چکا ہو۔ کافی دنوں تک عجیب حالت رہی تخیلات کی دنیا میں ہیجان سا بپا رہا۔ گونا گوں خیالات اور متفرق سوالات دماغ میں ابھرتے اور مٹتے رہے۔ بالآخر احباب و اقارب نے حالات کے نشیب و فراز سمجھا کر حوصلہ دلایا اور کہا کہ ''خدمت بلا عہدے بھی کی جا سکتی ہے۔ جب اُس کا ہر شہری اور ہر فرد اپنی ذاتی بساط اور استطاعت و قابلیت کے مطابق خلوصِ دل اور لگن سے

خدمت کرے۔'' احباب کی یہ بات اثر کرگئی اور میں نے میواتی شعراء کے منتشر کلام کو یکجا کر کے شائع کرانے کا کام شروع کردیا۔ سب سے پہلے میوات کے مشہور ومعروف ولی صفت صوفی شاعر جناب بھیک جی مرحوم ومغفور کے عارفانہ کلام کو روزنامہ ''جمہور'' لاہور میں اقساط کی صورت میں معہ ترجمہ وتشریح شائع کرایا گیا۔ یہ سلسلہ چند ماہ جاری رہا مگر ایسا کرنا نہ تو کلام کے اجماع واشاعت میں مفید اور کارآمد ثابت ہوا اور نہ اس سے میواتی حضرات کماحقہ استفادہ ہی کرسکے۔ بدیں وجہ اُسے کتابی صورت میں طبع کرایا گیا۔

جس وقت ہم پہلی کتاب کا مسودہ تیار کررہے تھے اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ جونہی کتاب زیور اشاعت سے مُزّین ہوکر منصۂ شہود پر جلوہ نما ہوگی۔ میواتی بھائی اُسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔ جناب بھیک جیؒ کے منتخب کلام کے بعد میو سبھا۔ کلامِ شعرائے میوات اور داستانِ میوات یکے

بعد دیگرے چار کتابیں چھپ کر منظرِ عام پر آ چکی ہیں اور ہر کتاب کے مقدمے میں ہم قوم کی سرد مہری، بے اعتنائی اور مفت خوروں کی بے حسی کا رونا روتے رہے ہیں۔ مگر بے سُود، کسی کے کان پر جُوں تک نہ رینگی اور ہماری تمام تر شکایات اور گذارشات صدا بصحرا بن کر رہ گئیں۔ ایک چنے سے کہیں بھاڑ پھوٹا کرتا ہے؟ ہر کام جمہور کے تعاون سے انجام پذیر ہوا کرتا ہے۔ مگر میو برادری بالخصوص اُس کے تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ کے رویہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعاون کی بجائے عدم تعاون اور اتفاق کی بجائے نفاق پر اُدھار کھائے بیٹھا ہے اور میواتی کلام و زبان سے تو اسے گویا خدا واسطے کا بَیر ہے۔ اندریں حالات میرے دل میں اپنے مشن میں کامیابی سے مایوسی کا احساس پیدا ہونے لگا۔ ایسا ہونا درحقیقت تھا بھی ایک قدرتی امر۔ کیونکہ کہیں بھی امید کی کرن نظر نہیں آ رہی۔ مگر چونکہ اپنے اوپر عاید کردہ فرائض سے کوتاہی برتنا یا دستبردار ہونا بہرصورت معیوب

ہے- لہٰذا حتی المقدور فرض کو انجام دینے کی کوشش جاری ہے اور جاری رہے گی-

انشاءاللہ-

☆☆☆

# چوہدری فہیم خاں میواتی

چوہدری فہیم خاں میواتی بھی جو میواتی کلام کے مداح اور اُس کے اجتماع و محافظت کے دلدادہ ہیں لنگر لنگوٹے کس کر میدان نشر و اشاعت میں کود پڑے ہیں اور اپنی اولین تالیف ''حکایات میوات'' کو منظر عام پر لا رہے ہیں، جو انشاء اللہ منجانب مولف ایک بہترین کوشش اور بہ حیثیت تالیف ایک مفید اور دلچسپ کتاب ثابت ہوگی۔

فہیم خاں صاحب ایک مخلص کارکن اور محبّ قوم نوجوان ہیں پہلے بھی میوات اکیڈمی کی تاسیس اور فروغ میں اُن کی مساعی اور تعاون کا جتنا اعتراف کیا جائے کم ہے۔اب جبکہ وہ فہیم اکیڈمی بننے پر تُل گئے ہیں یہ سونے پر سہاگہ ہے۔ دعا ہے خدا انہیں خوش وخرم رکھے اور ان کے

جذبات کو اور بڑھائے-نیز اپنے مقصد میں کامیاب و

کامران فرمائے-آمین

پیش نظر کتاب میں بلحاظ موضوع دوہے اکٹھے

کر کے لکھے گئے ہیں اس قسم کے ہزاروں دوہے جمع کئے

گئے تھے مگر ان میں سے ایسے دوہوں کو جن سے اخلاقی

گراوٹ کا پہلو مترشح تھا-نظر انداز کر دیا گیا تاہم ایسے

دوہوں کا پایا جانا بعید از امکان نہیں جو ناظرین کی طبعِ سلیم پر

گراں گزریں-اُن سے مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن

میں تصحیح کی جا سکے-نیز اِس طرح کے مزید دوہے اگر آپ کو

یاد ہوں تو لکھیں تا کہ حصہ دوم کی اشاعت بعجلت شرمندہ

تکمیل ہو سکے-

''کلام شعرائے میوات''

کے حصہ دوم کی اشاعت کے لئے مسودہ تیار کیا جارہا ہے- اِس لئے آپ کو کسی بھی شاعر کا کسی بھی نوعیت کا کلام ازبر ہو یا آپ کے علم میں کسی دوسرے شخص کے پاس ہو لکھ بھیجیں تا کہ اُسے شامل اشاعت کیا جا سکے-

## مالی مُعاونین

کتاب ہذا کی طباعت چوہدری محمد یٰسین خاں نیائی آف بھگیل سنگہ والہ صدر میوا لفتح تنظیم پاکستان چوہدری رحمت خاں ایم اے آف جا گووالہ چک نمبر ۴۰ اور چوہدری چاہت خاں آف بدر پور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول جاہمن ضلع لاہور کی مالی معاونت سے شرمندہ ءتکمیل ہوئی ہے- نیز ماسٹر سردار خاں باگھوڑوی نے مسودہ کی تیاری میں جس لگن اور خلوص دل سے کام کیا اکیڈمی اُن کی مشکور ہے-

خاکسار

محمد یٰسین خاں باگھوڑوی میو

۲۹-۶-۷۶

☆☆☆

# آپ کے خطوط

محترمی چوہدری حشمت خاں دلاوری صاحب

السلام علیکم!

کراچی میں آپ کی آمد پر میں نے وعدہ کیا تھا کہ میوات اکیڈمی کے سلسلے میں اپنے تاثرات تحریری شکل میں آپ کو ارسال کروں گا تا کہ یہ اکیڈمی کے ریکارڈ میں شامل ہو سکے۔

میوات اکیڈمی کی پہلی سالگرہ پر مبارکباد قبول فرمایئے۔ ایک سال کی قلیل مدت میں میواتی ادب پر اکیڈمی کی جانب سے چند کتب کی اشاعت ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔ اکیڈمی نے جتنی کتابیں اب تک شائع کی ہیں۔ میرے پاس موجود ہیں اور میں ان کا مطالعہ کر چکا ہوں اور مجموعی طور پر اکیڈمی کی کارگزاری سے مطمئن ہوں۔

جناب محمد یٰسین خاں صاحب باگھوڑوی میو نے میواتی شعراء کے کلام کو یکجا کرنے میں خاصی محنت کی ہے

اور اس سلسلے میں انہیں کامیابی بھی ہوئی ہے-کلام شعرائے میوات اور بھیک جی کا منتخب کلام میواتی ادب پر اچھی کتابیں ہیں اور انشاءاللہ بہت جلد قبولیت عام حاصل کرلیں گی-ان کی دوسری تصانیف کا بے چینی سے انتظار ہے جیسے ہی کوئی نئی کتاب میواتی ادب پر شائع ہو-بذریعہ وی پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں-

باگھوڑوی صاحب سے معذرت کے ساتھ ان کی کتاب ''میوسبھا'' کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں -یہ کتاب ان کی دوسری کتابوں کے مقابلے میں کوئی اچھا تاثر قائم نہیں کرسکی بلکہ اس کتاب کی اشاعت سے ان کی کارکردگی اور اکیڈمی کے وقار کو بھی نقصان پہنچا ہے معلوم ہوتا ہے-ان کی تمام توجہ صرف حکایات اکٹھی کرنے تک محدود رہی اور جہاں کہیں سے جیسا بھی مواد انہیں مل سکا-اسے محفوظ کرنے کے جذبہ کے تحت اس کے حسن و قبح کے بارے میں غالباً انہیں مناسب توجہ دینے کا موقع نہیں مل سکا-کتاب کے تعارف میں خود باگھوڑوی صاحب نے اعتراف کیا ہے کہ جس قدر کہانیاں دستیاب ہوسکیں -ہدیہ قارئین کردی گئیں-

کسی قوم کا ادب شائع ہونے کے بعد محفوظ ہوجاتا

ہے اور اس سے اس قوم کے مزاج، رسم و رواج، معاشرت اور تاریخ کا اندازہ لگایا جاتا ہے-میوات اکیڈمی ابھی ابتدائی دور سے گزر رہی ہے-اکیڈمی کا کام ہندو پاک کے ادبی علمی اور تاریخی حلقوں میں میواتی ادب اور کلچر کا تعارف کرانا ہے اور اس کے لئے ایک باوقار مقام پیدا کرنا ہے-اس لئے بڑے محتاط رویے کی ضرورت ہے-اکیڈمی کی شائع کردہ کتب کی تشہیر و فروخت بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ یہ قومی ادارہ جلد از جلد مالی اعتبار سے خود کفیل ہو جائے اور بہتر خدمات انجام دے سکے-شکستہ تسبیح کے دانوں کو اکٹھا کرنا ایک مبارک فعل ہے لیکن انہیں ایک لڑی میں پرونے سے پہلے احتیاط لازمی ہے کہ کہیں تسبیح کا تقدس اور حیثیت ہی نہ بدل جائے-

چالیس حکایات کی خوبصورت لڑی میں چٹنی بھر کھوٹ مل جانے سے اس کی آب و تاب، قدر و قیمت، ماند پڑ گئی ہے-گوالوں کی تمام دن کی ذہنی اور جسمانی کوفت کو دور کرنے کی خاطر انہیں چوپالوں میں بیان کرنا شاید قابل معافی ہو لیکن کتابی شکل میں پہنچارے دار عبارت کے ساتھ انہیں شائع کرنا کسی طور سے بھی مناسب نہیں تھا-لہٰذا میری اور میوات اکیڈمی کے دیگر بہی خواہان کی جانب سے میوات

اکیڈمی کے بانی ارکان اور اس کی مجلسِ ادارت سے مخلصانہ درخواست ہے کہ اس صورتِ حال پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

ڈر ہے کہ باگھوڑوی صاحب کہیں میو سبھا پر چند اعتراضات کی وجہ سے دل شکستہ نہ ہو جائیں۔ میں ان کی محنت، لگن اور جذبہ کا دل سے مداح ہوں، قوم کو اُن سے بڑی توقعات ہیں امید ہے کہ میواتی ادب کو روشناس کرانے اور اسے علمی اور ادبی حلقوں میں باوقار مقام دلانے میں اپنا بھرپور کردار انجام دیں گے۔ میری جانب سے انہیں میرا سلام اور نیک تمنائیں پیش کریں۔ جملہ ارکان کو سلام عرض ہے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو تحریر فرمائیں۔

فقط آپ کا مخلص

عزیز الدین خاں میواتی ایم اے۔ ایل ایل بی سینئر اکاؤنٹینٹ

39 کراچی 3 محمود آباد نمبر L33

☆☆☆

# محترمی ومکرمی بھائی جان

سلام مسنون!

خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے- دیگر احوال یہ ہے کہ آپ کی پارسل کردہ کتاب ملی- کتاب بہت اچھی ہے- دو ہوں کا ترجمہ صاف تحریر کیا گیا ہے- ہر قوم کا فرد بخوبی سمجھ سکتا ہے- اب مجھے قوی امید ہے کہ ہماری زبان کے دو ہے جو رفتہ رفتہ صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹ رہے تھے یکجا ہو جائیں گے اور آنیوالی نسلیں اِن کو پڑھ کر فخر محسوس کریں گی اور مجھے امید ہے آپ جیسے مدبر، دور اندیش اور محبّ قوم بھائی کوئی ایسا رسالہ بھی جاری کریں گے جس کے مطالعے سے قوم کے بیٹے ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکیں- چند سال پہلے ایک عدد رسالہ ''آفتاب میوات'' نظروں سے گزرا تھا- اُس رسالہ سے قوم کو بہت فائدہ ہوا تھا- میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتی- لہٰذا میں پوچھتی ہوں وہ رسالہ ''آفتاب میوات'' بند کیوں کیا گیا تھا؟

اچھا بھائی جان دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنی قوم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے- آمین-

خدا دل جلوں اور حاسدوں کی نظر سے بچائے- کبھی زندگی میں کوئی غم نہ آئے- آمین ثم آمین

بھائی جان میری تعلیم بہت کم ہے- میں اُن تمام بھائیوں کی ترقی اور کام کرنے کا حوصلہ رکھنے کے لئے دعا گو ہوں جو اپنی قوم کی ترقی کے لئے کمربستہ ہوئے ہیں- ''آفتاب میوات'' رسالہ ضرور نکالیں اور ہماری قوم کو سیاست میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے-

فقط والسلام

آپ کی غریب بہن
زبیدہ خاتون
لائل پور (فیصل آباد) شہر
۲۲-۲-۷۶

☆☆☆

قصبہ مڑل

## مکرمی جناب چوہدری یٰسین خاں صاحب

السلام علیکم۔

مزاج گرامی! آپ کی کتابیں شعرائے میوات اور داستان میوات وغیرہ نظروں سے گزریں۔ پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا اور شوق پیدا ہوا کہ چودھری صاحب نے میوات کو زندہ کر دکھایا ہے۔ ورنہ یہ قوم تو بہت ہی پیچھے ہے۔ آپ نے اپنی محنت سے اس قوم کو ابھارا ہے اور کتابیں چھپوائی ہیں۔ اللہ آپ کو اس محنت کا ثمرہ دے آمین۔ چار کتابیں مکمل جو کہ آپ نے چھپوائی ہیں بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ مہربانی ہوگی۔

فقط والسلام

چوہدری علی محمد، عبدالرحیم
چاہ سنگتر انوالہ، ضلع ملتان
۳-۵-۷۶

گھڑیال خورد

## بخدمت جناب بھائی صاحب

السلام علیکم!

آپ کی ایک کتاب میو سبھا نظروں سے گزری۔ پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور خوشی ہوئی کہ قوم کی تہذیب اور زبان و ادب کو فروغ دینے کے لئے آپ جیسے محبّ قوم میدان میں نکل آئے ہیں۔ بندہ کو بھی ایک کتاب ''میو سبھا'' بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔ علاوہ ازیں میری بھی دلی خواہش ہے کہ میو برادری کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جائے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی خدمت بندہ کے لائق ہو تو حاضر ہے۔

فقط والسلام

چوہدری منگل خاں بی اے۔ بی ایڈ
گھڑیال خورد ضلع شیخوپورہ
۱۶-۲-۷۶

شجاع آباد

# ٹھوس کارکن، بیدار مغز محبّ قوم میرے عزیز بھائی محمد یٰسین خاں

## باگھوڑوی زندہ باد- پائندہ باد

السلام علیکم- میں اتفاقاً از ۷۵-۱۲-۲۳ بغائت ۷۶-۵-۷ اپنے بڑے لڑکے کرنل عبدالغفور شیرا کے پاس راولپنڈی میں مقیم رہا-اب مورخہ ۷۶-۵-۸ کو شجاع آباد اپنے گھر آیا تو آپ کی طبع شدہ کتب معہ خط جو میرے نام تھا میرے چھوٹے لڑکے عبدالستار شیرا نے مجھے دیں-خط پڑھا، کتابوں کا مطالعہ کیا تو بے حد مسرت ہوئی- بھائی کیا بات ہے-آپ نے تو کمال ہی کر دکھایا -میواتی کلام کو تلاش کر کے شائع کرنا کوئی معمولی بات تو نہیں ہے، خدا کا شکر ہے کہ آپ نے اس کام کو انجام دینے کا بیڑا اُٹھایا ہے اور بہت کچھ کر دکھایا ہے اور بہت کچھ کر دکھانے کی اُمیدیں آپ سے وابستہ ہوگئی ہیں-اللہ پاک آپ کو خوش وخرم رکھتے ہوئے آپ کا حوصلہ اور بھی زیادہ بلند فرمائے-آمین

برادر عزیز! ویسے تو میرے پاس میواتی کلام کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے تاہم اُس کی بابت عرض پرداز ہوں چونکہ میری کافی عمر ہوگئی ہے -میری طبیعت بھی ان دنوں ناساز ہے-خط بھی مشکل سے لکھ رہا ہوں -یہاں گرمی بہت شدید ہے-طبیعت میں گھبراہٹ ہے-اپنے بچوں کے پاس کراچی جانے کے لئے پر تول رہا ہوں-اگر بفضل ایزدی طبیعت اچھی رہی تو آپ کو کراچی سے خط لکھوں گا-صحیح سلامت اور زندہ رہا تو انشاءاللہ اکتوبر، نومبر ۱۹۷۶ء میں شجاع آباد پہنچنے پر آپ سے مزید خط وکتابت کی توقع رکھتا ہوں-خیال ہے اُس وقت آپ کو

ایک دو روز کے لئے شجاع آباد آنے کی تکلیف دوں- کیا آپ آ سکیں گے؟

آپ میرے نہایت مہربان چچا ڈُنا خاں نمبر دار کے چھوٹے بھائی چودھری جیمل خاں (یہ بھی میرے چچا ہوئے) کے فرزند ارجمند ہیں- مجھے ازحد خوشی ہے کہ میرے کنبے قبیلے ہی میں نہیں بلکہ ہماری تمام پال میں اللہ پاک نے آپ جیسا قومی لگن رکھنے والا سپوت بیٹا عطا فرمایا- جو ہماری تمام قوم کو عموماً اور ہماری پال کو خصوصاً ایک قسم کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش کر رہا ہے- جس وقت کراچی جا کر آپ کو خط لکھوں گا اس وقت آپ کو متذکرہ کتب کے علاوہ، میواتی کلام کی دیگر کتابیں اگر طبع ہو چکی ہوں تو اُن کی فہرست روانہ کرنے کی زحمت دُوں گا- انشاءاللہ کراچی اپنے برادری بھائیوں کو متذکرہ کتابیں بذریعہ وی پی منگانے کی ضرور ترغیب دوں گا-

بہت دعا چچا جیمل خاں صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کریں- والسلام

خیر اندیش

میجر عبداللہ خاں شیرا

شیرا منزل ریلوے روڈ شجاع آباد

ضلع ملتان

☆☆☆

# چوہدری محمد یٰسین خاں صاحب

السلام علیکم۔

بھائی جان میں آپ کو پہلی مرتبہ خط لکھ رہا ہوں۔آپ کی ایک کتاب پتہ نہیں کہاں سے ہمارے پاس پہنچی اُس سے پتہ نوٹ کیا اور آپ کو خط لکھ دیا۔ آپ کے پاس جتنی میواتی کتابیں ہوں بھیج دیں۔آپ کی کتاب ''کلام شعرائے میوات'' بہت پسند آئی۔

باقی خریت۔

آپ کا بھائی

نوردین ولد بدھ سنگھ

موضع روشن رائے والا ڈاکخانہ لاڑ

براستہ اَیازآباد تحصیل وضلع ملتان

۲۳-۵-۷۶

چوہدری جی

السلام علیکم۔

آپ نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر میواتی زبان کے پروگرام نشر کرنے کی تحریک شروع کی ہے۔ میں اس کی پرزور تائید کرتا ہوں۔ ضرورت پڑی تو علاقہ پتوکی سے سینکڑوں کی تعداد میں اس اہم مطالبہ کی تائید میں خطوط لکھائے اور تار وغیرہ دلائے جاسکتے ہیں۔ صرف اشارہ چاہئے۔

میں نے اساتذہ کرام اور اپنے ہم عمر نونہالانِ قوم سے کہا کہ وہ میوات اکیڈمی سے تعاون کریں مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا اور میواتی شاعری اور پروگرام کا تمسخر اڑایا۔ ماسٹر سبحان خاں نے مجھے ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے کہا۔ ''دو ہے لکھنے چھوڑ دو تمہاری محنت و مشقت اور تمام جدوجہد رائیگاں جائے گی۔'' میں نے اسے جواب دیا کہ ''میرے پاس جو بھی قوم کا ادبی سرمایہ موجود ہے اور آئندہ دستیاب ہوگا اُسے کنجوسوں کی طرح سینے اندر دبا کر نہیں

رکھوں گا- بلکہ انتہائی دیانتداری خلوص اور قومی جذبے کے

ساتھ اس قومی امانت کو جو اس کا اہل ثابت ہوگا اس کی نذر

کردوں گا تاکہ ہماری آنے والی نسلیں حیرت سے یہ نہ

پوچھتی پھریں کہ میواتی شاعری اور کلام کیسا تھا-

بھیک جی، غیاث جی اور سعد اللہ خاں کس قوم سے

تعلق رکھتے تھے-

کچھ دوہے ارسال ہیں-

چوہدری فہیم خاں میواتی کی خدمت میں سلام

عرض کردیں-

باقی خیریت-

میوات اکیڈمی زندہ باد-

خیر اندیش

سہراب خاں بادام

پڈھانہ چک نمبر ۵۴ علاقہ پتوکی، ضلع لاہور

☆☆☆

# بیٹی

بُھو جوتا، بیٹی گھنی کِل گانْون بوہار
وَاکو کائیں ماریئے- واہے مارت ہے کرتار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بُھو جوتا | بنجر اور کلرزمین کو جوتنے (کاشت) کرنے والا | کِلگانْون | چھوٹے دیہات |
| بوہار | بیوپار، تجارت | کائیں | کیا |
| کرتار | خُدا | | |

ترجمہ:

شاعر کا کہنا ہے کہ جس شخص کے بیٹیاں زیادہ ہوں گی وہ ایسا ہی ہے جیسے بنجر زمین کا کاشت کار یا چھوٹے دیہات میں دوکان، تجارت ایسے آدمی کو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اُسے تو خدا نے ہی مار دیا ہے-

گُر میرا نے نُوں کہی اُونچی جگہ پچھان
بیٹی بِدّیا پریم رس دیجے کوئی ٹھان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| گُر<br>میرا | میرا<br>گورو،<br>استاد | بدّیا | علم،<br>حکمت |
| پریم | پیار،<br>عشق<br>و<br>محبت | ٹھان | جگہ،<br>مقام |

ترجمہ

میرے اُستاد نے یہ فرمایا ہے کہ اپنی جگہ پہچان اور
اونچا مقام دیکھ علم وحکمت اور پیار کی باتیں اور بیٹی کا رشتہ
شریف اور سمجھدار لوگوں میں جگہ دیکھ کر کرنا چاہیں۔

عیوض بسوو باپ کو بیٹا گو مل جائے
جا بیٹی کی ماں مرے آدر پی ہر سُو اٹھ جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بسوو | زمین،<br>جائیداد | جا | جِس |

| | | | |
|---|---|---|---|
| آدر | آؤ | پی | ماں |
| | بھگت، | ھر | باپ |
| | قدرو | | کا |
| | قیمت | | گھر، |
| | عزت | | میکہ |

ترجمہ

اے عیوض باپ کے مرجانے کے بعد تو اس کی جائیداد بیٹے کو مل جاتی ہے لیکن جس بیٹی کی ماں مرجائے اُس کی اپنے میکے میں عزت کم ہو جاتی ہے کیونکہ ماں ہی بیٹی کی سچی ہمدرد اور غمگسار ہوتی ہے۔

بیٹا سُو بیٹی بھلی جے کُل وُنّی ہوئے
بیٹو تیارے ایک کُل عیوض بیٹی تیارے دوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| جے | اگر | کُلونتی | شریف اور نیک خاندان کی لڑکی |
| تیارے | سنوارے، بسائے | کُل | خاندان، کنبہ |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ بیٹے سے بیٹی اچھی ہے مگر شرط یہ ہے کہ نیک اور شریف ہو بیٹا تو صرف ایک گھر کو سنوارتا ہے بیٹی دو گھروں کو شاد کرتی ہے پہلے اپنے باپ کے گھر کو اور شادی کے بعد پی کے گھر کو۔

بابل تیرا نگر میں ایک بیٹی، ایک بیل
ہاتھ پکڑ گیلے کرا کائی یا پردیسی کے گیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بابل | باپ، اَبا | نگر | گاؤن |

| | | | |
|---|---|---|---|
| سُپرد | حوالے، | کائی | کسی |
| گیل | راستہ، ساتھ، ہمراہ | | |

ترجمہ

اے بابل تیرے دیس میں بیٹی اور بیل دونوں کی قدر ایک سی ہے جب تیری مرضی ہوئی کسی پردیسی کے حوالے کردیئے- بیٹی کو بھی جانور کی طرح اس کی مرضی کے بغیر جس کو چاہا سونپ دیا-

چلنو بھلو نہ کوس کو بیٹی بھلی نہ ایک
قرض بھلو نہ باپ کو جے مولا راکھے ٹیک

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| ٹیک | ٹیک رکھنا، عزت رکھنا |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ سفر ایک کوس کا بھی بُرا کیونکہ آدمی پردیسی ہو جاتا ہے اسی طرح بیٹی چاہے ایک ہی ہو خاندان کے لئے رسوائی کا سبب بن سکتی ہے اور کسی کا والد اُسے ترکے میں قرضہ نہ چھوڑے اللہ کرم کرے تو کسی کو بھی ان تینوں باتوں سے واسطہ نہ پڑے یعنی سفر بُری اولاد اور قرض۔

چلا بنا بھی نہ سرے بنا قرض کیا ہوئے
بیٹی بن کیا چندگی عمرخاں بھمبڑ پوچھے توئے

| لغات | الفاظ | معنی |
|---|---|---|
| | چندگی | رونق، خوشی |

ترجمہ

اس شعر میں شاعر نے پچھلے دوہے کی نفی کی ہے۔ کہتا ہے کہ بغیر سفر بھی گذارہ نہیں قرض کی حاجت بھی ہو جاتی ہے یہ کوئی انہونی بات نہیں نیز بغیر بیٹی کے گھر میں رونق بھی نہیں ہوسکتی۔

بیٹو مانین باپ کی بیٹی نہ مانے ماں کی

کلجگ آ گو ہے حسن خاں اب کوئی نہ رہی با کی

| لغات | الفاظ | معنی |
| --- | --- | --- |
| | اب | کوئی باقی نہ |
| | کوئی | رہنا، کوئی کسر |
| | نہ | باقی نہ رہنا |
| | رہی | |
| | باقی | |

ترجمہ

حسن خاں! شاعر کہتا ہے کہ کلجگ آ گیا ہے اب کوئی کسر

باقی نہیں رہی ہے نہ بیٹا باپ کی مانتا ہے نہ بیٹی ماں کی مانتی

ہے بڑا عجیب زمانہ ہے۔

☆☆☆

# بیٹا

بیلن بن کاشت نہیں بن برسے پڑ جائے کال
بیٹا بن چاندن نہیں چاہے تُو راتُو دیوَو بال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بیلن | بیل کی جمع | کال | قحط، خشک سالی |
| چاندن | روشنی، رونق، چاندنی | راتُو | تمام رات |
| دیوَو | چراغ، دیا | بال | جَلا |

ترجمہ

جس طرح بغیر بیلوں کے ہل نہیں چلتا اور زمین کاشت نہیں
ہوتی اور بارش کے بنا قحط پڑ جاتا ہے اسی طرح بغیر بیٹے کے

زندگی میں روشنی نہیں چاہے تمام رات دیا جلاتا رہ۔

رَج دَھن، گَج دَھن، کنک دَھن، رتن کھان، بَھونہہ کھان

ایک پُتر بن بہاری، ساری دولت دُھول سمان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| رَج | راج | گَج | ہاتھی |
| دھن | پاٹ | دھن | گھوڑے |
| کنک | زرِنقد، | رتن | سونے |
| دھن | سرمایہ | کھان | چاندی کی بہتات، سونے کی کان |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بَھونہہ کھان | رعب و داب، شان و شوکت، جاگیر | دُھول | خاک، ریت، مٹی |
| سماں | مانند | | |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ راج پاٹ، ہاتھی گھوڑے، سرمایہ، سونا چاندی، رعب وداب، شان وشوکت اور جاگیر سب کچھ بغیر بیٹے کے خاک کا ڈھیر، دُھول ہے۔

ملیاگر کی مہک سُو چندن ہوئے رُوکھ
ہو جائے ایک سُپاتَر، کوکھ میں سار دکھم کہاوے بھوپ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| ملیاگر | خوشبو دار لکڑی | مہک | خوشبو |
| چندن | صندل، چندن کا درخت | رُوکھ | درخت |
| سُپاتر | سپوت، ہونہار | کوکھ | رحم، شکم |
| ساور کٹم | خاندان، کنبہ، قبیلہ | بھوپ | جنگجو، آبرومند |

ترجمہ

جس طرح چندن کا درخت سارے جنگل کو خوشبو دار کر دیتا ہے اسی طرح ایک سپوت بیٹا سارے خاندان کی عزت آبرو بڑھا دیتا ہے۔

بیٹا بن گیا چندگی بنا دُودھ گیا بَھوگ
دھرتی بن کیا ماجنو نتھو یا رنڈ وا کو کیا لوگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| چندگی | رونق | بھوگ | غذا، خوراک، کھانا |
| ماجنو | عزت، آبرو، مرتبہ | لوگ | مرد، عزت دار شخص |

ترجمہ

نتھو شاعر کہتا ہے کہ جیسے بغیر بیٹے کے زندگی میں کوئی رونق نہیں ہوتی اور دودھ کے بغیر خوراک ادھوری ہوتی ہے بغیر زمین کے عزت آبرو کوئی نہیں۔اسی طرح رنڈوا شخص بھی معاشرے میں اپنی عزت ووقار کھودیتا ہے۔

تریا ہٹ جائے پیو سُو ہوئے جگت میں خُوار

جے بیٹو ہٹ جائے باپ سُو لوگو بھلین پاوئے گو بار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہٹ | دور | بھیلن | اچھی |
| جائے | ہو | پاوے | نہ |
| | جائے | گو | پائے |
| | | | گا |

ترجمہ

جس طرح عورت اپنے خاوند سے دور ہو کر ذلیل وخوار ہو جاتی ہے اسی طرح بیٹا بھی اپنے باپ سے دوری بنالے تو زندگی میں سے اچھائی ختم ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

# بھائی

بھائی سُو بُھم آپنی بھائی مَیئر سُمیئر
بھائی پہ بھارت منڈھے بھائی پہنچے وائی بیئر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بھم | دیس، وطن | مَیئر | پہاڑ، پربت |
| بھارت | لڑائی جھگڑا | بیئر | اُسی وقت |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ بھائی سے ہی اپنا دیس اور وطن خوبصورت ہوتا ہے بھائی بھائی کا ایسا سہارا ہوتا ہے جیسے پہاڑ بھائی کسی بھی مشکل وقت اور لڑائی جھگڑے میں فوراً اپنے بھائی کی مدد کو پہنچتا ہے۔

بھائی مرا سُو بل گھٹے پتا مرے پت جائے
جبن مرے گی ماوڑی نتھو گل سونی ہو جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بل | طاقت، زور | پت جائے | اعتبار، بھروسہ، عزت |
| جبن | جب، جس وقت | ماوڑی | ماں |
| گل | گھر | | |

ترجمہ

بھائی کے مرجانے سے طاقت گھٹ جاتی ہے اسی طرح
باپ کے مرنے سے عزت بھروسہ ختم ہو جاتا ہے اے نتھو
جس دن ماں مرگئی سمجھو گھر سُونا ہوگیا۔

بھائی سُو کھَس کر چلے کرے غیر کی کان
بھاؤ بگاڑے آپنو وائے بھائی مت جان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| کھَس کر | بگاڑ کر کے رہے | کان | عزت، آبرو |

ترجمہ

جوشخص اپنے بھائی سے بگاڑ کرکے رہےاور غیر کی عزت کرے ایسا شخص اپنی عزت کوخود ہی داغ لگاتا ہے اسے بھائی مت سمجھو۔

وے بھائی کیا کام کا جو وے کاٹت پھراں چھاں
ایسا بھائی بہاری کہا تیری پھٹی جات ہاں ہاں

| لغات | الفاظ | معنی |
|---|---|---|
| | کاٹت | سایہ، |
| | پھراں | کانٹے |
| | چھاں | پھرنا، کسی کا بُرا چاہنا |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ ایسے بھائی کس کام کے جو بھائی کا

ہی برا چاہتے ہوں ایسے بھائی کے لئے سینے میں ہمدردی محبت بھی فضول ہے۔

کڑوا نیم سُلاکھنا گہری جِن کی چھانہہ
جے بھائی بڈ بولنا پھر بھی اپنی بانہہ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سُلاکھنا | اچھا | جے | اگر |
| بانہہ | بازو، مراد طاقت، معاون | بڈبولنا | مغرور، بڑا بول بولنے والا |

ترجمہ

نیم کا درخت اگر چہ کڑوا ہوتا ہے لیکن اچھا لگتا ہے کیونکہ اس کی چھاؤں گہری ہوتی ہے اسی لئے بھائی چاہے مغرور اور بڑا بول بولنے والا ہو پھر بھی اپنے بھائی کا سہارا ہوتا ہے۔

سمپت کا بھائی گھنا مایا مِنّت انیکھ
کٹھن بڈارن دکھ ہڑن ہاں لاکھن میں دو ایک

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| مایا | دولت، خوشی بختی | منت | دوست، ساتھی، اچھے وقت کے دوست |
| انیکھ | بہتیرے، کافی، ہر کوئی | کٹھنبڈارن | بُرے وقت میں کام آنے والا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| دکھ ہڑن | تکلیف سے بچانے والا | | |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ دولت مند کے بھائی اور دولت کے دوست بہت سے ہوتے ہیں لیکن بُرے وقت میں کام آنے والا اور تکلیف سے بچانے والا بہت کم ملتا ہے ایسے شخص لاکھوں میں ایک دو ہی ہوتے ہیں۔

بھائی سَو بیری نہیں بھائی سیسن بھیک
بھائی راکھے مردمی بھائی راکھے ٹیک

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| بیری | دشمن | سیسن | بھائی کے بدلے سر کٹا دینے والا |
|---|---|---|---|
| ٹیک | عزت، آبرو | | |

ترجمہ

بھائی اگر دشمن بن جائے تو ایسا خطرناک دشمن کوئی اور نہیں ہوسکتا لیکن بھائی کا رشتہ ایسا ہے کہ بھائی اپنے بھائی کی عزت رکھتا ہے اس کی آن کا محافظ ہوتا ہے اور بھائی بھائی کے بدلے سر کٹوا دیتا ہے۔

سووت رہے تلاش میں چلتے کاٹے چھانہہ
ایسا بھائی بہاری کہا تیری پھٹی جات ہے بانہہ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سووت | سوتے میں | چھانہہ | سایہ |

ترجمہ

ایسا بھائی جوسوتے جاگتے آتے جاتے بھائی کا نقصان

کرنے کی سوچتا ہے ایسے بھائی سے ملنے کی خواہش سے تو

کیوں بے چین ہے ایسے شخص سے دور رہنا ہی اچھا ہے۔

ہنسا چلو سمندر چھوڑ آن پربت پہ چھایو

ہیں یائے دیکھے بکٹ اُجاڑ بہت دل میں پستایو

دل میں یوپستا رہو یا نے کچھ نہ کینو سوچ بچار

جا کی بُھم چَھوٹی بھائی چُھھا وا کو رہنو ہے درکار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بکٹ<br>اُجاڑ | ویران | لپتا یو | پچھتانا |
| بھم | زمین،<br>گھر | درکار | بے<br>کار |

ترجمہ

کوئی ہنس سمندر چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹی پر گھونسلہ بنا کر رہنے

لگا لیکن پہاڑ کا سبزہ اور خوبصورتی بھی اُس کا دل لُبھا نہ سکے

اور وہ دل ہی دل میں پچھتانے لگا کہ یہاں کیوں آ گیا اور

پچھتاتے ہوئے سوچنے لگا جس کا وطن اور بھائی چُھٹ

جائیں اس کا جینا بے کار ہے چاہے اس کا گھر جنت کی سی

خوبصورت جگہ میں ہو۔

☆☆☆

# تریا ایسو پُتر جَن

تریا بُھورا مت جنا جنیو جیسے کالی کیچ
بُھورا بھگاں پہاڑ کو کالا دھنسا دَلن کے بیچ

یوں بھی لکھا گیا ہے۔

ماتا ایسو پُتر جن جیسے کالی کیچ
بھورا بھگاں پہاڑ کو کالا دھنسا دلن کے بیچ

| لغات | الفاظ | معنی |
|---|---|---|
| | دلن | دَل کی جمع، لشکر، فوج، ہجوم، بھیڑ |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ اے عورت اے ماں ایسا بیٹا جَن جس کا رنگ کالی کیچڑ جیسا ہو کیونکہ سفید رنگ والے پہاڑ کی پناہ ڈھونڈتے ہیں جبکہ کالے سور ما دشمن کے لشکر کے اندر گھس جاتے ہیں۔

تریا ایسو پُتر جن جائے سراہواں پانچ
بیری کو مسکو سہے پھر اُوہے منگن کی آس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سراہواں | سراہنا، تعریف کرنا | بیری | دشمن |
| مسکو | زور، رگڑا | منگن | مانگنے والا، محتاج، فقیر |

ترجمہ

اے عورت ایسا بیٹا پیدا کر جس کی تعریف کرنے والے بھی کچھ لوگ ہوں جو دشمن کا وار برداشت کرسکتا ہو اور محتاجوں فقیروں کی امید ہو۔

تریا ایسو پُتر جن جو کُل کو مانجھی ہوئے
ایسو تُو مت جنمیو جا سُو تیرو جوبن روڑو ہوئے

| لغات | الفاظ | معنی |
|---|---|---|
| | مانجھی | خاندان کی عزت اور وقار بڑھانے والا |

ترجمہ

اے ماں، اے عورت ایسا بیٹا جَن جو سارے خاندان کی عزت بڑھانے والا ہو ایسا مت پیدا کرنا جو تیری جوانی کو بھی مٹی میں ملادے اور تیری عزت پر بھی حرف آئے۔

تریا ایسو پُتر جن جیسو رلجہ مان
سمدر کھانڈو پکھال کر کابل باندھی آن

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| راجہ مان | جے پور کے راجہ بھگوان داس کا بیٹا اور اکبر (مغل اعظم) کا سپہ سالار جس نے علاقہ سرحد افغانستان کو فتح کر کے مغل سلطنت میں ملایا تھا | سمدر | سمندر |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کھانڈو | تلوار | پکھال | صاف کرنا، دھونا |
| کابل | افغانستان کا دارالسلطنت | | |

ترجمہ

اے ماں ایسا بیٹا جنم دے جیسا راجہ مان سنگھ آف جے پور (آمیر) تھا جس نے دریاؤں اور پہاڑوں کو اپنی تلوار سے مسخر کیا اور کابل کو فتح کر کے اپنے خاندان اور پورے ملک کی عزت بڑھائی۔

تریا پُتر جن جگدیو سو جانے سرکو دان دیو
جو دنیا نے جانو نہیں کیں وانے ناحق جنم لیو

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| جگدیو | جگدیو پنوار جس نے کنکالن نامی بھاٹن کو اپنے سر کا دان دیا تھا۔ |

ترجمہ

اے عورت جگد یو پنوار جیسا بیٹا پیدا کر جس کی سخاوت کی مثال ملنا ناممکن ہے اور جس نے اپنا سر بھی دان کر دیا تھا افسوس دنیا نے اس کی قدر نہ پہچانی۔

ماتا پتر جنانے بھیم سو جا کا بڈا اپر بل ٹھاٹھ
کیچک مارا بس کرا جا کی رَل پڑی بیراٹھ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اپربل | بے قابو، بے حد | کیچک | مہاراجہ وراٹھ کا سالہ مشہور بہادر |
| رَل | شور، دھوم | بھیم | مہابھارت کے پانڈوؤں کا منجھلا بھائی |

ترجمہ

اے ماں بھیم جیسا سور ما بیٹا جَن جس نے مشہور بہادر سور ما
کیچک کو مار دیا تھا جس کی طاقت کی زمانے میں دھوم مچ گئی
تھی۔

ماتا پتر جن مل خاں سَو ہویو جوگڈ مُہہ کے مائیں
واسُو باون راجہ بچ گیا کائی سُوناڑ نوائیں ہی نائیں

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| واسُو | اُس سے | ناڑ | گردن، |
| | | نوائیں | کسی |
| | | ہی | کے |
| | | نائیں | سامنے |
| | | | سر |
| | | | نہ |
| | | | جھکانا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| باون راجہ | راجپوتانہ کو روایتی طور پر باون راجاؤں کا ملک کہتے ہیں | | |

ترجمہ

اے ماں مل خاں جیسا پُتر پیدا کر جو گڈھ مہبہ کی طرف ہو گیا تو سارا راجپوتانہ اُس سے عاجز آ گیا لیکن اُس کا سر کسی کے آگے نہ جھکا اس نے کسی کو بھی بادشاہ تسلیم نہ کیا۔

☆☆☆

# چاتر

چاتر سے پچھان ہوا پھرکت کی چلّے
بنا حکم دا ربّ نائیں کوئی ڈالی ہلّے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| چاتر | عقلمند | پچھان | پہچان |

ترجمہ

اے عقلمند زمانے کے تیور دیکھ وقت کا رخ دیکھ کدھر کی ہوا چل رہی ہے اپنے رب کی قدرت کو شناخت کر جس کے حکم کے بغیر کوئی شاخ پتہ بھی حرکت نہیں کرتا۔

چاتر سے پچھان لے ہوا مہیں مت دیکھ
ہوا پلٹ جائے پل ایک میں لحمو لگے نہ ایک

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| مہیں | طرف، جانب | لحمو | لمحہ، بہت کم وقت |

ترجمہ

عقلمند شخص ہوش کر عقل کے ناخن لے ہوا کی طرف مت دیکھ زمانے کی پروا مت کر ایک لمحے میں بھی زمانہ بدل جاتا ہے۔

چاتر ڈولاں بھٹکتا کراں چوتیا بھوگ
پیسو ایسی چیز ہے کردئے بیہودہ کو لوگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| چوتیا | کم عقل، بیوقوف | بھوگ | عیش و عشرت |

ترجمہ

یہ دنیا عجیب جگہ ہے یہاں بیوقوف عیش کر رہے

ہیں اور عقلمند در بدر پھر رہے ہیں سچ ہے دولت بے وقوف و
کم عقل کو بھی صاحب بنا دیتی ہے۔

چاتر کو ہیلو دیو مُورکھ کیں بولے
ہیں پوتن کا گاہک نہیں اپنا یا ہیرَائے کیں کھولے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| چاتر | عقلمند | پوتن | عقلمندوں کے |

ترجمہ

میں نے عقلمند سے بات کی اُسے آواز دی لیکن بے وقوف
لوگ میری آواز پر بلاوجہ شور کرر ہے ہیں اس لئے بہتر ہے
کہ جہاں بے وقوفوں کی حکومت ہو وہاں چپ رہا جائے۔

چاتر سُو چاتر ملو جیسے گولا بجاں جھنجیر
چاتر سُو مُورکھ ملو جیسے گیو کانس میں تیر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| چھنجیر | زنجیر | مورکھ | بے وقوف |

ترجمہ

عقلمند سے عقلمند کی ملاقات ایسی ہے جیسے کسی ساز کی جلترنگ اور بے وقوف کی عقلمند سے ملاقات جیسے بغیر نشانے کے تیر ہو۔

چاتر سُو کیا دشمنی مُورکھ سو کیا مِیل
گھی کے تو درشن بھلا کدی کھائے بھلا نہ تیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| مُورکھ | بے وقوف، پاگل | مِیل | دوستی، رفاقت |

ترجمہ

عقلمند سے کیسی دشمنی اور بے وقوف سے دوستی کیسی یہ دونوں ناممکن ہیں عقلمند کسی کا دشمن نہیں ہوسکتا اور بے وقوف کسی کا دوست نہیں ہوسکتا یہ ایسے ہی ہے جیسے دیسی گھی کو صرف دیکھ

لینا ہی کافی ہوتا ہے کجا یہ کہ تیل کو کھالیا جائے۔

خر، گھوگو، مُورکھ، پسو، آنندبار و ماس

چترا چکو، چتر نر اتنا آٹھو پہر اداس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| خر | گدھا | گھو | زمین |
| | | گو | میں |
| | | | پل |
| | | | بنا |
| | | | کر |
| | | | رہنے |
| | | | والا |
| | | | ایک |
| | | | چھوٹا |
| | | | سا |
| | | | جانور |
| | | | جو |
| | | | چیونٹی |
| | | | کا |
| | | | دشمن |
| | | | ہوتا |
| | | | ہے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| مُورکھ | نالائق، کم عقل | پَسو | مویشی، ڈھور ڈنگر |
| آنند بار | عیش و آرام، بے فکری | بار و ماس | بارہ ماہ، مہینے، سارا سال |
| چترا | باشعور عورت، سلیقہ مند | چکو | چاقو، یعنی یہ جب بھی چلے گا کاٹے گا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| چترنر | عقلمند، دانا | | |

ترجمہ

گدھا-گھوگو-بے وقوف اور جانور ایسے ہیں جو سارا سال بےفکری کی زندگی گزارتے ہیں جنہیں زمانے کے اُتار چڑھاؤ کی کوئی فکر نہیں ہوتی جبکہ عقلمند مرد و عورت اُس چاقو کی طرح ہوتے ہیں جو ہمیشہ کام میں رہتا ہے مطلب عقلمند ہمیشہ کچھ نہ کچھ سوچتا رہتا ہے-

☆☆☆

# چترائی (عقلمندی)

چترائی چولہے پڑی عقل گئی سب ڈوب
جے بے عقلی میں ہر ملے تیری بے عقلی ہی خوب

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ڈوب | عقل<br>پر<br>پردہ<br>پڑ<br>جانا | ہر ملے | خدا<br>مِلے |
| خُوب | بہتر،<br>اچھی | | |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ عقلمندی و دانائی بہت اچھی خوبیاں ہیں لیکن اگر بے عقلی سے خدا ملتا ہے تو یہ بے عقلی عقلمندی سے بہتر ہے۔

چترائی سُو کھیلیو بازو بند بچائے
موتی کا موتی رہاں مت ای ہنس پیایو جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بازوبند | ایک زیور | پیایو | پیاسا |

ترجمہ

اے عقلمند شخص اس دنیا میں اس طرح رہنا ایسے محفوظ طریقے سے کھیلنا کہ تمہاری بچت ہو جائے تو اس دنیا میں رہ کر بھی یہاں کا نہ بنے۔

بہتو بولے گوکرو تھوڑو بولے چور
چترائی کو بولنو جائے سرا ہواں اور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بہتو | بہت، زیادہ گھنا | گو | گتا |

ترجمہ

اے شخص کُتا بہت زیادہ بھونکتا ہے جبکہ چور اور بے ایمان آدمی بہت کم اپنا آپ ظاہر کرتا ہے لیکن عقلمندی یہ ہے کہ جو بات تیرے منہ سے نکلے اُسے دوسرے بھی سراہیں اور تیری بات کی تعریف کریں۔

چترائی اور نردھنا مولا دونو دُکھ مت دِئے
چترائی دیا تو دھن دیا نہیں یا چترائی اے بھی لے لئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نردھنا | غریب، نادار | چترائی | عقلمندی |

ترجمہ

اے خدا تجھ سے یہ التجا ہے کہ عقلمندی اور غربت دونوں دکھ

ایک ساتھ مت دینا اگر مجھے عقل دینی ہے تو مال وزر بھی

ساتھ دے اور اگر میری غربت ایسی ہی رہے گی تو عقلمندی

بھی واپس لے لے کیونکہ غریب کی عقل کو کوئی نہیں مانتا۔

☆☆☆

# مِنتَر

منتر ایسو کی جیو جیسے روئی کپاس
جیوَت کے لِپٹی پھرے مرے چلے کی ساتھ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| منتر | دوست | جیوت | جیتے جی |

ترجمہ

اے دوست اگر کچھ سیکھنا ہے تو کپاس کی روئی سے سبق حاصل کر جو زندہ انسان کا تن ڈھانپتی ہے اور مردہ کا بھی قبر میں ساتھ دیتی ہے کفن کی صورت ساتھ رہتی ہے۔

منتر ایسو کی جیو جیسے جنگل میں کو رُوکھ
ادرن کو سایہ کرے آپ سہے ہے دُھوپ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| روکھ | درخت | کچیو | کرنا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اورن | اورلوگ | | |

ترجمہ

اے دوست دنیا میں تیری زندگی اُس درخت کی طرح ہونی چاہیے جو خود دھوپ سہتا ہے لیکن دوسروں کو سایہ مہیا کرتا ہے۔

منتر ایسو کی جیو جیسے کیکر گھونٹ
کتنا باڈھی پچ گیا کتنا دے گیا کلہاڑا ٹوٹ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| باڈھی | کاٹنے والا | پچ گیا | تھک گئے |

ترجمہ

اے دوست کیکر کے تنے کی طرح اپنی اصلیت پر قائم رہنا جس کو کاٹنے والے اور کلہاڑے ختم کرتے رہے لیکن اُس تنے نے اپنی جگہ نہ چھوڑی۔

منتر ایسو کی جیو جیسے گڈوا ڈور
گلو بندھائے آپنو پھر بھی لاوے نیر جھکول

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نیر | پانی | جھکول | کھینچ کر |

ترجمہ

اے دوست تیری زندگی ایسی ہو جیسے کنویں سے پانی کھینچنے والا گڑوا جس کے گلے میں رسی باندھ دی جاتی ہے لیکن وہ پھر بھی دوسروں کے لئے پانی کھینچ لاتا ہے۔

منتر ایسو کی جیو جیسے بنجارہ کو بیل
بناناتھ بن جیوڑے لاگو ڈولے گیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بناناتھ | بغیر نکیل | جیوڑے | رسّہ |

ترجمہ

اے دوست زندگی میں ایسی وفاداری دکھانا جیسے بنجارے کا بیل دکھاتا ہے بغیر نکیل اور رسّی کے اپنے مالک کے ہمراہ چلتا ہے اور ساتھ نہیں چھوڑتا۔

منتر ایسو کی جیو جیسے اَگاسّی تارو
آگے ہی سو ہنس پڑو ہر دو کُھوٹ گیو سارو

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اگاسی | آسمان کا | کُھوٹ گیو | کِھل گیا |

ترجمہ

اے دوست دنیا میں اس طرح رہنا جیسے آسمان کا ستارہ رہتا ہے جو سامنے آتے ہی چمک دمک سے سامنے والے کا دل خوش کر دیتا ہے۔

منتر ایسو کی جیو جیسے جنگل کیر
نہ کائی سُو دوستی یا کو نہ کائی سُو بیر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کیر | کیکر کا درخت | بیر | دُشمن |

ترجمہ

اے دوست جنگل کے درخت کی طرح رہ جو کسی سے دوستی دشمنی سے قطع نظر صرف ان کو فائدہ ہی دیتا ہے۔

منتر ایسو کی جیو جیسے لکھن بتیس
بھیڑ پڑے بھگ سے نہیں چاہے دینو آجائے سیس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| لِکھن بتیس | قلم | سیس | سَر |

ترجمہ

اے دوست زندگی گزارنے کا ڈھنگ قلم سے سیکھ جس سے جتنا بھی کام لو جی نہیں چراتا چاہے زندگی دینی پڑ جائے۔ (گھس جاتا ہے)

منتر تیرے کارنے لٹا رکھائی سیس!
کے تو ہنسنو چھوڑ دے نائیں تو گہری کرلے پیت

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| لٹا | بال | ہنسنو | ہنسنا |

ترجمہ

اے میرے دوست میرے محبوب میں نے تیری خاطر جوگ لیا ہے اور تُو اب بلاوجہ ہنسنا چھوڑ کر اللہ سے لو لگالے۔

آرے منتر بیٹھ جا کھیلنگا بازی
لین دین کو کچھ نہیں ہوں تیری صورت سُوراضی

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کھیلنگا | کھیلیں گے | بازی | چوسر کا کھیل |

ترجمہ

اے دوست آؤ مل کر چوسر کی بازی کھیلتے ہیں ہار جیت کا تم سے کچھ نہیں چاہیے کیونکہ میں تو تمہاری صورت سے ہی خوش ہوں۔

منتر مِلو اُجاڑ میں دِل کی بھَوں بھاگی
ملکو ہو بولو نہیں میرے دونی دوں لاگی

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ملکو | مسکرایا | بھوں | شرم |

ترجمہ

میرا محبوب مجھے ویرانے میں ملا جس سے مل کر مجھے اُس سے بات کرنے کا حوصلہ تو ہوا لیکن وہ مجھ سے بولا ہی نہیں صرف

مسکرادیا میری پریشانی دوگنی ہوگئی ہے۔

منتر مِلو اُجاڑ میں کیکر کی سی گول
ملکو ہو بولو نہیں میرا تو دل میں رہو دَھندول

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دھندول | پریشانی | گول | گول |

ترجمہ

میرا دوست مجھے اجاڑ میں دکھائی دیا اُس سے ملاقات ہوئی
بات نہ ہوسکی میری جان مزید تکلیف میں آ گئی۔

منتر مِلو اجاڑ میں دل کی کلی کِھلی
لکھا پڑو، بولو نہیں، میرے دُونی آگ لگی

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| لکھاپڑو | دیکھا | دونی | دوگنی |

ترجمہ

میرا دوست مجھے اُجاڑ میں ملا اور خوشی سے میرے دل کی کلی
کھل گئی لیکن مجھے دیکھ کر بھی وہ مجھ سے کچھ نہیں بولا میرے

تن بدن میں دوگنا آگ لگ گئی۔

منتر مَوہیے پرکھئے اوڑی ساہوکار
تریا وائے پرکھئے جا کو نردھن ہے بھرتار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بھرتار | شوہر | اوڑی | ہمیشہ کا |

ترجمہ

ایسے دوست کو پرکھنا چاہیے جو ہمیشہ سے ساہوکار ہو، رئیس ہو ایسے شخص کا کردار سامنے آجاتا ہے اسی طرح ایسی عورت جس کا شوہر غریب ہو اس کے کردار کا بھی اُسی وقت پتہ چلتا ہے جب وہ زمانے کے سامنے جائے۔

اپنا پیارا منت کو بھڑکن دیجے گال
سہجے، سہجے چھوڑیئے جیسے سمدر چھوڑے پال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گال | جواب | بھڑکن | غصہ میں |
| سہجے | آہستہ | پال | کنارا |

ترجمہ

اپنے پیارے دوست کوفوراً غصہ میں جواب نہ دینا چاہے
بلکہ آہستہ آہستہ جیسے سمندر کا پانی ساحل سے جُدا ہوتا ہے
ایسے جُدا ہونا چاہیے۔
ہائے موت توئے پھُونک دُوں جسے کچھ پار بسائے
ایسا پیارا منت کو کہا تو اچھن، پچھن لے جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پار بسائے | بس چلے | اچھن پچھن | فوراً |

ترجمہ

اے موت اگر میرا بس چلے تو میں تجھے جلا کر خاک کر دوں
کیسے عزیز اور پیارے دوست کو تو آناً فاناً چھین لیتی ہے۔
اُو منتر کیا کام کو جو اُوسُنے دُوت کی بات
جیسا سو دِل مل گیا وا کو دینو چاہے ساتھ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دوت | چُغل | دینو | دینا |

ترجمہ

ایسا دوست کس کام کا جو چُغل خوروں کی باتوں میں آ جائے
جب دوستی ہوگئی دل مل گیا تو دوست جیسا بھی ہو اُس کا
ساتھ دینا چاہیے۔

پیٹ کترنی لگ رہی بولے اور بتلائے
ایسا کپٹی منت سُو دل کیسے مل جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پیٹ کترنی | کینہ | کپٹی | دل کا کالا |

ترجمہ

جس شخص کے اندر اپنے دوست کے لئے کینہ ہو اور اوپر اوپر
سے بات کرے ایسے دل کے برے شخص سے دوستی اور دل
نہیں مل سکتے۔

وے منتر کِت گو گیا جو پھرتا اِن گلیاں
ڈنکر بھرگا کالا مرگ کہیں اِن نے کھا گا باوریا

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| ڈنکر | چھلانگ | باوریا | میوات کی ایک ڈاکو پیشہ قوم |

ترجمہ

وہ دوست کدھر گئے جوان گلیوں کی زینت تھے ان کی مثال ایسی ہے جیسے کالے ہرن چھلانگ لگا کر غائب ہو گئے یا چور ڈاکو لے گئے۔

اپنا پیارا منت کو ہیلو گھنو دیو!!
ایسی گاڑھی پیت میں کائی نے مَکھن ڈال دیو

لغات

| | | | |
|---|---|---|---|
| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
| گھنو | زیادہ | کائی | کسی |

ترجمہ

میں نے اپنے محبوب کو بارہا آوازیں دیں دل سے پکارا لیکن کسی نے ہماری گہری دوستی میں زہر گھول دیا ہے جو میرا محبوب میری نہیں سنتا۔

منتر سلی سنئے کی ٹُھکی کلیجے بیچ
بید نہیں یا نگر میں یائے تُو سبھے سبھے کھینچ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بید | حکیم | سنیئے | محبت |
| سلی | سیل برچھی | | |

ترجمہ

اے دوست میرے سینے میں تیری محبت کی جو برچھی لگی ہے تو اسے آہستہ آہستہ تو خود ہی سینے سے نکال کیونکہ اس شہر میں اس مرض کا کوئی حکیم نہیں۔

منتر نُوں مت جانیو دور پڑے گو یاس
کھوڑ ہماری ہین ہے منتر جیو تہارے پاس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پاس | بسیرا | کھوڑ | رہائش، جسم |

ترجمہ

اے دوست یہ مت سمجھنا کہ ہمارا بسیرا دور ہے ہمارے جسم دور ہیں لیکن دل پاس ہیں۔

منتر سو اَنتر کِسو لوبھی کِسو سنئے
اُو مانگے او دے نہیں ان کو یابد ٹوٹے نئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اَنتر | دُوری | لَوبھی | کنجوس لالچی |
| یابد | اس طرح | سنئے | محبت |
| نئے | پیار، محبت | | |

ترجمہ

دوست سے کیسی جدائی ، دوستی، پیار تو جدائی برداشت ہی نہیں کرتے لیکن لالچی کنجوس سے محبت ممکن نہیں کیونکہ کنجوس محبت کے بدلے محبت دے نہیں سکتا نتیجہ قطع تعلق۔

دھن لُٹ گو تو لُٹ جان دے دھن کی ہوگی گار
مِنتر تو پرکھا گیا دَھن ہَو جائے سو سو بار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گار | کیچڑ، مٹی | پرکھا گیا | اصلیت سامنے آ گئی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| دَھن | دولت | | |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ اگر دولت ضائع ہوگئی تو کوئی بات نہیں اس

دولت کی وقعت کیچڑ جتنی ہے لیکن ایک فائدہ ہوا کہ

دوستوں کی پہچان ہوگئی۔

دولت کا کوئی افسوس نہیں۔

کہاں گیو دِیکھا نہیں میری تو دیہی سُکھ دینا

منتر تیرا ملن کو میرا تڑپ رہا نینا

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دیکھا نہیں | نظر نہیں آتے | دیہی | جسم |

ترجمہ

اے دوست تو کہاں چلا گیا ہے کہ مجھے نظر ہی نہیں آتا

میرے پاس آجاؤ تاکہ میں سُکھ کی سانس لوں تیرے

دیکھنے کو میری آنکھیں ترس گئی ہیں۔

کہاں گیو دیکھا نہیں میری تو دُلڑی میں کا لال

تَو منتر کا ملن کو آج میں پڑی ہوئی بے حال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دَلڑی | گلے کا زیور | لال | ہیرا |

ترجمہ

اے دوست اے محبوب تو میرے گلے کے ہار کا ہیرا ہے تجھ

سے ملنے کو میں بہت بے چین اور تیرے بغیر بے حال

ہوں۔

☆☆☆

# نصیب اپنا اپنا

ایک جُھنڈ کے سرکنا ایک ہی ان کی جات
ایک کا چھاج کھردلا بن رہا ایک کی قلم دھنی کے ہات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سرکنا | سرکنڈہ | جات | ذات |
| چھاج کھردلا | تلی سے بنی گھریلو استعمال کی چیز | دَھنی | حاکم |

ترجمہ

اپنے نصیب کی بات ہے ورنہ ایک ہی سرکنڈے کی تلی سے چھاج وغیرہ بنتے ہیں جن کے ذریعے گیہوں وغیرہ سے مٹی صاف کی جاتی ہے اور اُسی تلی سے حاکم کی قلم بنتی ہے۔

ایک رُوکھ کی لاکڑی ایک ہی ان کی جات
ایک تَو جا کر سُلگی چتا میں ایک کی لاٹھی بُڈھاہات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| رُوکھ | درخت | لاکڑی | لکڑی |

ترجمہ

ایک ہی درخت کی لکڑی کی قسمت ایک جیسی نہیں ہوتی کوئی چتا کا ایندھن بن جاتی ہے کسی کے نصیب میں معزز بزرگ کی چھڑی بننا ہوتا ہے۔

ایک بیل کی تومڑی ایک ہی ان کی جات
ایک گلھیارے رَلتی پھرے ایک بازیگر کے ہات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تومڑی | بجانے والا ساز | گلہارے | گلی |

ترجمہ

ایک ہی بیل کی سبزی پھل کی قسمت جدا ہے ایک تو گلیوں میں قدموں میں ٹھوکریں کھاتی ہے دوسری بازیگر کے منہ میں ساز بن گئی۔

بگلا ہُنسا ایک سا ایک ہی اِن کی جات
ہنسا تو مُوتی چگے بگلا مچھی کھات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہنُسا | ہنس | چگے | کھاتے |

ترجمہ

بگلا اور ہنس ایک ہی قبیلے کے ہیں اور دونوں کا حلیہ بھی ایک جیسا ہے لیکن ایک کی خوراک مچھلی اور دوسرے کی موتی ہے۔

دو موتی ایک سیپ کے ایک ہی ان کی سار
ایک تو رگڑا کھاوے کھرل میں ایک ٹکو تاج میں جار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سار | شکل | ٹکو | سجا |

ترجمہ

ایک سیپ کے دو موتیوں کی قسمت کتنی مختلف ہے ایک کھرل میں پس گیا جبکہ دوسرا شاہی تاج کی زینت بنا۔

لوہا، لوہا ایک سا گھڑنا ہی کو پھیر
وائی کو تاگھو بنے وائی کی شمشیر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تاکھو | تکلہ چرخے کا | گھڑنا | بنانا |

ترجمہ

ایک ہی لوہے کی چیزیں لیکن قسمت بالکل جُدا جُدا ہے اُسی
لوہے سے چرخے کا تکلہ بنتا ہے اسی کی تلوار بنتی ہے۔

آئے ہیں جو جائیں گے، راجہ رنک فقیر
ایک سنگھاسن پہ چڑھ گئے ایک بندھے جات زنجیر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| رنک | غریب | سنگھاسن | تخت، گدی |

ترجمہ

جواس دنیا میں آیا ہے اُسے جانا پڑے گا چاہے وہ
راجہ ہو عام آدمی ہو یا فقیر ہو لیکن قسمت مختلف ہے کوئی تو
تختِ شاہی پر بیٹھا ہے اور کوئی زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔

☆☆☆

# جوبن

جوبن آیو ہیسکی لایو ہے دادر، مور
پیا ہمارو گھر نہیں، دیکھوں یا جوبن کو زور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہیسکی | اے سکھی | دادر | مینڈک |

ترجمہ

اے سکھی جوانی آ گئی ہے اور ایسے آئی ہے جیسے ساون میں مینڈک اور مور پر جوبن آتا ہے لیکن میرا پیا گھر نہیں اُس کے بغیر یہ جوبن کس کام کا۔

جوبن زور جمائے لے اب ہے تیری بار
پر ماروں گی پل ایک میں جادن پی کے کروں گی پکار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| جادن | جس دن | جمائے لے | جمالے |

ترجمہ

اے جوانی تو اپنا زور دکھا لے تیری پکار جس دن میں نے
اپنے محبوب سے کی تیراز ور ختم کردوں گی۔

جوبن کی اور روپ کی ان کی ایک ہی گھور
تنک دکھائی دے گئے جیسے پڑچھائیں میں چور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گھور | سج دھج | تنک | لمحہ بھر کے لئے |

ترجمہ

جوانی اور حسن کی ایک ہی آواز اور سج دھج ہے لیکن ان کی عمر
مختصر ہے جیسے چور پرچھائی میں دکھائی دیتا ہے اور غائب ہو
جاتا ہے۔

جوبن کی اور سمند کی اِن کی ایک ہی چھال
اُجھلا پیچھے نہ رُکاں چاہے لاکھ باندھ لے پال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| چھال | چھلانگ | اُجھلا | کنارے سے باہر نکلا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| پال | بند | | |

ترجمہ

جوانی اور سمندر کی جست چھلانگ یکساں ہوتی ہے جب اپنی حد سے باہر آ جائیں تو لاکھ بند باندھو یہ نہیں رُکتے۔

جوبن ہو جب روپ ہو گاہک ہو سب کوئے
جُوانی رتن گنوائیں کے اب میں رہی نمانی سوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| رتن | ہیرا | گنوائیں کے | گنوا کر |
| نمانی | بدقسمت | | |

ترجمہ

جب جوانی اور حُسن تھا تو ہر شخص گاہک لیکن جب جوانی کا قیمتی ہیرا گنوا دیا تو اب کوئی پوچھنے والا نہیں میں بدقسمت اپنے نصیب پر پشیمان ہو رہی ہوں۔

جوبن کی کھاری بھروں دیتی ڈولوں ٹیئر
گلی، گلی میں پھری جیسے کنجڑی بیچے بیر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کھاری | ایک برتن | کنجڑی | سبزی فروش عورت |
| ٹیئر | آواز | | |

ترجمہ

میں اپنی جوانی سے اتنی پریشان ہوں کہ دل کرتا ہے اسے
ہنڈیاں میں بھر کر کنجڑن کی طرح سبزی کی صورت فروخت
کردوں تا کہ میں سچے من سے عبادت کرسکوں۔

جوبن ٹُوں مت جانیو توئے بچھٹت موئے چین
جیسے بن کی لاکڑی سُلگت ہوں دِن رین

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بچھٹت | بچھڑ کر | موئے | مجھے |
| سلگت | سُلگتی ہوں | | |

ترجمہ

اے میرے حسن میری جوانی یہ نہ سمجھنا کہ تجھ سے بچھڑ کر
مجھے سکون ہے میں جنگل کی لکڑی کی طرح سُلگتی ہوں تیری
جدائی میں۔

روؤں تو کجلو بہے ہنسوں تو جوبن جائے
ایسے تو دِنڑا کٹاں جیسے گھُن لکڑی کو کھائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کجلو | کاجل | دِنڑا | دِن |

ترجمہ

اے میرے محبوب میں روتی ہوں تو کاجل بہہ کر میرا راز فاش کر دیتا ہے ہنستی ہوں تو جوانی کو داغ لگتا ہے تیری جدائی میں میری حالت ایسے ہے جیسے لکڑی کو گھن کھا رہا ہو۔

مت جاپیا نوکری مت جایو پردیس
دھن، دولت تقدیر کی ای جوبن نائیں ہمیس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نائیں | نہیں | ہمیس | ہمیشہ |

ترجمہ

اے میرے محبوب پردیس میں اپنی ملازمت پر مت جاؤ مال و دولت مقدر میں ہوا تو پھر مل جائے گا لیکن یہ جوانی

ہمیشہ نہیں رہے گی۔

تِل تِل جوبن جات ہے پل پل نائیں سُہائے
پی پیارا کی سیج پے میرو جیو سقر میں جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تِل تِل | لمحہ لمحہ | جیو | جیا |
| سقر | جہنم | | |

ترجمہ

لمحہ بہ لمحہ میرا جوبن بیت رہا ہے لیکن مجھے ایک لمحہ بھی جوانی اچھی نہیں لگتی کیونکہ محبوب کے بغیر میرے لئے سیج بھی جہنم ہے۔

جوبن زوری مت کرا ای پی ھر کو باس
جب پہنچوں گی پیو کے تو پے جُڑ وا ئوں کی ہات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| زوری | من مانی | پی ھر | میکہ |

ترجمہ

اے میری جوانی تو اپنی منہ زوری مت دکھا جب اس محبوب حقیقی کے سامنے تیری حاضری ہوگی تو تجھ سے دونوں ہاتھ جڑواں لوں گی۔

جوبن آیو ھیسکی پھُول رہی من مائیں
موپے سو تو پے گیو اب ای تو پے سُو بھی جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ھیسکی | اے سکھی | پھُول رہی | غرور کر رہی |

ترجمہ

اے سکھی جس جوانی پہ تو مان کر رہی وہ کبھی مجھ پر بھی تھی اور یہ تجھ پر بھی نہیں رہے گی۔

جوبن کالو ناگ ہے توڑ توڑ کھاوے
کوئی بید گاوڑو پہنچ یو جاسو مَیڑ جاگ آوے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گاوڑو | زہر چوسنے والا | مَیڑ | مدہوشی |

ترجمہ

میری جوانی کالے ناگ کی مانند ہے جو مجھے ڈسے جارہی
ہے کوئی زہر چوسنے والا زائل کرنے والا حکیم فوراً بھیجو تا کہ
زہر کا اثر غائب ہو۔

میرو جوبن ہرنی ہو رہو بھر تو ڈولے پیک
جے کوئی مل گو تو بچی گولی دِئے گو ہیک

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پیک | چھلانگ | ھیک | چھاتی |

ترجمہ

میرا شباب ہرن کی مانند قلانچیں بھر رہا ہے اگر کوئی تو بچی
مراد شکاری مل گیا تو سینے میں گولی مار دے گا۔
میں نے تیری رکھوالی مُکتی کری تیرو ڈھُل ڈھُل سینچو باغ
جوبن زوری مت کرا کہا تو کُلہے لگاوا داغ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کُلہے | کُل ،خاندان | مُکتی | بہت زیادہ |

ترجمہ

اے جوانی میں نے تیری حفاظت بہت زیادہ کی ہے لیکن
اب تو زوری مت کرورنہ خاندان کی عزت کو داغ لگ
جائے گا-

سدا نہ پُھولے تومڑی سدا نہ ساون ہوئے
سدا نہ جوبن نِت نَیو پیا! سدا نہ جی سے کوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تومڑی | بین | نت نیو | ہمیشہ جوان |

ترجمہ

جوانی کی بین ہمیشہ نہیں گائے گی اور ہمیشہ ساون بھی نہیں
رہتا- جوانی دوبارہ نہیں نہ دوبارہ زندگی ملے گی-

کاجل سُو کالو کہا بڈو کہا دودھ سو بھوگ
جوبن سو بڈھتی کہا ہے مَولُو سچ بتاؤ لوگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بھوگ | خوراک | بڈھتی | زیادہ |

ترجمہ

جیسے کاجل سے کالا کوئی نہیں اور دودھ سے اچھی خوراک

کوئی نہیں اسی طرح دنیا میں جوانی بھی سب سے بڑی نعمت

ہے اس کے علاوہ اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ۔

کاجل سُو کالی کائیلی بڈھتی عشق دودھ سو بھوگ

جوبن سُو جبر قرض ہے ئُوں کتھ گا ہاں لوگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کائیلی | ندامت | کتھ گا | کہہ گئے |

ترجمہ

یہ شعر پچھلے کا جواب ہے- کاجل سے بھی کالی چیز ندامت و

شرمندگی ہے اور عشق بھی دودھ سا لذیذ ہے جبکہ جوانی سے

بھی زور آور قرض ہے عقلمندوں کا یہ کہنا ہے-

جوبن مَد ہے اپربل روپ قہر دریاؤ

بھنور پڑاں ہاں بریہہ کاناسی ڈوبا گو مت آؤ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| مَد | مدّ وجزر | اپربل | بے قابو |
| ناسی | بےوقوف | بریہہ | جدائی |
| ڈوبا گو | ڈوب جائے گا | | |

ترجمہ

جوانی کا مدوجزر بے قابو ہے اور حُسن کا دریا بھی ایک عذاب
کی طرح ہے اور اس دریا میں جدائی کے بھنور پڑ رہے اگر
خیریت چاہتے ہو تو اس کے نزدیک مت آؤ۔

☆☆☆

# جوانی

بالک ہی جب لاڈ ہو سبھی کھلا وے ہاگود
جُوانی توئے پھونک دُوں تو کھڑی لگاوا دوکھ
بالکپن میں ماں مری جوانی پر میں جَوئے
بُڈھا ہو کوڑھی ہویا جانوں آگے کیا ہوئے
کالا بال سُہاونا بڈو مِلایو تیل
جُوانی ایسے جائے گی جیسے بازی گر کو کھیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| لاڈ | شفقت،ناز | دوکھ | الزام |
| جانوں | جانے | جوئے | ہمسفر |
| سہاونا | خوبصورت، دلکش | بڈو | بہت زیادہ |

ترجمہ

جب میں بچی تھی تو سبھی مجھے گود میں اُٹھا کر میرے ناز
اٹھاتے تھے اے جوانی تو میری دشمن ہے جی چاہتا ہے تجھے

آگ لگادوں میں کسی سے بات بھی کروں تو الزام لگادیتی ہے۔

بچپن میں ماں اور جوانی میں ہمسفر (بیوی) فوت ہوگئی پتہ نہیں آگے کیا ہوگا کیونکہ بڑھاپے نے کوڑھیوں والا حال کردیا ہے۔

جب جوان تھے اور بال کالے تھے تو خوبصورت لگتے تھے اور زلفوں میں تیل لگا کر رکھتے تھے لیکن افسوس یہ پتہ نہ تھا کہ جوانی ایسے غائب ہو جائے گی جیسے مداری چیز غائب کردیتا ہے۔

☆☆☆

# سائبا

کہا کروں دھن مال کو کہا کروں دھن جوڑ
میری آنکھن آگے سائبو موئو یہی لاکھ کروڑ
چنُتا مت کر سائبا چنُتا چت کو کھائے
جے رب نے ایسی لکھی تو چنتا کرے بلائے
ست مت چھوڑا سائبا ست چھوڑے پت جائے
ست کی باندی لچھمی پھیر ملے گی آئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سائبو | محبوب | آنکھن | آنکھوں |
| چنتا | پریشانی | چت | دل مطلب سکون |
| ست | ایمان | پت | عزت |
| لچھمی | دولت مراد عزت | | |

ترجمہ

میں دھن دولت کا کیا کروں دولت سے مجھے کیا سروکار میری
آنکھوں کے آگے میرا محبوب ہے میرے لئے یہی دولت

کافی ہے-اے میرے محبوب پریشان مت ہو پریشانی عقل و
سکون کی دشمن ہے اگر اللہ کی طرف سے ایسی بات تقدیر میں
لکھی ہے تو پریشانی کا کیا فائدہ-

اے میرے محبوب اپنے ایمان پر رہ یقین مت توڑ ایسا
کرنے سے عزت جاتی ہے دولت عزت یقین کی غلام ہیں
یہ پھر مل جائیں گی-

☆☆☆

# بڈھاپا

ہائے بڈھاپا تُو بُرو سَر دھر بیچوں توئے
ڈھلتے پلڑے تول دُوں جے کوئی تیرو گاہک ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سر دھر | فوراً بے قیمت | ڈھلتے پلڑے | اضافی مقدار میں |

ترجمہ

ہائے میرے بڑھاپے تو کتنا بُرا ہے اگر میرے بس میں ہو اور تیرا کوئی گاہک ہو تو تجھے بغیر قیمت بیچ دوں لیکن افسوس ایسا ممکن نہیں۔

ہائے بڈھاپا تو برو نہڑی آوے گونت
کے دنڑا دھن سُوکٹاں کے کوئی بیٹو ہوئے سپوت

یہ دوہا اس طرح بھی ہے۔

انت بڈھاپا آ گیو آیو بھلو کئوت
کے دنڑا دھن سُو کٹاں کے کوئی بیٹو ہوئے سپوت

یہ دوہا اس طرح لکھا ہے۔

ہائے بڈھاپا تو بُرو آٹھو گینٹھ کپوت
کے دُنُوا دھن سُوکٹاں کے کوئی بیٹو ہوئے سپوت

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| آٹھو | بالکل ہی<br>ناکار، نکما | اَنّت | آخرکار، انجام |
| کسُوت | نامناسب، ناموزوں | کونت | قوت، طاقت |
| ونڑا | دن، عالم پیری | سپوت | وفاشعار، فرمانبردار |

ترجمہ

اے میرے بڑھاپے تو کتنا نامناسب قوت کو ختم کرنے والا اور نافرمان بیٹے کی طرح ہے ضروری ہے کہ بڑھاپے میں یا تو کوئی فرماں بردار بیٹا ساتھ ہو یا دولت وافر ہوتا کہ اس مصیبت سے پار اتر اجائے۔

ہائے بڈھاپا تُو برو دیکھت آوئے ہان
دشمن سنکھیا نہ گہے گھر کا کراں نہ کان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہان | نقص، نقصان، کمی | سنکھیا | خوف، ڈر، رعب |
| کان | عزت، قدر | | |

ترجمہ

اے میرے بڑھاپے تو کتنا بُرا ہے تجھے دیکھنے میں ہی نقصان ہے تو نے میری کیسی حالت کردی ہے نہ دشمن پر میرا کوئی خوف رہا نہ گھر والے میری قدر کرتے ہیں۔

ہائے بڈھاپا تو برو توئے آیا سوہان
بیری بُھوں مانے نہیں کنبو کرنے نہ کان

لغات

| | | | |
|---|---|---|---|
| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
| بیری | دشمن | بھوں | ڈر |

ترجمہ

اے میرے بدنصیب بڑھاپے تو کتنا بُرا ہے تیرے آنے سے اتنا نقصان ہے کہ نہ دشمن کو میرا کوئی خوف ہے نہ گھر میں عزت۔

دھولا دھولا سب بھلا دھولا بھلا نہ کیس
تریا ڈرے نہ اَپ مرے نہ آدر کرے نریس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کیس | بال، دشمن | اَپ | دشمن |
| نریس | حاکم | | |

ترجمہ

تمام سفید چیزیں بہت اچھی ہیں لیکن اللہ کرے کسی کے بال سفید نہ ہوں یہ اچھے نہیں مطلب بڑھاپا نہ آئے کیونکہ بڑھاپے میں نہ عورت ادب کرتی ہے نہ دشمن ڈرتا ہے اور حاکم بھی عزت نہیں کرتا۔

ٹپ ٹپ پربت چھڑتی جب ہاکالا کیس
اب پولی پربت بھئی مَولو آنگن بھیو بدیس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پولی | ڈیوڑھی | پربت | پہاڑ |
| بھئی | بھیو، بھیا، ہوئی یا ہوا | بدیس | غیر ملک |

ترجمہ

جب میرے بال کالے تھے میں جوان تھی تو فوراً پہاڑ پر چڑھ
جاتی تھی لیکن اب بڑھاپے میں ڈیوڑھی میرے لئے پہاڑ اور
گھر کا صحن پردیس بن گیا ہے وہاں تک جانا محال ہے۔

بیاہی آئی یانگر میں دیکھن آیو سارو گاؤں
اب ہاتھ لکڑیا لے لئی میرو بڈھیا دھرو ہے ناؤں

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دیکھن | دیکھنے | دھرو | رکھا |
| ناؤں | نام | | |

ترجمہ

جب میں اس جگہ بیاہ کر آئی تو سارا گاؤں مجھے دولہن کے
روپ میں دیکھنے آیا لیکن اب میرے ہاتھ میں لاٹھی ہے اور
سب مجھے بڑھیا کہہ کر پکارتے ہیں۔

رہا نہ کائی کام کا ہالن لگ گی دیہہ
ایسا بُوڈھا بیل گُو گُون باندھ کُھس دِئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| ہالن | ہلنے لگی | دیہہ | جسم |
|---|---|---|---|
| بُھس | بُھوسہ چارہ | | |

ترجمہ

افسوس بڑھاپے میں ہم کسی کام کے نہیں رہے جسم میں لرزہ آ گیا ہے مجھ ایسا آدمی بوڑھے بیل کی طرح ہے جِسے کوئی بیٹھے بٹھائے کیسے کھانا دے سکتا ہے۔

اَنّت بڈھاپا برو نائیں کوئی بیٹو بھائی
گوڈا جاواں ٹوٹ جُواب جب دِئے لُگائی
بے ادبی جب ہوئے بہو بیٹا کے آوئے
یاکو بیٹو بنے غلام بہو کو حکم بجاوے

بیوی

میں بہت کماؤں گی رات دِن اب تو دیکھ ہمارا ٹھاٹ
موئے گھن آوے ہے تھوک سُو اِن کی باہر بچھا دے کھاٹ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَنت | آخرکار، انجام | گوڈا | گھٹنا |
| گِھن | نفرت، کراہت | لگائی | عورت |

ترجمہ

اے میرے بڑھاپے تو بہت بُرا ہے تیرے آنے سے بھائی بیٹے سب مجھے چھوڑ گئے ہیں میری بیوی میرا کہا نہیں مانتی جس کی وجہ سے میری ہمت جواب دے گئی ہے۔ مزید بے ادبی میری بہو کرتی ہے اور بیٹا بھی اس کا غلام بنا ہوا ہے۔

بیوی اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ میں تیرے گھر کے لئے رات دن محنت کروں گی کمائی کروں گی ہمارے ٹھاٹھ ہوں گے لیکن تمہارے ماں باپ بوڑھے ہیں مجھے ان کے تھوکنے سے نفرت و کراہت ہوتی ہے ان کی چارپائی گھر سے باہر بچھا دو۔

میاں

جا دن پیدا ہویو نائیں ہی موکو سودَھی
میرا بہت لڈایالاڈ کھلایو بھر بھر گودھی
میرے ہو جاوے ہی تکلیف نین بھربھر کے روتی
مَولُو سُو کھو دیو آپ آلا میں سوتی

سنیوتریا باولی ہے ای تیرا دِل پہ بُھول
والُو جنت تَو مل سے نہیں کیسے واپے رہائی کرے گورسولؐ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سودَھی | ہوش، چیت | رہائی | شفاعت |
| آلا | گیلا | لاڈایلاڈ | نازاُٹھائے |

ترجمہ

شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میں کمزور اور لاچار پیدا ہوا میرے ماں باپ نے میرے نازنخرے اٹھائے میری پرورش کی میری ذراسی تکلیف پر یہ دونوں بے چین ہوجاتے تھے مجھے سوکھے میں سُلاتے تھے اور آپ گیلی جگہ میں لیٹتے تھے بیوقوف عورت یہ تیری بُھول ہے جوتو ایسے کہتی ہے ماں باپ کے نافرمان کی رسول اللہ بھی شفاعت نہیں فرمائیں گے۔

بیوی

میں نے چھوڑا مائی باپ ساتھ میں تیرے آئی
میں نے چھوڑو کٹم پروار آن میں بنی لگائی

سینو میرا سائبا میں سمجھاؤں توئے
سیوا ماں باپن کی چھوڑ دے تو سُو جب گھر وا سو ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| لُگائی | لوگ کی مونث، بیوی | سائبا | خاوند |
| سیوا | خدمت | | |

ترجمہ

بیوی اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ میں نے اپنے ماں باپ کنبہ قبیلہ سب چھوڑ دیا اور تیری بیوی بن کر تیرے گھر میں آ گئی یہ سب میں نے تیرے لئے چھوڑا لیکن میں تجھے بار بار سمجھاتی ہوں کہ اپنے والدین کی خدمت چھوڑ دے ورنہ تیرے ساتھ میرا گزارہ نہیں۔

میاں

تریا تیرے کہے چلوں تو ہی دوزخ گو کھینچے
سیوا ماں باپن کی کروں پیر کے جنت نیچے
تُو تو تریا باولی توگو کیا سمجھائے

سیوا جن نے ماں باپن کی چھور دی پڑ نگا نرگ کُنڈ میں جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پڑ نگا | پڑیں گے | نرگ کُنڈ | جہنم |

ترجمہ

شوہر کہتا ہے کہ تیرے کہنے پر چلوں تو مجھے دوزخ بلاتی ہے اور ماں باپ کی خدمت میں جنت ہے تُو ایک بے وقوف عورت ہے تجھے کیا سمجھاؤں جن لوگوں نے ماں باپ کی خدمت نہ کی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

بیوی

سنیو میرا سائبا میں سمجھاؤں توئے
سیوا ماں باپن کی چھوڑ دے ناتر نیالی کردے موئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ناتر | ورنہ | نیالی | علیحدہ |

ترجمہ

بیوی نے دھمکی دی کہ میں تُمہیں آخری بار سمجھاتی ہوں یا تو والدین کو چھوڑ دو ورنہ مجھے علیحدہ کر دو مجھ سے دور چلے جاؤ۔

المختصر میاں پر بیوی کی سحر کاری اثر کر گئی اور بیوی کے حسبِ منشا والدین سے الگ ہو گیا۔

شاعر

ای ہویو عشق میں دَھت جھٹ ہو بیٹھو نیالو
توڑی ماں باپن کی کان حکم تریا کو مانو
مات پتا دونوتجا تجو کٹم پروار
لوگو ایسے پُتر کو کیسے بخشے گو کرتار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دَھت | مخمور، مدہوش | کان توڑنا | عزت نہ رکھنا |
| تجا | چھوڑے | کرتار | خدا |

ترجمہ

انجام کار شوہر اپنی بیوی کے عشق میں دُھت ہو کر والدین سے گھر والوں سے علیحدہ ہو گیا اور اپنی بیوی کے حکم پر سب

سے قطع تعلق کرلیا ایسے بیٹے کو خُدا کیسے معاف کرے گا۔

☆☆☆

# پیت

تا گو ہوئے تو توڑ دوں موپے پیت نہ توڑی جائے
کاغذ ہوئے تو بانچ لُوں موپے کرم نہ بانچو جائے
پیت کری سکھ لین کو اب لاگی دُکھ دَین
پہلے سُو جانچا نہیں تیرا پھانسی دھرنا نین
جے میں ایسو جانتی کہ پیت کرے دُکھ ہوئے
نگر ڈھنڈورو پیٹتی پیت کرے نہ کوئے
پیت کرن کو مَن کرے کرتا پیت انیکھ
پیت کری جب جانیو ہو جائے خون پسینو ایک
دھن دیجے جی رکھیئے جی دے رکھیئے لاج
جیو، لاج، دھن دیجئے ایک پریت کے کاج
پیتن ایسی کی جیو جیسی پیت جُھجائے
چُگت پھرت نیالو رہے اُڑت ایک ہو جائے
تیرا وے دنڑا کت لُو گیا تینے ہنس کر جوڑی ہی پیت
اَدھ پر سُو دھوکو دیو لگی تیرے کون مِنت کی سیکھ
پیت پیت تو سب کراں پیت جگت میں دوئے

ایک پیت تو پیو سو دُوجی ہر سُو ہوئے
پینی دھار کرونت کی میرے آوت جات بہے
پیتم کو چٹھی لکھوں جے کوئی وا سُو جار کہے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بانچ لوں | پڑھ لُوں | انیکھ | بہت سے |
| جُھجھائے | سارس | چُگت | چگتے وقت |
| مِنت | ساتھی، دوست | سیکھ | نصیحت |
| پیو | محبوب، خاوند | مہر | خدا |
| پینی | تیز | کرونت | جدائی |

ترجمہ

اگر کوئی دھاگہ ہو تو اُسے توڑ دوں لیکن محبت کیسے چھوڑوں
یہ کوئی کاغذ تو نہیں کہ آئندہ کا لکھا پتہ چل جائے لیکن میں
اپنے مقدر کو نہیں چھوڑ سکتا۔

افسوس میں نے محبت سیکھ کے لئے کی اور یہی اب
مجھے دکھ دینے لگی ہے کاش میں تیرے قاتل نینوں کو پہلے
پہچان لیتا۔

اگر میں یہ جانتی کہ محبت میں دُکھ ہے تو میں ساری دُنیا میں ڈھنڈورا پیٹ کر اعلان کروادیتی کہ کوئی محبت نہ کرے۔

محبت بہت سے لوگ کرتے ہیں اسی طرح مجھے بھی محبت کی طلب ہے لیکن یہ اُسی وقت کامیاب ہوگی جب خون پسینہ ایک کردے گی۔

دولت صرف کرکے جان بچا لیجئے اور جب عزت پر حرف آئے تو جان قربان کردیجئے لیکن عشق محبت دوستی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیجئے یعنی محبت دوستی نبھانے کی خاطر دونوں قربان کردیجئے۔

ایسی محبت کس کام کی جیسی سارس کی ہوتی ہے دانہ چگتے مچھلی پکڑتے وقت تنہا اور اڑتے وقت ایک ہو جاتے ہیں۔

وہ دن کہاں گئے جب تو نے ہنس ہنس کر محبت کی تھی اور تجھے کیا ہوا کسی دوست نے کیسی نصیحت کی کہ تو نے اپنے محبوب کو دھوکہ دیا اس کے ساتھ دغا کیا۔

پیت، محبت کا نام سارا جہان لیتا ہے لیکن محبت

صرف دو قسم کی ہوتی ہے ایک اپنے خاوند سے (محبوب سے) اور دوسری خُدا سے۔

جدائی کی تیز دھار میرے جسم کے آر پار ہو رہی ہے میں اپنے محبوب کو چٹھی کے ذریعے اپنے حالات سے آگاہ کروں اگر کوئی میرا پیغام اس تک لے جا سکے تو۔

☆☆☆

# پریم

پریم ایسو چاہئے ڈھال سریکو ہوئے
سُکھ میں تو پیچھے رہے دُکھ میں آگے ہوئے
اول پریم نہ کیجئے کرے نبھائے تائیں
نت نئے برتاؤ لکھ لوگ ہنسیں جگ مائیں
پینو چاہے پریم رس رکھنو چاہے مان
ایک میان میں دو کھڑگ دیکھا سُنا نہ کان
سلگ سلگ کوئلہ بھئی جلت جلت بھئی راکھ
جھوکا لگا پریم کا کوئلہ رہی نہ راکھ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سریکو | مانند، جیسا | اول پریم | بہتر تو یہ ہے کہ عشق کیا نہ جائے اگر کیا جائے تو اُسے نبھانا چاہیئے کیونکہ آئے دن کی عشق بازی رسوائی کا باعث ہوا کرتی ہے |

| | | | |
|---|---|---|---|
| پریم رس | شرابِ محبت | مان | غرور، تکبر |
| کھڑگ | تلوار | جگ مائیں | جگ میں |
| جلت | جلتے | | |

ترجمہ

پریم ، پیار، محبت،دوستی بمثال ڈھال کے ہونا چاہیے جوسُکھ (امن) میں تو پشت پر رہتی ہے جبکہ دکھ میں (جنگ میں )اپنے محبوب کے بچاؤ کے لئے سب سے آگے۔

کوشش تو یہ ہونی چاہیے کہ زندگی میں کبھی پیار نہ ہو اور اگر ہو جائے تو نبھانا چاہیے کیونکہ روزانہ کا عشق اور نت نئی دوستیاں دنیا میں رسوائی اور جگ ہنسائی کا باعث بنتی ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ جو شخص شراب عشق پینا چاہے یعنی محبت کرنا چاہے اور غرور بھی رکھے بے وقوف ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں متضاد ہیں اور ایسے ہیں جیسے ایک میان میں دو تلواریں۔

اے میرے محبوب لکڑی سُلگ سُلگ کر کوئلہ اور جل جل کر راکھ بنتی ہے لیکن میرے ساتھ پیار کے جھونکے ایسے لگتے اور جلاتے ہیں کہ میں نہ کوئلہ رہی ہوں نہ راکھ۔

☆☆☆

# پی

بریہہ بان کی تُومڑی جولمبو بھرے ہو سانْس
میری سیج سُلگتی چھوڑ کے میرا پی نے کرو بساس

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| بریہہ | شہوانی خواہشات، جدائی، ہجر، فراق، عشق ومحبت |
| پی | خاوند، شوہر، محبوب |
| بِساس | دھوکا، دغا |

ترجمہ

جدائی کی بین لمبی پُکار میں فریاد کررہی ہے کہ میری سیج سُونی چھوڑ کر میرے محبوب نے دھوکا کیا۔

پی میرو میں پیوکی میرا پی کو بنگلو دور
کیسے آؤں سیج پہ میں تو لئی بریہہ نے چُور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بریہہ | جُدائی | چور | شِکستہ |

ترجمہ

میں اپنے محبوب کی اور میرا محبوب میرا ہے لیکن جُدائی نے
مجھے تباہ کردیا ہے میں اپنے محبوب تک کیسے پہنچوں۔

اُت کی چلیو پَون جت کُو میرو پی بسے
وا کے لگ میرے لگے جائو میری ہُرک کرے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اُت | ادھر | پَون | ہوا |
| جِت | جدھر، جہاں | ہُرک | میری طرف متوجہ ہو |

ترجمہ

اے ہوا اس سمت سے چل جدھر میرے پیا کا دیس ہے اس
کے اور میرے جسم کو اکٹھا چھوتا کہ اُسے میری خواہش ہو وہ
میری طرف متوجہ ہو۔

جِت کُو میرو پی بسے اُت کُو چلیو بال
وا کے لگ میرے لگے جائو میرو ہیُورڑو ہوئے ہنوال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بال | ہوا | ہیوڑو | جی، دل |
| ہنوال | ٹھنڈا، مطمئن | | |

ترجمہ

اے ہوا اُس سمت سے چل جدھر میرا محبوب رہتا ہے اُس کو چھوکر مجھے چھوتا کہ میرے دل میں ٹھنڈک ہو دل مطمئن ہو۔

سُپنا میں پی آ گیو میں پاپن گئی سوئے
ہائے نیندھ توئے بیچ دُوں جے کوئی تیرو گاہک ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سُپنا | خواب | پاپن | گناہگار، مرادبدنصیب |

ترجمہ

افسوس میرے سپنے میں میرا پیا آیا جبکہ میں بدنصیب سوئی ہوئی تھی کاش مجھے کوئی گاہک مل جائے تو میں اس نامراد نیند کو بیچ دوں جو میرے اور میرے محبوب کے درمیان آ گئی تھی۔

سُپنا میں میرو پی ملو وا نے میری کچھ نہ پوچھی بات
سُووَت ہی رَو وَت اُٹھی ہاری نے پاٹی پٹکو ہات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سُووَت | سوتی تھی | رَووَت | روتی تھی |
| پاٹی | چارپائی کا بازو، باہی | ہات | ہاتھ |

ترجمہ

خواب میں میرا پیا آیا اور اُس نے میری کوئی دل لگی نہ کی
میرا حال نہ پوچھا میں روتی ہوئی نیند سے اٹھی اور افسوس
نے چارپائی کی لکڑی پر ہاتھ مار کر چوڑیاں توڑ دیں۔

سپنا میں میرو پی ملو کر نہ سکی دو بات
سَو وَت ہی رَووَت اُٹھی میں تو ملت رہی دوہات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ملت | کفِ افسوس ملتی رہی | دوہات | دونوں ہاتھ |

ترجمہ

خواب میں میرا محبوب ملا اور میں اُس سے پریم کی دو باتیں
بھی نہ کر سکی میں روتی ہوئی اُٹھی اور دونوں ہاتھ افسوس سے
ملنے لگی اور اپنی قسمت پر پچھتانے لگی۔

بریہہ بھبوکا گوکھ کا دُکھیا پی کی ہوئے
جگ میں مَرنو ایک بَر اِن کو نِت اُٹھ مرنو ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بریہہ | عشق کی آگ، نسوانی خواہشات | گوکھ | رحم، بانجھپن، اولاد کی خواہش |
| نِت | ہر وقت، لمحہ بہ لمحہ | بھبوکا | آگ کا شعلہ |

ترجمہ

عشق کی آگ میں جلنے والی دکھیا جس کا محبوب اُس سے

دور رہتا ہو ایسی بدنصیب ہے جسے روز اپنے دکھ سے موت

آتی ہے جبکہ ساری دنیا نے ایک دفعہ مرنا ہے۔

☆☆☆

# پیا

پتلی سی 'ر' پتنگ سی سُپاری کے رنگ
کیلا کی سی لودڑی پیا تیرے میں مُڑ مُڑ لاگوں انگ
موئے نہ ہائے پیا ملو میری چھاتی پھاٹی جائے
اُو دن کا دن ہوئے گو جا دنِ میں تیرتھ کروں گی
اَگھائے
گگا سب تن کھائیو میروچن چن کھایو ماس
دونیٹا مت کھائیو موئے تو پیا ملن کی آس
چار مہینہ پیا گھر رہے آٹھ رہے پردیس
کتنی رانڈ سُہاگن ہُوں گی پیا جب آوے گویا دیس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تیرتھ | دِل بھر کر دیدار کروں گی | گگا | کوا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| چار مہینہ | برسات کا موسم، بارش کے چار مہینے | اگھائے | دوبارہ |

ترجمہ

اے میرے محبوب میں پتنگ کی طرح پتلی اور سُپاری کی طرح خوش رنگ ہوں اور کیلے کی طرح نرم شاخ ہوں جو بار بار تمہارے جسم کو چھوتی ہوں۔

افسوس میرا محبوب مجھ سے نہ مل سکا اس غم سے میری چھاتی پھٹ رہی ہے وہ دن کب آئے گا جب میں اپنے محبوب کے درشن کروں گی۔

کگا (کوّے) میرے سارے تن کو کھا جا لیکن میری آنکھیں رہنے دینا انہیں محبوب سے ملنے کی آس ہے۔

میرا محبوب برسات کے چار مہینے گھر آتا ہے جبکہ بقیہ آٹھ مہینے پردیس میں رہتا ہے کتنی ہی خواتین جنہوں نے محبوب کی جدائی میں بیوگی کا روپ دھارا ہوا ہے سہاگن ہوں گی جب برسات کے مہینے آئیں گے۔

☆☆☆

# پیو

بابل تیرا نگر میں بھلو کھلایو جیو !!
اب گھر چالی آپنے جانے ہوں کیسے راکھے گوپیو

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بابل | باپ | نگر | گاؤں |
| جیو | جی، دل | | |

ترجمہ

اے میرے والد میں نے تیرے گھر خوب دل لگی کی ہنس
کھیل کر زندگی گزاری اب اپنے شوہر کے گھر جارہی ہوں
خدا معلوم میرا پیا مجھے کیسے رکھے گا۔

بھولے من پیدا ہوئی بھولو ہی میرو جیو
گلی گلی ہے ساسرو میرو پولی پولی پیو

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| بھولے | بھولا پن، سادہ لوحی | پولی | ڈیوڑھی |

ترجمہ

میں نادان اپنے اصل محبوب کو پہچان نہ سکی اور ہر شخص نے مجھے دھوکا دیا جبکہ حقیقت میں محبوبِ حقیقی کا جلوہ ہر طرف ہے۔

راگ جگاوے سُرت کو سرت جگاوے جیو
جیو جگاوے بریہہ کو بریہہ جگاوے پیو

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| راگ | گانے کی آواز، ہجر کی آواز | سُرت | ہوش |
| بریہہ | جدائی | پیو | پیامحبوب |

ترجمہ

ساز کی آواز میری عقل و ہوش کو جگاتی ہے لیکن عقل میری جدائی اور محبوب سے ملن کی خواہش کو بیدار کرتی ہے جو مجھ سے دور ہے۔

دَھرتی دھاپین جوت سُو تریا دھاپین پیو
نیناں دھا پان دیکھتا دھن سُو دھاپین جیو

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دھرتی | زمین | دھاپین | دھاپے، سیر نہیں ہوتی |
| نیناں | آنکھیں | دھاپان | نہیں سیر ہوتے |

ترجمہ

جس طرح زمین میں جتنا بھی ہل چلا لو زرخیزی بڑھتی رہے گی اسی طرح عورت اپنے خاوند کے قرب سے کبھی سیر نہیں ہوتی یہ ایسے ہی ہے جیسے محبوب کی صورت سے نین سیر نہیں ہوتے اور دولت کی ہوس دل سے نہیں جاتی۔

ہائے ہائے تومت کرا تیرو آن ملے گو پیو
گھڑی گھڑی کی ہائے سُو تیرو نکل جائے گو جیو

لغات

یہ دوہا ''پیا'' کے دوہا نمبر ۲ کا جواب ہے

ترجمہ

اے برہن تو ہر وقت ہائے ہائے مت کرتی رہا کر
کسی دن تیرا محبوب تجھے آن ملے گا یہ نہ ہو کہ روز روز کی
گریہ وزاری سے تیرا دم ہی نکل جائے۔

☆☆☆

# ناری-نار

کہا سِیل سُو کھیل کہا بالک سُو ہاُنسی
کہا پرناری سُو پیت گلا میں گیرے پھاُنسی
پرناری پینی چُھری متن لگاوا انگ
راون سریکا کھپ گیالوگویا پرناری کے سنگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سِیل | برچھی نما ایک ہتھیار جس کے دونوں سروں پر (گول اور سہ پہلو) تیز دھارا سنگین لگی ہوتی ہے | ہاُنسی | مذاق، چھیڑ چھاڑ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| پرناری | غیر یعنی پرائی عورت | راون | لنکا کا راجہ جورانی سیتا کو اُٹھا کر لے گیا تھا بدیں وجہ راجہ رام کے ہاتھوں مارا گیا |
| سریکا | مانند، جیسے، اُن جیسے | متن | مَت |

ترجمہ

اے شخص جس طرح تیز دھار ہتھیار سے کھیل اور بچے سے مذاق ٹھیک نہیں اسی طرح غیر عورت کی محبت بھی گلے میں پھانسی کا پھندا ہے غیر عورت تیز دھار چُھری کی طرح ہے اِسے اپنے جسم سے مت لگا راون جیسے بادشاہ پرائی عورت (سیتا) کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔

پردھن کو پتھر گِنو پر ناری مات سمان
جب بھی جنت نہ ملے وا کو تُلسی داس ضمان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| پردھن | پرایا مال، دوسروں کا مال واسباب | مات | ماں کی طرح |
| ضمان | ضمانتی، ذمہ دار | تلسی داس | مشہور ہندی شاعر |

ترجمہ

اے شخص پرائے مال کو پتھر سمجھ اور پرائی عورت کو ماں سمجھ یہی عقلمندی کا تقاضا ہے یہ جنت میں لے جانے والا کام ہے جو یہ دونوں کام کرے گا تو جنت کا حقدار ہے اس بات کا ضامن شاعر خود ہے۔

پرناری سُو پیت سروپا کدین کی جے
کل کو داغ لگائے رتن دیہی کو جھیجے
جا سُو مانس پیدا ہوئے کہا وائے پر گھر دِیجے
پرناری پینی چھُری تین دھار سُو کھائے
دھن مانگے جوبن ہڑے کُل کُو داغ لگائے

لغات

| | | | |
|---|---|---|---|
| کدین | کبھی نہیں | کُل | خاندان |

| رتن | جواہر | دیہی | جسم، بدن |
|---|---|---|---|
| جھیجیے | ضائع ہونا | پرگھر | پرائے گھر |
| ہڑے | شباب کا ضائع کرنا، لفظی معنی چرانا | پینی | تیز |

ترجمہ

سُر وپا نامی شاعر کہتا ہے کہ پرائی عورت سے پیار کبھی نہ کرنا یہ ایسی شے ہے جو خاندان کا وقار اور جسمانی صحت خاک کر دیتی ہے- یہ ایسی ہی بے وقوف ہے ورنہ جو انسان کی پیدا کرنے والی ہے اُسے پرائے گھر کیوں بھیجا جاتا-

پرائی عورت تیز سہ دھاری چُھری کی طرح ہے جو تین طرف سے کاٹتی ہے-

i یہ دولت مانگتی ہے-

ii یہ جوانی ضائع کر دیتی ہے-

iii جو اس کا ہو گیا اس کی خاندانی عزت ختم ہو گئی-

پرناری کی پیت سُو نِرپھل ہوئے شریر

جیسے پیالو زہر کو سروپا ایسے پرناری سُو پیت

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نِرپھل | بے پھل، بے ثمر، بیکار | شریر | جسم |
| پیت | محبت، عشق | | |

ترجمہ

پرائی عورت کی محبت آدمی کو ناکارہ بنا دیتی ہے اے سروپا (شاعر) پرائی عورت کی محبت ایسے ہی ہے جیسے زہر کا پیالا پی لیا ہو۔

جینو چاہا جگت میں کام چھوڑ دے چار
چوری، چغلی، ضامنی اور پرائی نار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| جینو | جینا | جگت | دنیا، جہان |

ترجمہ

اے شخص دنیا میں اگر عزت سے جینا ہے تو چار کام چھوڑ

دے چوری مت کر، کسی کی چغلی نہ لگا، کسی کا ضامن کبھی
مت بننا اور پرائی عورت سے دوستی نہ کرنا۔

چوری قید کرائے دے، چغلی کردِئے خُوار
گھر لُٹوا دئے ضامنی کائی دن سر کٹوا دے نار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| خوار | ذلیل | کائی دن | کسی دن |

ترجمہ

سابقہ دوہے سے پیوستہ ہے۔

چوری قید کروادیتی ہے اور چغلی کی عادت ذلیل کردیتی ہے
کسی کا ضامن بننا گھر تباہ کردیتا ہے جبکہ پرائی عورت کی
یاری زندگی ختم کروادیتی ہے۔

مَٹھو دَھوری ٹھُوٹ گُر گُوئے کھاری نِیر
گھر میں نار کلچھنی چارو دَہاں ہاں شریر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دَھوری | بیل | ٹھُوٹ | نالائق استاد |

| گوئے | گواں | نیر | پانی |
|---|---|---|---|
| کلچھنی | جس کے لچھن اچھے نہ ہوں | شریر | جسم، بدن |

ترجمہ

ہل میں دھیما چلنے والا بیل، نالائق استاد، کھاری کنواں اور بے وقوف عورت چاروں انسانی جسم کے لئے ناقابل علاج روگ ہیں۔

گھر کلیائی نار دوڑ کر بالک مارے
خوب دُھونس کر کھائے سبن سُو پاچھے جاگے
کچھو اُڈاوے چُون گو کچھو بکھیرے ناج
شتابی ایسی نار کو نائیں کٹم کی لاج

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کلیائی | کلچھنی، جھگڑالو، ڈائن | کچھو | کچھ |
| چُون | آٹا | کٹم | خاندان |

ترجمہ

جھگڑالو بے وقوف عورت بلاوجہ بچوں سے مار پیٹ کرتی

ہے سب سے زیادہ کھاتی اور سب سے پیچھے نیند سے بیدار ہوتی ہے جب کھانا بناتی ہے تو آٹا اور اناج ضائع کرتی ہے یہ ایسی عورت ہے جس کو خاندان کی عزت کا کوئی خیال نہیں۔

مایا دینی سُوم کو مُودھو کو بڈھ نار
نینا دینا مِرگ کو جو بھوئتا پھراں اُجاڑ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| مایا | دولت | سُوم | بخیل، کنجوس |
| مُودھو | نِکھو، نکما، احمق | بڈنار | اچھی عورت |
| نینا | آنکھیں | مِرگ | ہرن |
| بھوئتا | ویران اور سنسان جنگل میں پریشان ہوئے پھرتے ہیں | پھراں | پھرتے ہیں |

ترجمہ

اے خدا تیری حکمت بھی خوب ہے تو نے کنجوسوں کو دولت اور بیوقوفوں کو خوبصورت بیویاں دی ہیں جبکہ خوبصورت نین ہرن کو دیئے ہیں جنہیں جنگل میں کوئی دیکھنے والا نہیں۔

چاول پُرانا گِھی گھنو اور کُٹم پروار
اُن کو ٹوٹو کیا کرے جن کی ہنستی پاوے نار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پروار | خاندان اور خاندان والے | ٹوٹو | افلاس، غربت |
| نار | عورت | گھنو | زیادہ |

ترجمہ

جس طرح پرانے چاول دیسی گھی اور پورا کنبہ خوشحالی کی علامت ہیں اسی طرح جس شخص کی بیوی گھر پر اس کا ہنستے ہوئے استقبال کرے وہ کبھی غریب نہیں ہوسکتا۔

ناری نِندامت کرا ناری نر کی کھان
یاہی میں سو اُوپجاں پیر، پیغمبر، جُوان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ناری نِندا مت | عورت کو حقارت کی نظر سے مت دیکھ | نر | مرد |
| کھان | کان | اُوپجاں | پیدا ہونا، جنم لینا |

ترجمہ

اے شخص عورت کو حقیر مت جان اس کی برائی مت کر کیونکہ اسی میں سے اللہ کے پیغمبر، ولی اور بہادر عقلمند لوگ پیدا ہوئے۔

☆☆☆

# تریا

کیا بالک سُو چھیڑ کہا تریا سُوہانسی
جب اُو کہا چور کو ساتھ گلا میں گیرے پھانسی
چھوئی موئی کامنی سب ہاں بِس کی بیل
بیری مارے داؤ سُو تریا مارے ہے ہنس کھیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کامنی | نازک عورت | بِس | زہر،زہریلا بل |
| بیری | دشمن | داؤ | ترکیب |

ترجمہ

جیسے بچے سے مذاق اچھا نہیں ہوتا اسی طرح عورت سے چھیڑ چھاڑ بھی بُری بات ہے چور کا ساتھ بھی انسان کو مروا دیتا ہے پرائی عورت چاہے کتنی بھی حسین ہو زہریلے پودے کی طرح ہے دشمن تو داؤ سے قتل کرتا ہے جبکہ اس قسم کی عورت ہنس کھیل کر آدمی کو ہلاک کر دیتی ہے۔

نِندا پتّرا نہ گنے بھوجن گنے نہ بُھوک
تریا ناطو نہ گنے جب یا کے لگے بریہہ کی بُھوک

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نِندا | نِند، اُونگھ | پتّرا | کیل کانٹے اور کنکر پتھر |
| بھوجن | غذا، خوراک | تریا | عورت |
| بریہہ | نسوانی خواہش | | |

ترجمہ

جس طرح نیند کانٹوں پر بھی آجاتی ہے اور بھوک میں ہر کھانا اچھا لگتا ہے اسی طرح نسوانی خواہش میں مبتلا عورت بھی رشتے کا لحاظ خیال نہیں کرتی۔

قُلفی، گوشت، آم رس اور تریا سُو نئے
اِن سُو گھنِ آوے نہیں چاہے مُنہہ میں سَو برلئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نئے | محبت، پیار | گھنِ | نفرت |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بر | باربار | مُنہہ | مُنہ |

ترجمہ

جس طرح اچھے کھانے سے انسان کبھی نہیں اکتاتا اسی طرح عورت کی محبت بھی ہے جس سے آدمی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

تریا، دھوری بیل کو گاہک ہے سب دیش
ہاتھی منگن مجمان کو کوئی آدر کرے نریش

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| منگن | منگتا، مانگنے والا، سائل | مجمان | مہمان |
| اَدر | عزت، قدر | نریش | حاکم مراد-قدر دان |

ترجمہ

عورت اور اصیل بیل کا ہر کوئی گاہک و طلبگار ہوتا ہے جبکہ فقیر، ہاتھی اور مہمان کی قدر دانی کرنا کوئی کوئی جانتا ہے ایسا کوئی قدر دان ہی کر سکتا ہے۔

ہو جائے پوت کپوت بھرے تریا کو پانی
ماں کو کرے بندھور بہو کو راکھے رانی
''ای ایک کہے تو چار کہہ'' ایسی دئے صلاح
نتھو ایسا پُتر کُو کیسے بخشے گو اللہ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کپوت | نالائق بیٹا | بندھور | کنیز، باندی، لونڈی |
| ای | ماں | صلاح | مشورہ |

ترجمہ

اگر بیٹا نالائق ہو جائے اور رن مرید بن جائے تو بیوی کو رانی اور ماں کو کنیز بنالیتا ہے یہ ایسا نالائق ہے جو ماں کی بے ادبی کے لئے اپنی بیوی کو اکساتا اور حوصلہ افزائی کرتا ہے اللہ ایسے نالائق بیٹے کو کیسے بخشے گا۔

جے جیواں تو پھر ملاں مراں تو نوئیں جانہہ
تُو پی میں تریا بنی ہم نے گہی بچن دے بانہہ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پی | خاوند، شوہر | تریا | بیوی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بچن | وعدہ وعید اور قول و قرار کرکے بازو پکڑنا، ہاتھ میں ہاتھ دینا | نوئیں | ایسے |

ترجمہ

اے میرے محبوب اگر زندہ رہے تو پھر ملیں گے ورنہ یہی سمجھنا کہ ہم نے آج ایک دوسرے کا بازو شوہر بیوی سمجھ کر پکڑا ہے اور یہی قول قرار کئے ہیں جیسے ہمارا آج سے میاں بیوی کا رشتہ ہے۔

تریا سُو کیا دوستی ترت پرے ہٹ جائے
کرے مردسُو دوستی کائی دِن تیری جلتی میں پڑ جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ترت | فوراً | کائی دِن | کسی دن |
| جلتی میں پڑ جائے | جلتی میں پڑنا، مصیبت میں آڑے آنا | | |

ترجمہ

اے شخص عورت سے دوستی مت کر عورت کی دوستی
کیا جب جی میں آئی تجھ سے دور ہو جائے گی کسی مرد سے
دوستی کر وقت آنے پر مصیبت میں تیری مدد کرے گا۔

آنکھن بِن میلو گیو کُل بن گئی لحاج
تریا بِن بھوجن گیو داڑن بن گیو سواد

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| لحاج | لحاظ | داڑن | داڑھ کی جمع |

ترجمہ

آنکھیں نہ ہوں تو دنیا کا میلہ ختم ہے اندھا کیا دیکھے گا اسی طرح خاندان کے بغیر عزت لحاظ نہیں عورت نہ ہو تو مزیدار کھانا نہیں اور اس کھانے کا مزہ بھی بغیر دانتوں کے کچھ نہیں۔

☆☆☆

# گوری

گوری آوئے گھومتی گل میں ہار ہمیل
ہم گو کڑبانیم سی اپنا پی کو ناگر بیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہمیل | چاندی کے روپوں کی مالا | ناگربیل | پان کی بیل یا پودا |

ترجمہ

خوبصورت عورت اپنی مستانی چال سے گلے میں چاندی کی مالا پہنے آرہی ہے لیکن یہ ہمارے لئے کڑوے نیم کی طرح ہے گو اپنے شوہر کو یہ پان کی مزیدار بیل ہے۔

گوری سووے سیج پے مُکھ پے ڈارے کیس
چل خسرو گھر آپنے شام بھئی چودیس

| لغات | الفاظ | معنی |
|---|---|---|

| | | |
|---|---|---|
| | شام بھئی<br>چودیس | ہر طرف<br>اندھیرا<br>ہی<br>اندھیرا<br>ہے |

ترجمہ

گوری اپنی سہاگ کی سیج پہ چہرے کو خوبصورت بالوں میں چھپائے سو رہی ہے اے خسرو تو بھی اپنے حقیقی گھر چل چاروں طرف شام ہے تیری زندگی کا دن ختم ہو گیا۔ (یہ دوہا امیر خسروؒ نے محبوب الٰہی کی وفات پر کہا تھا)

کاجل کو کانٹو لگو مہندی کی لگی پھانس
گوری کا نیناں لگا میرے کھٹکاں بارو مانس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کانٹو | کانٹا | بارومانس | سارا سال |
| کھٹکاں | خلش رہے | | |

ترجمہ

میرے محبوب کی مہندی اور کاجل میرے دل میں تیر کی طرح چبھ گیا اور اب جب اُس سے نین مل گئے ہیں تو مجھے ہر وقت انہی کی خلش محسوس ہوتی ہے۔

دال ہلد بن رانڈ کھانڈ بن کھیر اُلونی
گھی بن بنے نہ بھوگ چیز سب گھی بن سُونی
سُونو بن پنچن کو گاؤں شاہ بن نگری سونی
گھوڑو سُونو بنا لگام فوج بن ہتھنی سونی
مرد اُلونو نار بن گوری کو پی بن کسو سنگار
بالک سو نو ماں بنا جیسے بن مالی سو نوباغ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہلد | ہلدی | پنچن | مصنفوں کے |
| سُونو | ویراں | الونی | بےمزہ |

ترجمہ

دال کی ترکاری بغیر ہلدی اور کھیر بنا چینی بےمزہ ہے جیسے گھی کے بغیر کھانا بےمزہ ہوتا ہے یہ اسی طرح ہے جیسے

گاؤں منصف کے اور ملک بادشاہ کے بغیر ویران ہوتا ہے
گھوڑا بغیر لگام اور ہتھنی فوج کے بغیر کسی کام کی نہیں جیسے
ماں کے بغیر بچہ اور بغیر مالی کے باغ کا کوئی پرسان حال
نہیں ہوتا اسی طرح مرد عورت کے بغیر ادھورا ہے اور گوری
کا سنگھار اپنے پیا بن بے فائدہ ہوتا ہے۔

ماں بن کیسی ٹوکری گوری کو پی بن کسو سنگار
بھائین بن پی ہر کسو پیچھے چاؤ بستی بسے ہزار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بَھائیں | بھائی کی جمع | پی ہر | میکہ |

ترجمہ

ماں کے بغیر بیٹی کی میکے سے سوغاتیں کوئی نہیں ہوتیں اور
شوہر کے بغیر عورت کا سنگھار بے وجہ ہے اسی طرح بھائیوں
کے بغیر میکہ کوئی نہیں ہوتا چاہے پیچھے ہزاروں کی بستی بسی
ہوئی ہو۔

☆☆☆

# گھُونگھٹ

پٹ پولی گھُونگٹ بہو میان مُونٹھ تلوار
باہر سُو پیاری لگاں چاۓ بھنیتر بھروبُھنگار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پٹ | دروازہ | مونٹھ | نیام کا دستہ |
| بھنیتر | اندر | بھنگار | توڑی، بُھس |

ترجمہ

خوبصورت دروازہ پردے میں عورت اور نیام میں تلوار
خوبصورت لگتی ہیں چاہے اندر بُھس بھرا ہو۔

گز کو گھونگھٹ کاڑھتی دے اُنگلی کی آنٹ
ٹھمک چال ہنس بولنو میرو گیو پیا کے ساتھ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کاڑھتی | نکالتی | آنٹ | گانٹھ |
| ٹھمک چال | نازک جاں | بولنو | بولنا |

ترجمہ

میں گز بھر کا گھونگھٹ نکال کر آنچل انگلی میں لپیٹے ہنستی بولتی ناز کی سے چلتی تھی لیکن اب یہ ساری باتیں میرے پیا کے بن میں بھول گئی ہوں۔

پٹ گھونگٹ کی اَوٹ سو چٹ پٹ دونو نین
کچھ پی سُو کھٹ پَٹ ہوگئی نوں ای جھٹ پٹ کٹ گی ہی رین

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نین | آنکھ | کھٹپٹ | ناراضگی |
| جھٹ پٹ | جلدی،فوراً | رین | رات |

ترجمہ

گھونگٹ کی اوٹ سے ہمارے دونوں کے نین آپس میں ملاقات کرتے تھے لیکن میری اپنے پیا سے کچھ ناراضگی ہوگئی جس کی وجہ سے رات یونہی نکل گئی۔

☆☆☆

# سکھی

آری سکھی ہوں چلاں کہہ ری سکھی کہاں
کُوا باوڑی بہت ہاں پانی دیکھو ناں

ترجمہ

اے سہیلی وہاں چلیں جہاں کنویں اور باؤلیاں بہت ہیں مگر پانی نہیں۔(مراد آنکھوں میں شرم حیاء نہیں)

آری سکھی! ہوں چلاں کہہ ری سکھی کہاں
گھائل دیکھا بہت سا مرا دیکھاں ناں

ترجمہ

اے سہیلی وہاں چلیں جہاں زخمی تو بہت سے دکھائی دیتے ہیں مگر مقتول کوئی نہیں۔(مراد انسانی خواہشات اور توقعات کا خون)

آری سکھی ہوں چلاں کہہ ری سکھی کہاں
باغ بغیچہ بہت سا چھایاں دیکھی ناں

ترجمہ

اے سہیلی وہاں چلیں جہاں جنگل اور باغ تو بہت

ہیں مگر انکی چھاؤں نہیں۔ (مراد بے ادب اولاد جو والدین

کے لئے باعثِ سکون نہیں)

آری سکھی ہوں چلاں کہہ ری سکھی کہاں

بستی دیکھی بہت سی اے پر مانس دیکھاں ناں

ترجمہ

اے سکھی وہاں چلیں جہاں بہت بڑی بستی ہے

لیکن انسان نظر نہیں آتے۔ (مراد قبرستان)

کِت ہنسا کِت تالئے کہاں سکھیئں کو سنگ

نَجانوں کِت جائے گی دُھواں کیسے رَنگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| ہنسا | ہنس | تا لئے | تالا ب |

ترجمہ

اے شخص ہنس اور تالا ب کہاں گئے یار دوستوں کا ساتھ

کہاں ختم ہوگیا دھوئیں کی طرح تحلیل ہوگئے۔

کہاں سکھیَن کو کھیلنو کہاں سکھین کو ساتھ

اپنی اپنی ساس کے سبھی پڑو کی ہاتھ

لغات

| | | | |
|---|---|---|---|
| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
| سکھیَن | سکھیوں کا ساتھ | ساس | بمعنی آخرت |

ترجمہ

سکھیوں سہیلیوں میں کیا کھیلنا اوران کا ساتھ بھی کیسا عجیب

اور عارضی ہے جیسے یہ دنیا اخیر ساری سہیلیوں کو ساس کے

ہاتھ آنا ہے۔ (آخرت میں جواب دینا ہے)

☆☆☆

# ٹَوٹا

ٹوٹا بَیری تو برو توپے چلے نہ گھات
سُگھون کی اُگھڑن لگی تینے بھلی بگاڑی ذات

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| سُگھڑن کی اُگھڑن لگی | سلیقہ شعار اور اچھے آدمیوں کے سربستہ راز عیاں ہونے لگے |

ترجمہ

اے غریبی تو بہت بری چیز ہے تجھ پر کوئی جادو بھی نہیں چلتا
اچھے بھلے عقلمندوں کی عزت اور راز تو نے عیاں کر دیئے تو
بہت بری چیز ہے۔

دھنمت کے کانٹو لگو سبھی لگا واں ہات
نِردھن گِرو پہاڑ سُو کوئی نہ پوچھے بات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دھنمت | دولت مند | نِردھن | غریب، نادار |

ترجمہ

دولت مند شخص کو کانٹا لگا تو سارا عالم اس کی عیادت کو آ پہنچا
جبکہ غریب آدمی اگر پہاڑ سے بھی گر پڑے تو کوئی اس کا
حال نہیں پوچھتا۔

ٹوٹا میں عقل کی نہ چلے چاہو کوئی کسو ہی چاتر ہوئے
بچارو کتنی کہے شعور کی یا کی دَر سے ناہے کوئے

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| دَر سے | غریب کی بات پر کوئی توجہ نہیں دیتا، دَر سنا، سمجھنا، چھپنا |

ترجمہ

غربت میں عقل نہیں چلتی چاہے کوئی کتنا ہی عقلمند ہو غریب
بے چارہ جتنی مرضی عقل کی بات کہے اس کی بات پر کوئی
توجہ نہیں دیتا۔

دنیا میں ہے پیسہ کی بات، بات بے پیسہ پھیکی
لگاں روپیہ والا کی بات چپاتی جیسے گھی کی!
پَیسہ والو آدمی کدی نہ ہارے جنگ
جیت جائے بے پیسہ کو آدمی بچارو جُبھی کہاوے ننگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| جبھی | پھر بھی | ننگ | بے شرم |

ترجمہ

دنیا میں پیسے کا ذکر ہی اہم ہے بغیر پیسے کے بات پھیکی ہے مالدار آدمی کی بات ایسے لگتی ہے جیسے گھی کی چپاتی ہو پیسے والا آدمی کبھی نہیں ہارتا اور غریب بے چارہ اگر کبھی جیت جائے تو بھی بے شرم کہلاتا ہے۔

سبھی سہایک سَبل کے نِبلن کون سہائے
پَون جلاوے اَگن کو دیپک دیت بُجھائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سہایک | مددگار | سَبل | طاقتور |
| نِبلن | نِبل کی جمع، کمزور | پَون | ہوا |
| اَگن | آگ | دیپک | دیا، چراغ |

ترجمہ

دنیا کے تمام لوگ اور چیزیں طاقتور کی مددگار ہیں غریب کی

کوئی بات بھی نہیں پوچھتا ہوا بھی آگ کو مزید بھڑکاتی ہے
مگر کمزور دیئے کو بُجھا دیتی ہے۔

☆☆☆

# بَیری

ایک تو بَیرَی مَن ہے دَوجو ہے شیطان
تیجو بیری دھَن ہے جا کو گرب گُمان
چوتھی بیرن استری جو چھلتی پھرے اِمان
پانچویں بیرن بُھوک ہے جو اُو کھینچی لئے پران
چھٹی بیرن نیند ہے اُو بھی پہنچی آن
کرن دِئے نہ بندگی دھرن دِئے نہ دھیان
اتنا بیری جیوکا جانے کیسے چلے امان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بَیرَی | دشمن | مَن | دل نفس |
| دھن | دولت،سرمایہ | گرب | گمان،غرور و تکبر |
| استری | عورت،بیوی | اِمان | ایمان |
| پران | جان،روح | | |

ترجمہ

پہلا دشمن انسان کا اپنا من ہے جو اُسے اپنی خواہشات پر چلا کر بھٹکاتا ہے اس کام میں دوسرا دشمن شیطان بھی شامل ہو جاتا ہے تیسرا دشمن پیسہ اور دولت ہے جو انسان میں غرور پیدا کرتی ہے اور چوتھی دشمن عورت ہے جو ایمان کو غارت کرتی پھرتی ہے- پانچویں دشمن بھوک ہے جو زندگی کو ختم کئے دے رہی ہے اور چھٹی دشمن نیند ہے جو عبادت میں بھی مخل ہوتی ہے اور اللہ سے لو نہیں لگانے دیتی ان سب دشمنوں کے ہوتے ایمان کا بچنا محال ہے-

☆☆☆

# ہٹے

ہر سُو ہٹے گنوار بُدھ نہ پاوے گیلا
ہِدیا پاسے نائیں گُرو سو ہٹ جائے چیلا
اپنا نیچ کٹم سُو ہٹے بیچ میں پٹے اکیلا
گھوڑا رن سُو ہٹے ٹار دِن بھلَو طبیلا
تریا ہٹ جائے پیو سُو ہوئے جگت میں خوار
بیٹو ہٹ جائے باپ سُولوگو بھلین پاوے گوبار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہرسُو | بھگوان،خدا | ہٹے | ہٹنا،الگ ہونا،علیحدہ ہونا |
| بُدھ | عقل،فہم | گیلا | ساتھ،ہمراہ |
| ہِدیا | تعلیم،علم،گیان | گُرو | استاد |
| چیلا | شاگرد | نیچ | کمینہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کٹم | خاندان، کنبہ،قبیلہ | بھلین پاوے بار | بھلی نہ پاوے بار،اچھاوقت نہ دیکھے گا |
| ٹار | ٹٹو،گھوڑا | | |

ترجمہ

گنوار جاہل شخص خدا کونہیں پہچان سکتا جبکہ ایسا شخص عقلمند ساتھی نہیں پاسکتا جو شاگرد استاد سے دور ہو جائے وہ علم نہیں حاصل کرسکتا جوشخص اپنے قبیلے سے دور ہو جائے کوئی اسے مار سے بچانے والا بھی نہیں ملتا جو گھوڑا میدان جنگ سے بھاگ آئے ایسے ٹٹو سے طویلا خالی اچھا- جوعورت اپنے شوہر سے علیحدہ ہوتی ہے خوار ہو جاتی ہےاور جو بیٹا اپنے باپ سے دور ہو جائے زندگی میں بھلائی کی توقع نہ رکھے-

☆☆☆

# بھڑوَا

اول بھڑوو بنے بچولا بیاہ ٹھہراوے
دُوسر کے بھڑوو بنے مانگ کر ٹپّس لاوے
تیسر کے بھڑوو بنے مال پہلا پے سووے
چوتھا کے بھڑوو بنے دُکھ پَر گھر جا روووے
پانچواں کے بھڑوو بنے جھوٹ بولے پنچن میں
چھٹا کے بھڑوو بنے دوت گیرے آپس میں
ساتواں کے بھڑوو بنے سنگ دو رکھے لُگائی
ایک سو راکھے پیار ایک سُو کرے لڑائی
یا سُو مُنڈ کا ٹو بھی کہے حرامی کہہ کر بولے
لوگ ہنسائی ہوئے دیس میں کہتی ڈولے
رنڈی کی بھڑواس میں بھڑوو لئے ہات کے ہات
کہے مُوج خاں سب سُنو دنیا میں بھڑوا دیکھا سات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ٹپّس | خیرات | بچولا | بیچ کا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| دوت | چُغلی | مُنڈ کاٹو | مرادتیراسر قلم ہو |
| بھڑواس | معاوضہ | | |

ترجمہ

موج خاں نامی شاعر کہتا ہے کہ آدمی سات قسم کے کرتوت کرے تو بھڑوا کہلاتا ہے اور معاشرے میں ذلیل ہوتا ہے پہلا کام یہ کہ کسی رشتے کے بیچ میں بچولے کا کردار ادا کرے دوسرا خیرات کھانے والا ہٹا کٹا شخص تیسرا وہ جو کسی کے مال پر عیش کرے چوتھا وہ شخص جو دکھ پریشانی کا مقابلہ کرنے کے بجائے گھر میں گھس کر روتا پھرے پانچواں جو پنچایت میں جھوٹ بولے چھٹا جو دوستوں میں چغلی سے لڑائی کروا دے اور ساتواں وہ شخص جو دو بیویاں رکھے اور ان کے ساتھ ناانصافی کرے اور اس بنیاد پر اپنی معاشرے میں قدر ختم کروادے۔

☆☆☆

# کُتّا

اول کُتّو بنے جنم کتا کے لیوے
دُوسر کے کُتّو بنے پنچ میں گالی دے وے
تیسر کے کُتّو بنے ہانڈ تو گھر گھر ڈولے
چوتھا کے کُتّو بنے زبان سُو بنیکو بولے
پانچواں کے کُتّو بنے ساسرے بسے جَوائی
چھٹا کے کُتّو بنے باہَن کے رہ جائے بھائی
ایک کُتّو تو جنم گو ہاں یہ کُتّا کی جات
ساتوں کُتّو واگو جانیو جو بیٹی کے گھر رہ جائے باپ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پنچ | پنچ پنچائت | ہانڈ | بلاوجہ گھر گھر پھرنا |
| جَوائی | داماد | باہَن | بہن |

ترجمہ

اول تو کتا وہ ہے جو کتا ذات کا ہو یعنی کتے کے ہاں پیدا ہو
دوسرا وہ شخص کتا ہے جو پنچایت میں گالی دے تیسرا وہ شخص

کتا ہے جو گھر گھر آوارہ بلا مقاصد پھرے چوتھا بدتمیز شخص بھی کتے کی حیثیت والا ہوتا ہے پانچواں وہ شخص بھی کتا جو اپنے سسرال میں رہتا ہو بہن کے گھر رہنے والا شخص بھی اسی حیثیت کا مالک ہوتا ہے ساتواں وہ شخص جو اپنی بیٹی کے گھر جا کر رہے یہ تمام لوگ اُسی ذات کے ہیں جیسے جنم کا ذات کا کتا۔

# سگا

کر دیکھو گر وان سگی نہ بنے لُگائی!!
کہا سگو اساؤ کرے جھوٹی چترائی!
کیا ساڈو کو سگو داؤپے چوکے نائیں
کہا سگو موسیر کٹم کو ساجھو نائیں
جو اِن سُو غفلت کرے پاوے گھنی سزا
لوگو یاسنسار میں یہ چار و نائیں سگا

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سگا | حقیقی | گروان | غور |
| اساؤ | داماد | ساڈو | سانڈو |
| موسیر | خالہ زاد بھائی | | |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ میں نے بہت غور کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ بیوی، داماد، ہم زلف اور خالہ زاد بھائی کبھی سگے (حقیقی ہمدرد) نہیں بنتے بلکہ جب بھی موقع ملے چالاکی اور داؤ

سے نقصان پہنچاتے ہیں۔

☆☆☆

# سُکھ

پہلا سکھ نِرملی کایا دوجا سُکھ پاس ہومایا
تیجا سکھ پتر ادھ کاری چوتھا سکھ پَت بھرتا ناری
پانچواں سُکھ بھُجابل بیرا چھٹا سُکھ راج میں سیرا
ساتواں سکھ بھجے رگ بیرا

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نِرملی | نروگابدن،تندرست جسم | مایا | دولت،زروجواہر،روپیہ پیسا |
| پترادھ کاری | فرماں بردار بیٹا | پَت بھرتا | تابعدار بیوی |
| بھجابل بیرا | طاقتور بھائی | سیرا | سرکاری ملازمت،حکومت میں عمل دخل |
| بھجے | خدا کی عبادت کرنا | | |

ترجمہ

شاعر کے مطابق زندگی میں سات سکھ اہم ہیں پہلا تندرستی

دوسرا سکھ دھن دولت کی فراوانی تیسرا سکھ تابعدار بیٹا چوتھا
سکھ فرماں بردار بیوی پانچواں سکھ طاقتور بھائی چھٹا سکھ
حکومت میں حصہ (عمل دخل) اور ساتواں خدا کی عبادت
کی توفیق اور پہچان۔

☆☆☆

# لعل

لعل، لعل تو سب کراں لعل جگت میں دوئے
ایک سمندر اوپجے دُو جو کوئی بھلی کوکھ میں ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اوپجے | پیدا ہو | جگت | دنیا |

ترجمہ

ساری دنیا لعل لعل کرتی ہے لیکن حقیقی لعل دنیا میں
صرف دو ہیں پہلا سمندر کا موتی دوسرا شریف عورت کے
بطن سے پیدا بھلا انسان۔

☆☆☆

# رَس

اَن رَس، دَھن رس، پریم رَس، سب رَس راکھا تول
زبان برابر رَس نہیں جے کوئی جانے بول

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اَن رس | اناج کا ذائقہ | دَھن رس | دولت کا مزہ |
| پریم رس | عشق ومحبت کا لطف | زبان برابر رَس | زبان کا مٹھاس، میٹھی بولی |

ترجمہ

کھانے کا مزہ مٹھاس، دولت کی کشش، محبت کی مٹھاس سب آزمائے لیکن دنیا میں سب سے اہم اور شیریں زبان اور لہجے کی مٹھاس ہے اگر کوئی بولنا جانتا ہو تو۔

☆☆☆

# ڈر

ہَر ڈر، گُرڈر، جگت ڈر، اتنا ڈر تُو جان
جانے اتنا ڈر جانا نہیں ناحق اُو بنو پھرے انسان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہَر ڈر | خوف خدا | گُرڈر | استاد کا ڈر |
| جگت ڈر | دنیا کا ڈر | | |

ترجمہ

خدا خوفی، استاد کا ادب اور دنیا سے پردہ داری اپنی عزت سے ڈرنا اہم چیزیں ہیں جو ان باتوں میں نہ ڈرے وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں۔

☆☆☆

# مت رُوسے

پتا رُوس کیا کرے پُتر چومے نہ چاٹے
مات روس کیا کرے راولے روٹی بانٹے
دیس رُوس کیا کرے کہا کرسک ہاں بھائی
گاؤں رُوس کیا کرے کہا یاری اَسنائی
راجہ رو سے کیا کرے جا کے راج پاٹ بَھلا
سبَھی سنیئی روسیے ایک میرومت روسے اللہ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| راولے | شاہی محل | سنیئی | عزیزوا قارب |

ترجمہ

باپ ناراض ہو کر کیا کرسکتا ہے زیادہ سے زیادہ اولاد کو پیار نہ دے گا-اسی طرح ماں ناراض ہو کر روٹی نہ دے گی سارا ملک بھی اگر ناراض ہوتو کیا ہے اور گاؤں رشتہ دار بھی اگر ناراض ہوں تو کیا اگر بادشاہ بھی ناراض ہوتو کچھ نہیں کرسکتا صرف ایک خدا ناراض نہ ہو-

☆☆☆

# رموزِ حکمت

گیہوں بھوجن، گئو دھن اور کُلوَنتی نار
چوتھے پیٹھ ترنگ کی یہ ہاں سُرگ نشانی چار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گیہوں | گندم کا کھانا | گئو | گائے |
| کلونتی | نیک اور شریف خاندان کی عورت | ترنگ | گھوڑی |
| سُرگ | جنت | | |

ترجمہ

گندم کا کھانا روٹی، گائے کا پالتو مویشی، نیک شریف عورت اور گھوڑے کی سواری چاروں جنت کی نشانیاں ہیں۔

گوری بھوجن، گئوک دھن اور کھرکسا نار
چوتھے میلا کا پڑا یہ ہان نرگ نشانی چار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گوری | برٹی کی قسم کی ایک ناقص جنس | گوک | مرغیاں |
| کھرکسا | جھگڑالواورلڑاکا عورت | نرگ | دوزخ |

ترجمہ

ناقص جنس (برٹی) کا کھانا مرغیاں پالنا، جھگڑالوعورت اور میلے کپڑے چاروں دوزخ کی نشانیاں ہیں۔

پنڈت، وید، تپشری پنج گرو، منہار
اتنا تو بُڈھا بھلا جُوان ہویا تو خَوار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پنڈت | عالم | وید | حکیم |
| تپشری | عابدوزاہد | گُرو | استاد |
| منہار | چوڑیاں بیچنے والا | | |

ترجمہ

عالم وفاضل شخص، حکیم، عابدوزاہد، منصف، استاداور چوڑی

فروش ان تمام پیشہ والوں میں بوڑھے لوگ ہی بہتر ہوتے
ہیں جوان اشخاص ذلیل ہی ہوتے ہیں۔

نٹ، ناگر اور نائیکہ، چور ،سورما، گوار
اتنا تو تِن ہی بھلا بڈھا ہَویا تو خوار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نٹ | جسمانی کرتب دکھانے والی قوم | ناگر | بنجار، سانڈ |
| نائیکہ | رقاصہ | سورما | جوانمرد، بہادر، جنگجو |
| گوار | گوال، چرواہا | تِن | نوعمر جوان |

ترجمہ

نٹ، سانڈ، رقاصہ، چور، جنگجو اور چرواہا جوان ہی ہوں تو
کام کے ہوتے ہیں بڑھاپے میں ذلیل ہو جاتے ہیں۔

کیہر مُونچھ بھمنگ من سورا شرن پیان
یہ تینو دیتے نہیں جب تک تجان پران

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| کیہر | کِیئے ہَر، شیر | بھمنگ | سانپ کے مَہنہ کا من |
| سورا | بہادر کی پناہ میں آیا ہوا آدمی | تجاں | مرجانا |

ترجمہ

شیر کی مونچھ کا بال، سانپ کے منہ کا منکا اور بہادر کی پناہ میں آیا ہوا آدمی یہ تینوں ان چیزوں کو جب تک زندہ ہیں نہیں دیتے۔

کیہر کیس، بھمنگ من، شرنائی سوراں
چتر نار اور کرپ دھن، مرے ملاں ھوراں

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| شرنائی سوراں | بہادر کی شرن یعنی پناہ میں آیا ہوا انسان | چتر نار | شریف عورت کی عصمت |
| کرپ دھن | بخیل کا مال | | |

ترجمہ

شیر کے بال، سانپ کا منکہ، بہادر کی پناہ میں آیا آدمی،
خوبصورت عورت اور کنجوس کا مال موت کے بعد ہی کسی دیگر
شخص کو ملتا ہے۔

مَن، موتی اور دودھ کے تِن کے یہی سبھاؤ
ٹوٹے پھوٹے نہ ملاں چاہے کتنا ہی کرو اُپاؤ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تِن | تینوں | اُپاؤ | تدبیر،علاج |

ترجمہ

من،موتی اور دودھ تینوں کی تاثیر ایک ہے اگر خرابی ہو
جائے تو چاہے کتنے ہی جتن کر لئے جائیں یہ اپنی اصل
حالت میں نہیں آتے۔

ٹوٹے پھوٹے سَو ہی مِلاں، کُل کندن جن کی ریت
کنچن ٹوٹے نہ ملے یہی نیچ کی ریت

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| کندن | جوسونے کی نسل سے متعلق ہو | ریت | رسم ورواج |
| کنچن | کانچ،شیشہ | نیچ | کمینہ |

ترجمہ

اصل آدمی شریف خاندان،سونے کی مانند ہے جوٹوٹ کر دوبارہ مل جاتا ہے لیکن نیچ شیشے کی طرح ہے جو دوبارہ نہیں جڑ تا ملتا۔

پانی میں پانی رَلے رَلے کیچ میں کیچ
کُل ونتو کُل میں رَلے نائیں رَلے ہے نیچ

لغات

| | | | |
|---|---|---|---|
| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
| رَلے | ملنا | کُل | شریف خاندان |

ترجمہ

پانی میں پانی اور کیچڑ میں کیچڑ میں مل جاتا ہے شریف خاندانی شخص اپنے خاندان میں مل جاتا ہے لیکن نیچ شخص اپنے خاندان سے دور بھاگتا ہے۔

آم پھلے نیچو نمے ارنڈ سُرگ کو جائے
کُل ونتو کل گونمے نیچ نمن کو نائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نمے | جھکے | سُرگ | بلندی کو جانا، اوپر جانا |

ترجمہ

آم میں جب پھل آتا ہے تو وہ مزید جھک جاتا ہے جبکہ ارنڈ بالکل سیدھا جاتا ہے مطلب خاندانی آدمی عہدہ ملنے پر عاجز ہو جاتا ہے جبکہ کمینہ آدمی اکڑ میں رہتا ہے۔

آسن مارے کیا ہُوا جو مری نہ من کی آس
جُوں تیلی کے بیل گو گھر میں ہی کوس پچاس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| آسن | ہندو فقیروں کا پوجا پاٹ کی نیت سے بیٹھنا | جُوں | جیسے، مانند، مثل |

ترجمہ

درویشوں کی طرح بیٹھنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اصل کام
نفس کو مارنا ہے اس کے بغیر یہ مشقت ایسے ہی ہے جیسے تیلی
کا بیل کولہو میں میلو چل کر بھی وہیں رہتا ہے۔

جائے بڈھائی چاہئے رِیت آم کی لئے
اُو واکو ٹولو گہے اُو واکو پھل دِئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بڈھائی | بڑائی | ریت | رسم |
| ٹولو | پتھر | گہے | پھینکے |

ترجمہ

اگر کوئی شخص بڑائی چاہتا ہے تو آم کی مثال کو سامنے رکھے
آم کو اگر کوئی شخص پتھر مارتا ہے تو آم کا درخت بدلے میں
اُسے پھل دیتا ہے۔

کہا بڈو وا آم کو جو ٹولا سُو پھل دِئے
جائے بڈھائی چاہیئے ریت اُو آدھینی کی لئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| آدھینی | عاجزی، عجز وانکساری | بڈو | بڑا |

ترجمہ

شاعر کہتا ہے کہ آم کیسے بڑا ہوسکتا ہے جب وہ پتھر کے بعد پھل دیتا ہے بڑا بننے کے لئے عاجز ہونا پڑتا ہے۔

چِتا بھلی، چِنتا بُری، چِنتا چِت کو کھائے
چِنتا میں سلگو کرے چِتا میں تُرت بھسم ہو جائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| چِتا | جس میں ہندو لوگ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں | چِنتا بُری | فکر، اندیشہ، بُرا |
| تُرت | جلدی، فوراً | بھسم | جلنا، خاکستر ہونا |

ترجمہ

پریشانی کی سوچ سے چِتا اچھی ہے کیونکہ پریشانی عقل کو کھا جاتی ہے پریشانی میں انسان ہلکا ہلکا جلتا رہتا ہے

جبکہ چتا میں فوراً بھسم ہو جاتا ہے۔

نین ملائے کیا ہوئے مِن ملے نہ میلو ہوئے
جِن کا جگر ملا نہ سروپا وے نر رہا دَوئے کے دَوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| نین | آنکھ | جگر | دل |
| نر | آدمی شخص، مرد | | |

ترجمہ

آنکھیں ملنے سے کیا فائدہ جب دل ہی نہ ملے ہوں اے سروپا (شاعر) جن کے دل نہ ملے وہ دو کے دو ہی رہیں گے جتنے بھی قریب ہوں۔

ایک املی کے پات پہ دو نَر بیٹھا جاں!!
جِن کا تن پھاٹا من نہ ملاں وے نر پلنگن ناسماں

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پلنگن | جمع، پلنگ، کھاٹ | نر | مراد جانور |

ترجمہ

ایک املی کے پیڑ پر جوڑا بیٹھا ہوا تھا لیکن جن کے دل نہ
ملیں وہ پلنگوں پر بھی پورے نہیں آتے۔

اتنے جیو سریر میں، اتنے ہوس کر لئے
بچھے کون جُون میں جا پڑا تو کُو ملے نہ منکھا دِئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| جیو | بدن میں جان | ہوس | ہوس، لالچ |
| جُون | بعد الموت، روح کا دوبارہ کسی اور جسم میں جنم لینا | منکھا | انسانی جسم |

ترجمہ

جب تک تیرے جسم میں جان ہے ہوس لالچ کر لے پتہ نہیں اگلی دنیا میں تیرا کیا حشر ہو۔

سرور، تَروَر، سَنت جن چوتھے برسے میئے
پرمارت کے مَارے چاروں دھاریں دیئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سرور | تالاب،ندی | تَروَر | درخت |
| سَنت | درویش،سادھو لوگ | پرمارت | دوسروں کی بھلائی کے لئے |
| دھاریں | نئی شکل اختیار کرنا | | |

ترجمہ

تالاب،درخت،سادھولوگ اور بارش یہ چاروں دوسروں کی بھلائی کے لئے روپ بدل کر رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

# کلام شعرائے میوات

ترتیب وتالیف

محمد یٰسین خاں باگھوڑوی

# فہرست

☆ کالے پہاڑ کے شاعر 157

☆ عرض حال 160

☆ ''میوسبھا'' 162

۱۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دلؔ خاں 165

موضع جھاروڑہ۔ تحصیل نوح ضلع گوڑگانواں

۲۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھیکؔ جیؒ 169

موضع بڈیڈ تحصیل فیروز پور جھرکہ ضلع گوڑگانواں

۳۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عیوضؔ 175

موضع مولتھان تحصیل فیروز پور جھرکہ ضلع گوڑگانواں

۴۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہتاؔ 182

موضع ملہکا تحصیل فیروز پور جھرکہ ضلع گوڑگانواں

۵۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔احمدؔ 188

۶۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کھکےؔ 190

موضع کیہرا کا متصل کوٹ تحصیل نوح ضلع گوڑگانواں

۷۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سجّو 194

۸۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دان شاہ 197

موضع پتھرائی تحصیل پہاڑی ریاست بھرت پور

۹۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نتھو 199

موضع چامردہ تحصیل کشن گڑھ ریاست الور

۱۰۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔راجو 201

موضع جاڈولی تحصیل رام گڑھ ریاست الور

۱۱۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر خاں 209

موضع سوکھ پوری ضلع گوڑ گانواں

۱۲۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ممّن رنگریز 211

موضع لاڈمکا تحصیل پہاڑی ریاست بھرت پور

۱۳۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چندر بھان 212

موضع آکیڑہ تحصیل نوح ضلع گوڑ گانواں

۱۴۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امیرا 213

۱۵۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گلزاری 215

موضع گھاسیڑہ تحصیل نوح ضلع گوڑ گانواں

224

**۱۶**----------ویاسؔ جی یا غیاثؔ جی

(کوک کے دوہے)

☆☆☆

# کالے پہاڑ کے شاعر

میوات کی وجہ شہرت میوقوم اور کالا پہاڑ ہے۔لیکن جب ہم میوقوم کے ایک عام آدمی اور پھر وہاں جنم لینے والے میواتی شعراء کی طرف توجہ کرتے ہیں تو یہ سوچ کر ایک خوشگوار حیرت ہوتی ہے کہ شاعر اور ایک عام آدمی میں کتنا گہرا تعلق ہے۔شاعروں نے جو کچھ کہا ہے وہ وہاں کے لوگوں کو اس طرح یاد تھا کہ کوئی میراثی ان شعراء کا کلام پڑھتے ہوئے اگر کوئی غلطی کرے تو لوگ فوراً اسے ٹوک کر اس کی تصحیح کر دیا کرتے تھے۔دوسری طرف جب ہم میواتی شعراء کے کلام پر نظر دوڑاتے ہیں تو ان شعراء کا کلام ہمیں ان وادیوں کی سیر کراتا ہے جسے ہم جہانِ حیرت کہہ سکتے ہیں۔ان شعراء کے یہاں اتنے اعلیٰ پائے کے مضامین ملتے ہیں کہ آج بھی شعراء ان کا تتبع کرتے نظر آتے ہیں۔میواتی شعراء کا مطالعہ اگر چہ محدود تھا لیکن ان کی سوچ کا پنچھی لامحدود کی طرف پرواز کرتا نظر آتا ہے۔حالات وواقعات سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہ عام طور پر کسی درس گاہ کے فیض یافتہ بھی نہیں تھے۔تخیل کی بلند پروازی ان کے لئے قدرت کا ایک انمول تحفہ تھی۔

میواتی زبان کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ زیادہ تر میوتاریخ اشعار کی صورت میں محفوظ ہے۔آج تک یہ اشعار بہت ذوق وشوق سے پڑھے بھی جاتے ہیں اور

سنے بھی۔ لیکن فی زمانہ ایسے لوگ نایاب ہوتے جا رہے ہیں جنہوں نے یہ اشعار اپنے سینوں میں محفوظ کر رکھے ہیں اور یہی بات اس کتاب کی اشاعت کا باعث بھی بنی ہے کہ جس میواتی شاعر کا جتنا بھی کلام میسر ہے اسے آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کرلیا جائے۔

جناب یٰسین خاں باگھوڑوی نے اس قیمتی اثاثہ کو محفوظ کرنے کے لئے تقریباً 45 برس پہلے اپنی سی جو کوشش کی تھی وہ میو قوم پر بہت بڑا احسان ہے۔ میں ان کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں۔

میں یہ اکثر کہا کرتا ہوں کہ میوؤں کی قائم ہونے والی ہر تنظیم نے اپنے طور پر بہت کام کیا ہے، اس کی داد نہ دینا زیادتی ہوگی۔ ان سب کی یہی کوشش رہی ہے کہ کسی بھی طور میو قوم کی بھلائی کا کام کیا جائے، لیکن ''میواتی دنیا'' نے جو کام شروع کر رکھا ہے وہ بہت منفرد ہے۔ میواتی زبان و ادب کو آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کرنا، اس کے بارے میں اپنوں کے علاوہ غیروں کو بھی آگاہی دینا، میرے نزدیک ایک بہت ہی الگ قسم کا کام ہے۔ اس سے پہلے غالباً اس طرح کا کام کبھی نہیں ہوا۔ ''میواتی دنیا'' کا کام آپ کو تو پسند ہے ہی، کمال یہ ہے کہ غیر میو بھی اسے قابلِ قدر مانتے ہیں۔ ''میواتی دنیا'' کے زیر اہتمام ہونے والے مختلف سیمینارز اور پاکستان کے بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہونے والے اپنے کالموں کے ذریعے وہ اس بات کا بڑے کھلے دل

کے ساتھ اعتراف کرتے نظر آتے ہیں۔

یٰسین خاں باگھوڑوی نے اپنا جو قیمتی اثاثہ چھوڑا ہے اس کا ہم سب تک پہنچنے کا ایک بڑا ذریعہ عظیم اللہ خاں باگھوڑوی ہے۔ ماشاءاللہ خود بھی اچھے شاعر اور تاریخ دان ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر کسی دوسرے کے پاس بھی ایسا کوئی خزانہ ہو اور وہ اس کا منہ بھی کھول دے۔

یٰسین خاں باگھوڑوی نے 16 شعراء کا کلام ترتیب دیا تھا۔ یقیناً ان کے علاوہ بھی بے شمار شعراء کا کلام ہوگا جو ہم تک نہیں پہنچ پایا۔ کاش میواتی شعراء کا اتنا کلام جمع ہو جائے کہ اس کو ایک انتخاب کی شکل میں شائع کروایا جا سکے اور دنیا کو بتایا جائے کہ میوات کی سرزمین اس معاملے میں کتنی زرخیز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں مرحوم یٰسین خاں صاحب کی اس بات کی بھی تائید کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ایک ایسا ادبی بورڈ ہو جو تحقیق کرے کہ کس نے کیا کہا ہے اور کتنا کہا ہے اور اس سے بھی زیادہ اس بات پر زور ہو کہ جو زبانی کلام ہم تک پہنچا ہے، اس میں جو اضافی الفاظ شامل ہو گئے ہیں ان کی چھانٹی کی جائے۔ یہ ہمارا قومی فریضہ ہے کہ ہم اپنے اس قیمتی خزانے کو محفوظ کر کے اسے امر بنانے کی کوشش کریں۔

ریاض رومانی میو

☆☆☆

# عرض حال

میواتی زبان کے شعراء کی فہرست بہت طویل ہے۔ اگر اُن کے کلام کو اکٹھا کرکے شائع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ احباب کا اسرار تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اسے فراہم کرکے ایک ہی جلد میں تزئین اشاعت کیا جائے۔ خود میرا بھی یہی خیال تھا لیکن قارئین کرام کے آئے دن کے نت نئے تقاضوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا لیجئے پہلی قسط حاضر ہے۔ دوسری کا انتظار فرمایئے۔

کتاب ہذا کی طباعت میں چند ماہ کی تاخیر ہوگئی۔ اُس کی پہلی وجہ تو میری طویل علالت ہے دوسری وجہ پہلی طباع شدہ کتب کی مایوس کن فروختگی ہے۔ قوم کی طرف سے خرید کتب میں بے اعتنائی نہ صرف قابل تاسف ہی ہے بلکہ غیر متوقع بھی لاکھوں افراد پر مشتمل قوم میں صرف چند ایسے محبّ قوم ہیں جنہوں

نے نہ صرف شائع شدہ کتب کی فروختگی اپنے ذمہ لی بلکہ مالی امداد کی پیشکش بھی کی ہے۔اس میں سرفہرست چوہدری فضل حسین (ساگر پور) مینیجر نیشنل بنک نارووال ضلع سیالکوٹ اور چوہدری صلاح الدین صاحب (بیسرو) اوورسیئر قصور ڈویژن ضلع لاہور ہیں۔

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

پیش نظر کتاب میں صرف ایسے میواتی شاعروں کا کلام جمع کیا ہے جنہوں نے اخلاقی، مذہبی، اور اصلاحی دوہے کہے ہیں۔ان کے علاوہ ایسے شاعروں کی کمی نہیں جنہوں نے مذکورہ بالا قبیل کے دوہے کہے ہیں لیکن وہ نایاب ہیں البتہ انہوں نے طویل داستانیں اور حکائتیں (باتیں) میواتی زبان میں نظم کی ہیں جنہیں علیحدہ چھپوایا جارہا ہے اس لئے ان کے منتخب کلام کو شاملِ اشاعت نہیں

کیا گیا۔

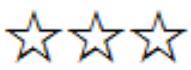

# ''میو سبھا''

میو سبھا حصہ اول کی اشاعت پر بڑی لے دے ہوئی ہے اور بے بنیاد اعتراضات کے طور مار باندھ دیئے گئے ہیں۔ بقول چوہدری حشمت خاں دلاوری شیخوپورہ کے ایک میو نے میرے خلاف ''سول سوٹ'' کرنے کی دھمکی بھی دی ہے۔ دراصل یہ وہ لوگ ہیں جن کی یا تو اپنی تعلیم نامکمل ہے اور یا وہ فارسی اردو اور دیگر السنہ کے شعراء کے کلام سے ناواقف اور نابلد ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میو سبھا میں درج شدہ حکایات مبنی بر حقائق نہیں ہیں بلکہ شاعر کی اپنی ذہنی اپج تخلیق اور اختراع ہے جس کا مقصد صرف دلچسپ اور مذاحیہ انداز میں سامعین کو یہ تصور دینے کے سوا اور کچھ نہیں کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ اس کا انجام یہ ہوگا اور پھر معاشرہ کے اخلاق پر اس کا یہ اثر پڑے گا۔

کچھ صحتِ کلام کے بارے میں

قارئین کرام معترض ہیں کہ شائع شدہ دوہوں میں اغلاط واسقام کی بھر مار ہے اور خود مجھے بھی اس کا احساس ہے لیکن بدقسمتی سے میواتی شعراء کا کلام نہ کہیں لکھا ہوا ملتا ہے اور نہ ہی کسی نے شاعر کی زبانی تحریر کرنے کی تکلیف گوارہ کی ہے۔ اس لئے باامر مجبوری سینہ گزٹ پر اکتفا کرنا پڑتا ہے اور ایسے بیشتر شواہد موجد ہیں کہ ایک ہی دوہے کو مختلف الفاظ میں مختلف شاعروں سے منسوب کیا

ہوا ہے۔ بنا بریں ایسے کلام کا اغلاط واسقام سے مبرہ منزہ ہونا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ اس کی تصحیح وتنقیح کسی فردِ واحد کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لئے میواتی کلام کے معمر ماہرین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جانا چاہیے تا کہ وہ اپنی ذاتی واقفیت اور تجربہ کی بنا پر کافی غور وخوض اور بحث وتمحیص کے بعد ایک متفقہ اور صحیح نتیجے پر پہنچ کر تطہیر کلام میں قابل قدر خدمات انجام دے سکے اور یہ کام جتنی جلد ممکن ہو کرنا چاہیے۔

کتاب ہذا کا مسودہ مجلسِ ادارت کے ارکان کی منظوری کے بعد اشاعت کے لئے دیا گیا ہے۔

میواتی کلام کا ایک جا ملنا محال ہے۔ خواہ کوئی ایک شاعر ہو یا متعدد شعراء اُن کا کلام شکستہ تسبیح کے دانوں کی طرح بکھرا پڑا ہے اور ان قیمتی موتیوں کو ایک لڑی میں منسلک نہ کیا گیا تو قوم متاعِ بیش بہا سے محروم ہو جائے گی مگر ان کا اکٹھا کرنا بھی کارے دارد۔ وہ ایک دو نہیں بلکہ قوم کا ہر فرد اپنی بساط اور اہلیت کے مطابق کام کرے تب کہیں کچھ بن پڑے گا اور یہ کام بعجلت تمام اور بسرعت

کمال کرنا چاہیے تا کہ انہیں اتلاف سے بچا کر حیاتِ نو عطا کی جا سکے۔ اس کام کو باہمی اشتراک اور معاونت سے انجام دیا جا سکتا ہے مثلاً جسے کچھ یاد ہے وہ لکھائے۔ جو لکھنا جانتا ہے وہ لکھے جو ترتیب و تالیف کی اہلیت رکھتا ہے وہ کتاب چھپوائے۔ جو متمول ہے وہ مالی امداد کرے اور اگر کچھ نہیں تو لکھ کر ہی بھیج دیں۔

صحت کتابت

پہلی دو طباع شدہ کتب میں میری تمام تر کوشش اور کاوش کے باوجود کتابت کی اکثر غلطیاں رہ گئی تھیں۔ جن کی قلم سے تصحیح کرنا پڑی اور اس طرح کافی وقت ضائع ہو گیا پیش نظر کتاب کی کتابت کی نگرانی اور ذمہ داری چوہدری فہیم خاں میواتی (رائیاں) چوہدری حرمت خاں بی اے (لیل متصل کماہاں) اور چوہدری مہتاب خاں (کوٹ ڈھلماں والا مشمولہ ہلڑ کی) نے رضا کارانہ طور پر قبول کی ہے اس لئے امید واثق ہے کہ قارئین کرام کو اس دفعہ یہ اعتراض کرنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔ کتاب ہذا کے مسودہ کی تیاری میں ماسٹر

سردار خاں باگھوڑوی نے جس خصوصی لگن اور انہماک سے کام کیا ہے۔

اکیڈمی اس کارگزاری کیلئے صاحب موصوف کی ممنون ہے۔

احقر

محمد یٰسین خاں باگھوڑوی

☆☆☆

۱

# دلّ خاں

## تعریف

رب سرستی دِئے رب ہی گیان بتاوے
رب ہی دے وے مار رب ہی پھیر چلاوے
دوہا: مسلمان کو چاہیے پڑھنو کلمہ اور قرآن
جو آئی بات حدیث میں لوگو! یا پے کرو اِمان
یا پے کرو اِمان سنو تم پنجو بھائی
بِنا پُرکھ کی نار کھڑی سر اوپر چھائی
یُو ہرگز ٹل سے نائیں زندگی جب تک آئی
دوہا: پوری کرکے زندگی لے جائے دھنی سمیٹ
خبر پڑے گی جا دنا جا دِن تو رہا گو قبر میں لیٹ
رہا گو قبر میں لیٹ خبر توئے پڑ جائے ساری
دیکھے گھور اندھیر نیر نینن سُو جاری
نہ ہُوں بھائی بند نائیں ہُوں ماتا پیاری
کٹم قبیلو نائیں نائیں ہُوں گھر کی ناری

آواں مُنکر اور نکیر ہات میں سُتا کٹاری

دوہا: یا دنیا کا حال کی جب تو سُو اللہ پوچھے بات
نیکی اور ثواب کی بندہ ہُوں جواب کرے خیرات

جُواب کرے خیرات جچے ہردا میں میرے
فرما رہی حدیث لڑے اُو بدلے تیرے

دوہا: بدلے تو تیرے لڑے اُو بیٹھ دِئے گی جھار
دل خاں گھاٹی قبر کی میرو خدا اتارے پار

خدا اتارے پار قبر میں ایسا کھلکا
حکمت کی نہ چلے زور نہ چلتا بل کا

اُو حاکم شہزور وائے مت سمجھو ہلکا

دوہا: اُو حاکم شہزور ہے ہے اُو سب کے اوپر لاٹھ
ظلمی کو دوزخ بنی جیسے ہے دنیا میں کاٹھ

ہے دنیا میں کاٹھ ٹھوک توئے وا میں دیگا
او پیدا گر کرتار بھید تیرا سارا لے گا

دوہا: اُو پیدا گر کرتا رہے واکو ہے سب کی لاج لحاج

بالکل قطعی حرام ہے لینو مسلمان کو بیاج
لینو مسلمان کو بیاج لکھی کاغذ میں ایسے

لیں ایک کو ڈیڈ بناں وے دھن کے بھینسے
اُن سُو آپ خدا ناراض ملے اُن کو جنت کیسے
دوہا: اُن کو جنت تو کیسے ملے اُن کو بنے گو حشر میں سُور
شِرک کُفر اور بیاج سُو بندہ تو بچتو رہیو دور
بچتو رہیو دُور کرو اللہ ہی اللہ
تیرا یہ نیکی کا کام کوئی نہ پکڑے پلّا
دوہا: پلّو اُن کو تو پکڑے نہیں جن کا درس اِمان
جگ میں تھوڑی زندگی بندہ مت کر گرب، گمان
مت کر گرب گُمان امر نہ آئی کایا
بندہ دل کو سود سنگ نہ چل سے مایا
دوہا: ای مایا نہ سنگ چلے یا میں ناہے جھوٹ
وے نوکر سرکار کا ایک دن کرنگا قلعہ کی لُوٹ
کراں قلعہ کی لوٹ کرنگا مندر خالی
سرکے اوپر موت کھڑی نر اوپر ناری
دوہا: ہارو بندو رو پڑے یا کی کچھ نہ پار بسائے
ای کایا تُو سُونی پڑی جانے ای جان کہاں کر جائے
جان کہاں کر جائے جان کا کام کرارا

نس نس کر دِئے بند جڑے اُو دھڑ کے تالا

دوہا: کے کوئی رو وے آپنو کے کوئی روووے بیر
سائیں کی درگاہ کو بانو تُو بھر کر چلا گو فقیر

بانو بھر کے چلا فقیر شخص توئے چار اٹھاؤاں
کلمو پڑھ کر بسم اللہ مجل سر لے پہنچاواں

دوہا: لے مجل سر جا کر گھر میں دیں اتار
ہیں تک آنکھن دیکھ لی آگے اُو جانت ہے کرتار

دوہا: چارن کے کندھے چلا سب سُو توڑا پیت
جنگل میں باسُو کرا بندہ یہی جگت کی ریت

یہی جگت کی ریت ہوئے نہ گھر کی نانگا
سبھی ہی کلمو پڑھاں دُعا سب تیری مانگا

دوہا: سنو قبر کا حال گو نہ کوئی پتو نشان
جاون گدڑ گدڑ ماٹی گرے دل خاں دیکھے خلق جہاں

راکھو روزہ، پڑھو نواج بہت سا شکر مناؤ

دوہا: شکر مناؤ بہت سُو راکھو پیدا گر سُو دھیان
دل خاں رب گو یاد کر مولا کر دئے مشکل کی آسان

☆☆☆

۴

# بھیکؔ جیؒ

بھیک جی مرحوم کے ۶۰ دوہے ایک علیحدہ کتاب میں مع ترجمہ وتشریح شائع کئے جا چکے ہیں۔ اُن کے بعد کچھ اور دوہے ہدیہ قارئین ہیں۔

بھیک جی کے سامنے ایک مراثی آیا اور اُن کی تعریف کے گیت گائے۔ بھیک جی نے اس پر ناپسندگی کا اظہار کیا۔

کڑبا جیسے نیم سا میٹھا جیسا ایکھ
ہم کدکے داتا رہا ہم نے نام رکھایو بھیک

اس دوہے کو اس طرح بھی لکھا گیا ہے۔

کڑبا جیسے نیم سا میٹھا جیسا ایکھ
ہم فقر اللہ کا ہم نے نام دھرایو بھیک

بعدازاں خود ہی فرماتے ہیں۔

اِیکھن ہی میں ہوت ہے گُڑ میوہ مسٹان
ست گُر مل گو بھیک جی ہوگی مشکل کی آسان
گُر مرشد کس سُو کہاں کس کُو بولاں پیر
نرنکار کس سُو کہا بھیک جی کس کو نام فقیر

گُر مرشد ہر سُو کہاں ہر سُو بولاں پیر
نرنکار ہر سُو کہاں بھیک جی ہر کا ہی نام فقیر
حد کا تو تالا جڑا بے حد جڑی جھنجیر
جانے حد بے حد دونو تجی بھیک جی اُن کو نام فقیر

نوٹ: اس دوہے کی تشریح ''بھیک جی کا منتخب کلام'' میں دیکھئے۔

پھر خود ہی فرماتے ہیں۔

کیسی تو اُوحد بنی کیسی ہے بے حد
ہم کو سچ بتائے دے بھیک جی متن مچاوا گد

بھیک جی اپنے لختِ جگر کی وفات حسرت آیات سے متاثر ہوکر فرماتے ہیں۔

جسم زخم بھرجات ہے چانٹ رفو ہوجائے
پُتر گھاؤ بھر سے نہیں بھیک جی چاہے کوئی لکھ لکھ دوا لگائے

ہر ایک کو موت کا مزہ چکھنا ہے، کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اپنے دل کو سمجھاتے ہیں۔

آیو ہے سُو جائے گو باقی رہو نہ کوئے
جتنا جنگل روکھ ہاں بھیک جی ایندھن سب کو ہوئے

تمام زندگی یونہی گنواں دی اور موت کے فرشتے نے آدبوچا تو کفِ افسوس ملتے ہوئے کہتے ہیں۔

ڈولت پھرت دِن گیئو رجنی گئی بہائے
خبر پڑی نہ بھیک جی جُنب نے دیا نگارا آئے

میت کی تدفین کے متعلق بھیک جی کے تاثرات

گدڑ، گدڑ ماٹی گِرے اٹھ گی گرد مسان
ہیں تک آنکھن دیکھ لی بھیک جی آگے مُلک اجان

دنیا کی ہر چیز کی وقعت حُبابِ آب سے زیادہ نہیں۔

دھولا مندر دھک دھکا اینٹ لگی چو پھیر
بنتے بنتے جُگ بھیا ڈہتے لگی نہ دِیر

بڑھاپا بھی ایک لعنت ہے۔

پَل میں پربت چیہڑتا جب ہا کالا کیس
پَولی پربت ہوگئی بھیک جی انگنا بھیو بدیس

روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے جسم ایک مٹی کے ڈھیر کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

گھوڑو کُھوٹو ٹھان سُو کِس پہ کروں پکار
دس دروازہ رک گیا بھیک جی جب یا کونکل گیو اسوار

وقت نزع آن پہنچا ہے۔

تالو کے تالا لگا نس گئے پہرے دار
زباں اٹھے نہ کیہن کو بھیک جی پورا ہویا قرار

جسم سرائے اور روح مسافر کی مانند ہے۔

کایا نقل سرائے ہے لگا بہتر جوڑ
سرائے پڑی رہ جائیگی جب یا کو جائے گو مسافر چھوڑ

جسم بندوق کی مانند بہت سے پیچوں (اعضا) سے مل کر بنا ہے اور روح گولی کا سا درجہ رکھتی ہے۔

کایا نقل بندوق ہے پیچن سُو جوڑی
یا کی نال پڑی رہ جائے گی جب یا کی نکل جائے گی گولی

ترجمہ: جسم بندوق کی مانند ہے جو مختلف پیچوں سے مل کر بنتی ہے جس طرح گولی نکل جانے کے بعد بندوق کسی کام کی نہیں رہتی بالکل اسی طرح روح کے بعد جسم محض مٹی کا ڈھیر ہے۔

چار ملا ، چونسٹھ کھلا بیس رہا کر جوڑ
ایک سو باسٹھ ہو کیا بھیک جی اب کیا چاہا اور

چار ملا نظر چار ہونا، چونسٹھ، دو آدمیوں کے دانت بیس دو آدمیوں کے ہاتھوں کی انگلیاں۔ اس دوہے کو اس طرح بھی لکھا گیا ہے۔

چار ملا، چونسٹھ کھلا بیس رہا کر جوڑ

نو۔ر۔ بہتر راضی ہوگیا بھیک جی اب کیا چاہا اور

کہتے ہیں کہ انسان کا جسم نوسوراخوں اور بہتر اعضاء سے مرکب ہے۔

پارس، بھرنگ، ہُمائے گر، گُر ملیا گُر جان

نج گُر دیپک بھیک جی ہیں کچھ تنت پچھان

بھیک جی گرو یعنی اُستاد کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ کہ گُرو پارس ہوتا ہے۔ جوتا نبے کو سونا بنا دیتا ہے۔ گُرو اُس کیڑے کے مانند ہے جو گوبر کو کھاد میں تبدیل کر دیتا ہے۔ گورو ہُما پرندے کی طرح ہے جس کا سایہ بادشاہ بنانے کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ گورو کیمیا گر ہوتا ہے اچھا اُستاد روشنی کا منبع ہوتا ہے ان باتوں کا دھیان کر کے اُستاد کی قدر پہچاننی چاہیے۔

موت کے بعد ملاقات محال ہے۔

پتّو ٹو ٹو ڈال سُو لے گی پون اُڈائے

اب کا بچھڑا کد ملاں بھیک جی دور پڑنگا جائے

ترجمہ: جس طرح ٹوٹے ہوئے پتے کو ہوا کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے اسی طرح موت کے بعد خدا جانے کدھر جائیں گے اور ملنا محال ہوگا۔ دنیا کی حیات وممات کا یہ سلسلہ اسی طرح چلتا ہے۔

ڈال کہے پات سُو تو من سوچ کہائے
ہیں تو یہی ریت ہے بھیک جی یک آوے یک جائے
ڈالی بولی پات سُو سنو ہماری بات
ان گھر یہی ریت ہے یک آوے یک جات

معرفت کا راستہ طویل اور دشوار گزار ہے۔

بھیک جی جانو دُور ہے اٹکی ہے گھاٹی
کوئی کوئی سادھو چڑھ گیو بھیک جی ٹیک ٹیک لاٹھی
ہم جاناں رب دُور ہے رب ہے دل کے مائیں
ہر دے ٹاٹی کپٹ کی بھیک جی جاسُو دیکھے نائیں

ترجمہ: ہم تو رب کو دور سمجھتے ہیں مگر حقیقت میں دلوں میں جاگزیں ہے ہمارے دل صاف نہیں ہیں اس لئے ہم اُسے نہیں دیکھ سکتے۔

ہر چیز فانی ہے۔

بھیک پیت کُو چھوڑ دے دھرلے رب سُو دھیان
مِٹی میں مل جانگا سارا محل مکان

ترجمہ: بھیک فرماتے ہیں کہ دنیا کا خیال چھوڑ اور خدا سے لو لگا دنیا کی ہر چیز فانی اور ناپائیدار ہے۔ خدا کی یاد ہر وقت وردِ زباں رہنی چاہیے۔

سانس سانس پہ رب رٹو خالی گیو نہ کوئے
نجانوں یا سانس کو بھیک جی پھر کد آنو ہوئے

ہر سانس میں خدا کی یاد ضروری ہے اور موجودہ صورت میں یہ سانس غنیمت ہے خدا جانے یہ سانس لینا بھی پھر نصیب ہو یا نہ ہو۔ صرف بدن اور لباس کی صفائی وپاکیزگی کافی نہیں۔

من مندر، تن محل ہے ہیو صفا سرائے
جھاڑ پُونچھ کر پچ مری بھیک جی پیا بسو نہ آئے

ترجمہ: دل، جسم کی صفائی ضروری ہے تاکہ اس میں محبوب حقیقی اپنا مقام کرلے۔

جو پیا کو محل ہے اُو تینے کری سرائے
ہیں اَون گون کائی اور کی جانو پیا بسو ہے نائے

بھیک جی فرماتے ہیں: کہ دل جو محبوب حقیقی کا مقام ہے اُس میں تونے دوسروں کو جگہ دے کر سرائے بنا رکھا ہے اور ماسوائے خدا کی آمد ورفت ہی محبوبِ حقیقی کی آمد میں حائل ہے۔

جو پکڑے گو مُول کُو اَچھن پچھن چڑھ جائے
جو پکڑے گو ڈال کُو بھیک جی اُو ادھ پر جھوٹا کھائے

جو سیدھا راستہ (اسلام) کو اختیار کریگا وہ آسانی سے معرفت الٰہی میں کامیاب

ہوجائے گا اور جو دوسرے راستے اختیار کریگا وہ معلق رہے گا رزاق صرف خدا کی ذات ہے۔

تین قول سر پہ رَچا کہی کان میں بات
رزق، موت اور زندگی رب نے راکھی اپنے ہات

تین باتیں یعنی رزق، موت، زندگی خُدا نے جو ہر ذی روح سے وابستہ ہیں اپنے ہاتھ میں رکھی ہیں (اُن میں کسی کا چارہ نہیں)۔

☆☆☆

۴

# عیوضؔ

عیوض بُھم اپنی بھلی بنو رہے تکلول
ساری پر جانوں کہے ''اچھا لگاں دور کا ڈھول''
پربھم پے باسو کرے گھٹ جائے عقل، بُدھ ساری
عیوض اپنی بھم پہ ہے پتھر بھی بھاری
عیوض بِسو وباپ کو بیٹا کو مِل جائے
جا بیٹی کی ماں مرے آدر پی ہر سُو اُٹھ جائے
عیوض تو مچھلی بنو جل میں غوطہ کھائے
پھنسو جال کا پھند میں عیوض من ہی میں پِستائے
عیوض کایا کاچ کی جا میں رقم دھری
کھڑا رہا پہرایتی ای چوری کسے کری
رقم پرائی کیں دھری؟ دیتے چھاٹاں بان
مالک اپنا مال کو لیگو آپ پچھان
جاکے لگے کترنی پیٹ میں راکھے من اوپر کو پیار
عیوض ایسا منت سُو ملنو ہے درکار

عیوض میلو جُڑ رہو دنیا آوئے جائے
سستو مال خرید لے پھر ای میلو بچھڑو جائے
عیوض میلو جڑ رہو دنیا دیکھ رہی ساری
جو وے مال خریدتا آج وے کِت گا بو پاری
عیوض میلو جڑ رہو دیکھے خلق جہاں
جن کا سودا بک گیا عیوض اُن کی امر دکان
عیوض میلو بھر رہو دیکھو سُرت لگائے
کچھ تو مال خرید لے عیوض میلو بچھڑو جائے
عیوض میلو بچھٹ گو مندو ہوگو مال
دے سوداگر لدھ گیا ہیں رہ گا نِرا دلال
عیوض سودو سمجھ کو کر لے بہت سنبھال!
آگے توئے حاصل دینی ہوئے گی عیوض رستہ میں بٹوال
بتلاواں بولاں گھنا چلاں ایک ہی گیل
جن کا من پھٹ گا، دل ناں ملاں پھر بھی رہو میل کو میل
عیوض ٹوٹو جیوڑو لاکھ لگائے سانٹ
دل پھاٹا من ناں مِلاں پھر بھی رہی آنٹ کی آنٹ
ٹوٹے سن کو جیوڑو جوڑن سکے کوئے

ٹوٹا پیچھے پھر جڑے عیوض گینٹھ گھٹلو ہوئے
ماتھے توڑی یاڑ کر راندے شکرانو
عیوض ایسا مِنت کو نیانت ہے کھانو
آگے ہی سُو ہنس پڑے راندے کُوری بھات
عیوض ایسا مِنت کو کھانو شکرانا کی جات
عیوض پر بھم جائے کے دُکھین دیجئے روئے
بھرم گنوائے آپنو اُلٹو ہلبو پڑنو ہُوئے
عیوض مالی باغ کو پھل مانگے ہے چار
تیری باڑی میں پھل نا لگو والو کہا دیا گو جار
سمرن سُو سینچو کرا پانچو بکھت بھرا
تیری باڑی میں پھل جب لگے یا کی ہِت کر غور کرا
ماتا جا کی کھا بلی پندرے سولے باپ
کدین چُوکے دو گلو عیوض جا کا کُل میں کھاپ
کہا تو من مُورکھ مچھی بنو جل میں غوطہ کھائے
ایک دن پھنسا گو کال کا جال میں عیوض سمجھ سمجھ پچتائے
عیوض مالک باگ کو سووے پاؤں پسار
پان پھول سب جھڑ چلا یا کُو اب تُو سینچ گنوار

عیوض مالک باگ کو سودے پاؤں پسار
جا خشبوئی نا پھول میں واسو بھلو بلہے کو نیار
اونچے پانی جب چڑھے برسایت کے پان
عیوض پانی کھیت کو کائی دن جاکر ڈھلے گو نوان
عیوض کایا کپٹ کی سب جگ سینچے یائے
جِت دیکھوں اُت موت ہے ناگن رہی لپیٹا کھائے
دنیا میں نیکی کرو رہو بدی سُو دُور
باس ملے گو بھست میں عیوض ہوا کرنگی حُور
روزہ اور نواج کُو ایک پلک مت بُھول
ایک دنا توئے حشر میں عیوض آوے یاد رسولؐ
رونگ گیل نیکھی ملے ہے ای اہل سرا کو کام
ملا گو نبیؐ کی صف میں عیوض جنت ہوئے کومقام
جڑ تو کھلی دکان کی گرتی دیکھے موئے
ہاٹ اُٹھاؤ ہو رہی جے کوئی سودا والی ہوئے
خیرایت اور بندگی رب کے من مانی
پینی پُل صراط کُو نیکی قربانی
پینی پُل صراط ہے جاکی کھانڈا کی سی دھار

جن کے دل پہ کلمو رم رہو عیوض دے نر اُتراں پار
پانی بن موتی کسو کُل بن کیسی لاج
موہا بن منتر کِسو عیوض تپ بِن کیسو راج
کال ٹال کر سے نہیں لیں فرشتہ جان
عیوض جھوٹو ہے جیونو جیسے کوئی رات بسر مجمان

عیوض کے ہاتھ کام نہیں کرتے تھے۔محتاجِ مہمان محض تھے، کھانا بھی کوئی دوسرا آدمی کھلاتا تھا۔ایسی حالت میں بھلا کب کوئی کسی کا ہوتا ہے۔اس لئے اپنے تجربہ کی بناء پر کہتے ہیں۔

یک پُتّر یک پُتریا جگ میں آسا دھن ہاں دوئے
بیٹی اپنی نا ہوئی عیوض جگ اپنو گد ہوئے

ترجمہ:بڑھاپے اور ناتوانی کے ایام میں صرف بیٹے اور بیٹی ہی سے خدمت کی اُمید کی جاسکتی ہے لیکن بُرے وقت میں یہ بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں تو دنیا سے کیا توقع کی جاسکتی ہے۔

سو کھوٹی بھائی کہے بھاوج کہے ہزار
بیٹی میراثی کہے تینے کیسی کری کرتار!

میواتی شعراء کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ قدرت کاملہ نے انہیں فی البدیہہ اشعار کہنے کا ملکہ بدرجہ اتم عطا فرمایا ہے عیوض بھی اس خصوصیت میں ید طولےٰ رکھتے

تھے۔موضع جُھوڑہ تحصیل فیروز پور جھرکہ ضلع گوڑ گانواں میں ایک راجہ نامی شاعر تھا وہ عیوض سے ملنے گیا۔عیوض نے علیک سلیک کے بعد اُس کا نام دریافت کیا۔اُس نے کہا''مجھے راجہ کہتے ہیں''۔عیوض نے فی البدیہہ یہ چوپایا کہا۔

ایک راجہ تو اُو ہویو جو اُو ٹولی بھرے سنند
دُوجو راجہ اُو ہویو جا پے تریا کرے گھمنڈ
تیجو راجہ اُو ہُویو، جاکے بھرے پرتھمی ڈنڈ
تُو چوتھو راجہ کونسو تیری میں دوں باہن کے.....

راجہ نے اپنی غلطی کی معافی مانگتے ہوئے کہا۔

سِرس باس دھورے رہوں جُھوڑو میرو گاؤں
سب بھائین کو آدھین ہُوں راجہ میرو ناؤں

ترجمہ: میں موضع سِرس باس کے نزدیک موضع جھوڑا میں رہتا ہوں۔تمام بھائیوں کا تابعدار ہوں اور میرا نام راجہ ہے۔

عیوض نے اس سے کہا اتا پتہ بتانا مقصود ہو تو اس طرح بتایا کرتے ہیں۔

دِلی صدر ضلع گوڑگانواں اپنے وطن کو کہتا ہوں
فروز پور کا لگے پر گنہ مولتھان میں رہتا ہوں
خط گیرن کو ڈاک نگینہ سارا پتہ بتاتا ہوں

گوت ہمارو ڈیمروت ہے میو ذات کہلاتا ہوں
ہر سُکھ داس گُرو ہے میرا جس کا سکھایا گاتا ہوں
چھند بنا کر عیوض کہتا چرنن سیس نواتا ہوں

بھیانہ کے علاقے میں کلنجر کی پہاڑی کے اوپر انگریزوں کی بنی ہوئی ایک کوٹھی تھی اُس کے چھین دروازے تھے۔ گرِور نامی برہمن نے اس کے متعلق ایک دوہا بنایا اور عیوض کے سامنے جا کر اُن کی ذہانت کا امتحان لینے کی غرض سے بیان کیا۔

صاحب نے پیدا کری گرور لئی سہار!
برج بھیانہ دیس میں دیکھی میں نے چھپن مُنہہ کی نار

صاحبِ ذو معنی لفظ ہے۔ بمعنی مالکِ، خدا اور انگریزوں کو بھی صاحب ہی کہتے تھے۔ گرور شاعر کا تخلص بھی ہے اور گرور بمعنی پہاڑ بھی استعمال ہوا ہے۔ یعنی پہاڑ نے اُس کو سہارا رکھا ہے۔ پہاڑ نے اُسے اٹھا رکھا ہے۔ عیوض نے اُسے جواباً کہا۔

کاریگر نے اُوچنی اپنی دِیو ہو عقل پہ زور
اُو کوٹھی انگریز کی کدی تو گیو کلنجر ہور

ترجمہ: کاریگر نے عقل مندی سے اُس عمارت کو تعمیر کیا ہے۔ یہ تو انگریز کی تعمیر کردہ کالنجر کی کوٹھی ہے جسے کبھی تو نے دیکھ لیا ہے۔

ٹولو چھوٹے ہات سو مُہنہ سُو چھوٹے بات

مانس بھگ جائے پیئے سُو اُو کدی نہ آوے ہات

عیوض کے اسپ تخیل نے ہر میدان سخن کو اپنی جولاں گاہ بنایا ہے۔ ہولی کے میدان میں تو اُس کی تک وتاز اتنی سریع ہے کہ دوسرے اُس کی گردِ راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ہولیوں کو علیحدہ شائع کرنے کا ارادہ ہے اس لئے ان کی ایک چھند بطورِ نمونہ درج کی جاتی ہے۔

ہر مسئلے حکم نماز کا رب کرتا معاف نہیں ہے

جو کوئی ہے مالک کا بندہ سب کے گلے موت کا پھندا

جان بوجھ کر مت ہو اندھا تو لو بکھت ملے نہ آج کا

پھر کیوں تیری عقل گئی ہے

ہر مسئلے حکم نماز کا رب کرتا معاف نہیں ہے

اپنے نُور سے نبیؐ بنائے جس نے جگ میں کے سرع چلائے

کال بلی نے وہ بھی کھائے سارنیا پر کاج کا

محشر کا ملاح وہی ہے

ہر مسئلے حکم نماز کا رب کرتا معاف نہیں ہے

چار یار مل عقل اُپائی پُرزے جوڑ قرآن بنائی

آخر موت اُنن کُو آئی سیل کیا معراج کا

پھر اُن کی بھی جان گئی ہے

ہر مسئلے حکم نماز کا رب کرتا معاف نہیں ہے

عیوض بے پر عرض کری ہے ہاتھ پیر میرے کچھو نہیں ہے

جان کھوڑی میں الجھ رہی ہے تو مالک ہے محتاج کا

ہر دے میں تو ہی تو ہی ہے

ہر مسئلے حکم نماز کا رب کرتا معاف نہیں ہے۔

☆☆☆

٤

# مہتا

مہتا دِل کُو سُودھ لے دنیا دھوکا کی ٹٹی
ایک دن چھتین پہ دگڑو بھے پڑی رہے مٹی
مہتا دل کُو سُودھ لے ہے یُو میا جال پھندو
ای جگ ایسے کھپ جائے گو جیسے بادل بیچ چندو

ہرکوئی حیاتِ جاوداں کا متمنی ہے۔

مہتا دل کُو سودھ لے دنیا جانے یائے
سدا مدا جیوو کراں کدی، اُو کال بلی نہ کھائے
اب تک جیو کیا کرو آگے کیا کر لئے
مہتا وا کی جان ہے بھائی جی چاہے جب لئے

دونوں جہان کی کامیابی کا راز عبادت الٰہیہ میں مُضمر ہے۔

بندہ کرلے بندگی، دھرلے واکو دِھیان
سُدھر جائے گی زندگی مِٹی ہوسے نہ بیران

جب سائیں سمرو نہیں جب ہو امن امان
اب سمرے کیا ہوت ہے مہتا چُھوٹن لگا پران

والدین کی خدمت سب سے بڑی عبادت ہے۔

جا کے گھر ہی تیرتھ رہاں کیوں تیرتھ کو جاوئے
ہیں تیرتھ مائی، باپ اُنن کو حکم بجاوئے
اپنا ہی ماں باپ کی کر لیو دل سُو غور
دُنیا میں تیرتھ نہیں مہتا یا سُو بڑتی اور

مراد یہ کہ والدین کی خدمت اور فرماں برادری کرنا حج اکبر کے مترادف ہے۔

بسم اللہ ہر مرض کی دوا ہے مگر عمل شرط ہے۔

بسم اللہ ایسی چیز اور سب یاسُو نیچے
پہلے بسم اللہ پڑھ لئے اور سب پڑھئے پیچھے
بسم اللہ ایسی چیز ہے جے کوئی ہت کر پڑھ لئے یائے
بسم اللہ کا پڑھا سُو مہتا بس پانی ہو جائے

تحقیق کلمہ طیبہ کا ورد افضل الذکر ہے۔

کلمو ایسی چیز نائیں کوئی یا کی دائیں
کلمہ کے پرتیت ملے بندہ کُو سائیں

کلمو ایسی چیز ہے جے کوئی یاکو دھر لئے دھیان
سُدھر جائے گی زندگی مِٹی ہوسے نہ بیران
مہتا دل کو سودھ لے سچے نبی نِسان
وا سائیں کا نام پہ اُن نے دے دِی اپنی جان
نگنو مانس ہوئے کُوکھ میں ہوئے کُپاتر
گیل میں بزرگ بھی مل جائے کہے گو واڑی آکر
واکی گانڈو ہے خاصیت گاؤں میں نکلے گا کر
دِل میں راکھے کپٹ، کپٹ، سُو چلے لکھا کر
مہتا دل میں سودھ لے نگنو تنک کرے نہ کان
جو گالی دِے ماں باپ کُو واہے بالکل نگنو جان
آدمی ہوئے سیل ونت بچن پہ رہ وے ساکر
گیل میں کانٹو بھی مل جائے چلے گو وائے اٹھا کر
ہو تو ہوے فساد سیکھ کی کہوے جا کر
مانے بھاویں مت مان بات تو کرے جماکر
مہتا دل کو سودھ لے کر لے تو تکلول
سیل ونت وے ہی بھلا سہاں جو ماں باپن کا بول

جان کنی کا وقت سب سے زیادہ کربناک ہوگا۔

گمڑی بھی ہو جائے بہت لپتاوے من میں
کانٹو بھی لگ جائے خبر ہوئے سارا تن میں
راتو جائے کر ہاوتے کہا کانٹا کو اُرمان
خبر پڑے گی جا دنا جا دِن آن کھینچے کی جان
آن کھینچے کی جان جان کو کام کرارو
نس نس میں سُو کھینچ ٹھوک دِئے دِل کے تالو
نہ تیری زبان اٹھے گی کیہن کُو کلیا رووے دُھوں دُھوں دھار
دنیا میں سُو جاگو مہتا نیر بہاں چو دھار

مہتا میں فی البدیہہ اشعار (دوہے) کہنے کا ملکہ بدرہ اُتم موجود تھا۔ ان کے کلام کا اکثر و بیشتر حصہ فی البدیہہ کہا ہوا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اُن کا کلام بالخصوص ہولی عیوض کی ہولیوں کی طرح ادق اور نا قابل فہم نہیں ہیں بلکہ سہل سادہ اور موثر ہیں۔ مہتا اور عیوض ہم عصر شاعر تھے۔ عیوض کے ہاتھ پیر کام نہیں کرتے تھے۔ اُن کا استاد ہر سکھ داس نامی ایک ہندو تھا۔ عیوض پر اسلامی نظریات کی بجائے ہندوانہ تہذیب کا رنگ غالب تھا اور جوگیانہ لباس زیب تن کرتے تھے۔ مہتا راسخ العقیدہ مسلمان تھا۔ اُن کے کلام سے بھی اُس کا سچا اور پکا مسلمان ہونا مترشح ہے وہ عیوض سے ملنے گیا تو انہیں دیکھ کر بہت کُڑھا اور انہیں سمجھانے کیلئے ایک چھند واعظانہ رنگ میں فی البدیہہ کہا۔

اب کرو دِین کا سیل چھوڑ دیو سادھن سُو یاری
سادھ متا کی اور نشانی، تیری مادھو نہ من مانی
دِھیلا کو رنگ لے کر ہانی، جب تینے رنگ لینی ساری
اب کرو دین کی سیل چھوڑ دیو سادھن سُو یاری
دنیا دِین کی چھوڑی خوبی، تیری کھوڑ نرگ میں ڈوبی
سادھ متا پہ ہورو ہا بھاری
اب کرو دِین کا سیل چھوڑ دیو سادھن سُو یاری
ناحق بان خدا سُو چھانٹا، بوتو پھرا آپ لُو کانٹا
سادھ متا میں ناہاں بھانٹا مانو سیکھ ہماری
اب کرو دِین کی سیل چھوڑ دیو سادھن سُو یاری
نہ کوئی لڑے، بھڑے نہ بکشے، مہتا بود بکھانے ایسے
کیسے بیٹھو ہا من ماری
اب کرو دِین کی سیل چھوڑ دیو سادھن سو یاری

## تسمیہ

پہلے بسم اللہ پڑھ لئے اور سب پڑھئے پیچھے
بسم اللہ ایسی چیز اور سب یاسُو نیچے

بسم اللہ سب سُو بڈی یا سُو بڈو رسول
بسم کو جگت میں رب نے بھلو اُتارو پھول

## توبہ

توبہ ایسی چیز، توبہ کا ایسا درجا
توبہ ایسی چیز یائے دل دھو کے کرجا
دل دھو کر توبہ کرو راکھو درس امان
جانے نئ کوکھ پیدا ہویا بھائی توبہ ایسی جان

## کلمہ طیبہ

کلمہ سُو کُل ملے بنا کلمہ نہ سائیں
کلمو ایسی چیز نائیں کچھ یا کی دائیں
کلمو ایسی چیز ہے ایسو کچھ بھی ناں
کلمہ ہی کا پڑھا سُو تیرا بخشا جاں گناں
بخشا جان گناہ بہت سکھ پاوے کایا
تو نُو ملا بہتر حور بھشت کی اوپر چھایا
وا جنت فردوس کا تو کُو جب سکھ آواں ہات
وا سائیں کا ناؤں کو سمرو کرا دن رات
سمرو کرا دن رات یاد کر اپنا رب کُو

تو ہے مارے پیدا کرے رزق پہنچاوے سب کُو
دنیا میں اور دین میں جاکو بھلو تپ رو راج
مہتاوا کو سمرلے جالو ہے پیدا کرن کی لاج

کھکے کیرا کاوالے کا یہ دوہا بہت مشہور ہے۔

کھکے من پکے کرو مت کر من بھاری
یائی رستے جائے گی خلق اللہ ساری

مہتا نے اس کی تردیدیوں کی ہے۔

وا کھکے بیقوف سُو نوں کہیو سمجھائے
آگے رستہ دو چھٹاں مہتا گیل کونسی جائے

کھکے جواباً کہتا ہے۔

ہُوں سُو رستو ایک ہے ہیں سُو رستہ دوئے
جنت تو واکُو ملے جاکے لکھی کرم میں ہوئے

مہتا کا ایک چھند نمونے کے طور پر درج کیا جاتا ہے۔

جِت دیکھوں آپ وہی ہے کوئی دوجا نظر نہیں ہے
سائیں نام کو سُمر لے بندہ جان بوجھ کر مت ہو اندھا
ہُوں سب کو بنا موت کا پھندہ رب کر سے معاف نہیں ہے
جِت دیکھوں آپ وہی ہے کوئی دوجا نظر نہیں ہے

اتنے رہے بدن میں سُوانسا جگ میں رہے گھر واسا
نکلے گی جب سُوانا اٹھ گا باسا ہوں سنگوا گورلئی ہے
جِت دیکھوں آپ وہی ہے، کوئی دوجا نظر نہیں ہے

مِٹی دیئر خلق پھر آتی قبر تلک سب کوئی ساتی
آگے جار پھٹے کی چھاتی بندہ ہوں اکلی جان گئی ہے
جِت دیکھوں آپ وہی ہے، کوئی دوجا نظر نہیں ہے

آوے جب نس نس کوتوڑے نائیں بدن میں بادھا چھوڑے
بندو ہوں مُونڈ بہت سو پھوڑے ہُوں چلسے زور نہیں
جِت دیکھوں آپ وہی ہے کوئی دوجا نظر نہیں ہے

مہتا شاعر ٹُوں گُن گاوے ملہا کا کو میو کہاوے
دل اپنا کُو ٹُوں سمجھاوے جانے ہوں کیسے قلم گہی
جِت دیکھوں آپ وہی ہے کوئی دوجا نظر نہیں ہے

☆☆☆

ہ

# احمد

احمد بُھرٹی پک رہی پک رہی گھونگٹ مائیں
کِتا پنکھیرو بھک گیا یاسُو بوسایو کوئی نائیں
احمد بروا باغ کو سینچا سُو کملائے
جڑ کاٹا سُو پھل لگے یا کا کھایا سر مر جائے

خندہ پیشانی پیش آنا بھی عبادت ہے۔

احمد یا سنسار میں مل لے بانہہ پسار
مغروری میں کچھ نہیں کہا توئے جینو ہے برس ہزار
احمد مِلنو خوب ہے جے مل جائے کوئے
اب بچھڑن اور پھر ملن نجانوں کد ہوئے
کیا تُو ہُوں سو لایو ہا کیا لے جاوا پھیر
نیکی عمدو بیج ہے احمد جے کوئی جائے بکھیر
احمد پیاری جان کُو کوئی نائیں آپ سُو دِئے
احمد جان جہان سو اللہ جبری کرکے لئے

ملتا سُو مِلتو رہے اَن ملتا سو دُور
آپا ہی سُو نہ ملے وا سُو ملنو کہا ضرور

آخرت کی کامیابی کامدار دنیاوی عبادت پر ہے۔

احمد رب کو نام لے دنیا میں کیا لئے
روز حشر کا بیچ میں تیری نبیؐ گواہی دِئے
احمد ایسی پیت کر جیسے چند چکور
چائے سیس ٹوٹ دھرنی گرے پھر بھی سُرت چند کی اوڑ
احمد بروا پریم کو سینچے سب کوئی
دنیا میں سُو جائے گو احمد رہ جائے خوشبوئی
احمد پتھرا پریم کو ٹیکے اور پھوٹے
نمک حرامی، کٹم کُو رو وے اور لوٹے
احمد یہ دل داغ ہاں برہ داغ بیراگ
تِل دھرنے کُو ٹھوڑنا احمد لگا داگ پہ داگ

دنیا میں کامیابی وکامرانی کیلئے استقلال درکار ہے۔

احمد یہ گھٹ پن گھٹا بھرگی کئی کروڑ
کتنی بھر گھر کُو گئی کتنی دے گئی گگریا پھوڑ
احمد یہ گھٹ پن گھٹا اونچا نیچا ہوئے

جب وا من کو من ملے جب اُو من پُورو ہوئے
احمد یہ گھٹ پن گھٹا بھرگئی کئی ہزار
کتنی بھر گھر سُو گئی کتنی گئی جمارو ہار
احمد اپنے باپ کو کدین لینو ناؤں
مہتا ری کا باپ سُو احمد یکھ سہاوے گاؤں
احمد بروا باغ میں بویا نیبو، داکھ
مُوئے تو سر کو پایو نہیں میں نے بیل ٹٹولی لاکھ
احمد باغ لگاوتا لگ گا کئی ہزار
جن کا خوشبوئی نہ پھول میں احمد وے بنا پلہے کا نیار

☆☆☆

٦

# کھّکے

جن کی بنی سمے ڈِگ جائے پھیر سائیں بگداوے
جے تِریا مر جائے اِستری پھر جُڑ جاوے
بھائی ملے نہ بانہہ کو مِنتر مِلاں ہزار
مات، پتا اور زندگی کھکے ملاں نہ دوجی بار
کھکے من پکے کرو مت کرمن بھاری
یائی رستے جائے گی کھکے خلق اللہ ساری

امیروغریب کے مرنے کا ایک ہی رستہ ہے۔

کچے دِل پکے کرو دِلے بندھاؤ دھیر
یائی رستے جانگا کھکے کالبتا اور امیر

موت کے بعد جزاوسزا کا تصور۔

چار جنا لے کر چلا قبر دِیو پہنچائے
آگے رستہ دو چھٹاں جانے ای گیل کونسی جائے
جہاں نبی، رسولؐ ہاں ہُونی میں جاؤں

پر یُوں دل ہے لوبھی، لالچی کھکے یائے کیسے سمجھاؤں
شکر ادا کیں نہ کرو کہا توئے آوئے ہو دینو
فجر فرشتو جگا گو کھکے نیانت کو سو نو

فطرتاً انسان وحدت پرست ہوتا ہے مگر دنیا میں آکر مسلم اور غیر مسلم کی تفریق اِسے دو راستوں پر ڈال دیتی ہے۔

ہُوں سُو رستو ایک ہے ہیں سُو رستہ دوئے
جنت تو واکو ملے جاکے لکھی کرم میں ہوئی
جا کی ماتا آگے مرے پھیل جائے گھر میں خواری
جا کو پتا آگے مرے پت اٹھ جاوے ساری
جاکو بھائی آگے مرے بانہہ واکی ٹوٹے بھاری
جاکو بیٹو آگے مرے جسم میں لگے کٹاری
لگے کٹاری جسم میں واکے لگو کلیجے تیرا!
کھکے دنیا پیٹ کُو جب بھی دُکھڑا سہے ہے سریر

اس دوہے کو اس طرح بھی لکھا گیا ہے۔

جاکو بھائی آگے مرے بانہہ تو ٹوٹے ساری
جاکو بیٹو آگے مرے، کلیجے لگے کٹاری
جا کی تریا آگے مرے دُکھ وائے دنیا بھاری

جاکو پتا آگے مرے گھٹے ساری سرداری
یہ چارو آگے مراں پار نکل جائے تیر
پھر بھی کھکے خاطر پیٹ کی اتنا ووگن سہے ہے سریر
کایا کھینچ کر باندھ دی تین دیا بندیج
چار جنا لے کر چلا پیا دیو قبر کی بھینٹ
لے کر چلا قبر کو ایک ہی دِیو مقام
ٹُوں پوچھنگا فرشتہ تیرو کہا قبر سُو کام
کفن ہمارو پیہرنو لحد ہمارو گام
حُکم رب کو ہُو چکو نوں ہمارو پڑو ہے قبر سو کام
پیٹی گہری بیچ میں لینو چارو گھاں سُو ڈاٹ
پیش کائی کی نہ پڑے یا پے پٹنا دیوو پاٹ
انت قبر میں لیٹ گو دیکھی چارو کونٹ
حکم ہویو جب رب کُو پڑا فرشتہ ٹوٹ
پڑا فرشتہ ٹوٹ جان پہ بیتے گھاری
نائیں پتا کو زور نائیں ہُوں ماتا پیاری
نائیں کُٹم پروار نائیں ماجایو بھائی
نہ ہُوں دوست یار نائیں یاری اسنائی

لیئر گُرج جب آگیو کرے مار ہی مار
کھکے گھاٹی قبر کی میرو خدا اتارے پار
کہا پھونس کی چھان کہا پر بھم کو بسنو
کلر کو کیا کھیت کہا بپتا میں ہنسنو
بھوکا کو کیا بھگت کہا لوبھی کو داتا
چور کِسے دھن ونت نیت پر گھر پہ راکھاں
کائر سُو کیا دوستی جو اُو کھیت چھوڑ بھگ جائے
مول دھائے ماتا کسی کھکے ایسی بڑکی بائیں
کیا بالو کی بھینٹ کہا پربھم کو بسنو
کیا کلر کو کھیت کہا بپتا کو ہنسنو
بیساں کیسی ستی، سُوم ہے کس کو داتا
کہا چور کو ساآ نیت پر دھن پہ لاتا
بھائی تو اپنا بھلا بڑ کی کیسی باں
مُول دھائے ماتا کسی جیسے کٹا برچھ کی چھاں
اُجلو تولا ہوئے تِلے نیکی پلڑا سُو
اُجلی روئی کپاس دِئے کوئی کالبتا کُو
تریا اُجلی جان ساکھ جاکی بھر دے ساسُو

اُجلو پیسو ہوئے لگے کووا مہجت سُو
رن اُجلو حضرت علیؓ جانے کھینچی ذوالفقار
کل اجلو ہے نبیؐ کو کھکے جائے جانے سب سنسار
رہے ابر میں صبر رہے کایا سُو سُوانسا
اتنے چلے ہُوسانس نہیں کوئی چھوڑے آسا
جائے کٹم کو چھوڑ کرے جنگل کا باسا
آواں مُنکر اور نکیر جگہ جب ملے کھلا سا
اپنو تو دیکھے نہیں کراں مار ہی مار
کھکے گھاٹی قبر کی جانے او کیسے اُترے گی پار

☆☆☆

۷

# سہجو

میواتی زبان کی ایک خاتون شاعرہ جس کی زندگی کے حالات تاریکی کے دبیز پردوں میں نہاں ہیں۔

پی ڈھونڈن تو میں چلی کرکے بیراگن کو بھیس
چار کونٹ ڈھونڈت پھری میرو پیو نہیں یا دیس
پچمنیو تو پانچ لٹر ڈلڑی تیس لڑی کی ہوئے
چوالیس پہ سادھ لے سہجو پی سو ملنو ہوئے

تشریح: پچمنیا اور ڈلڑی عورتوں کے زیورات کے نام ہیں یہاں پچمنیا سے پنج گانہ نماز اور تیس لڑی کی ڈلڑی ماہ صیام کے روزے ہیں اور چوالیس پانچ وقتوں کی نماز کی رکعتوں کی تعداد ہے۔ صوم وصلوۃ کی پابندی کے بعد وصلِ یار نصیب ہوتا ہے۔

میرو پیا آیو لین کو بھر بگلا کو بھیس
نیناں رو واں دِل ہنسے سہجو چلی پیا کے دیس
پیا آیو لین کو کس لایو گھوڑی

ساتن چھوڑی ہاں روؤتی آج میری بچھٹ چلی جوڑی
چلنو ہے رہنو نہیں چلنو پی کے پاس
گزر ہوئے گی ساسرے پی ہر تھوڑا دِن کو باس
چلنو ہے رہنو نہیں چلنو بِسوہ بیس
ایسا تنگ سُہاگ پہ سجو کون گونداوے سِیس
تن کی تنک سرائے میں نیکن پایو چین
چلت نگارو کُوچ کو سجو باجت ہے دِن رین
پی میرو، میں پیو کی، میرا پی کو میری لاج
پی کے من مانی رہوں سارا چاہے جگ کو لگوں اُداس
پیا میرو ایک ہے دنیا جانے دوئے
نینن میں ہی سار لوں سجو جے بس میرے ہوئے
اپنا پیا کی خدمت کروں وا کو راکھوں مان
پی کے من مانی رہوں میرو کرسک کہا ہے جہان
جِن نے اپنو پی سمجھو نہیں کری غیر کی غور
وے پھٹکاری پیو کی اُن کو نائیں ٹھکانو ٹھوڑ
مو بے ڈھنگی میں ڈھنگ نہیں گئی پیا کو بُھول
اپنی میں غلطی کی توبہ کروں جے اُو مولا کرے قبول

توبہ توبہ بیس بر میری توبہ کئی کروڑ
جب تک تو توبہ کروں جب تک موئے لے وے موت مروڑ
بوڈھا بوڈھا ڈانگرا بوجھ بھرو بھرپور
سہجے سہجے ہینکیو سہجو مجل پڑی ہے دور
سہجو ڈبلو بیل ہے بوجھ لدھو بھرپور
ہولے ہولے ہینکیو ساری اِی مجل پڑی ہے دور
خوب سجالے ٹوکری ساکت لے بنوائے
اِی گاڈھی مجمان ہے کدی اِی ہرگز ٹل سے نائے
سہجو اُوتھے چالئے جہاں نہ اپنو کوئے
ہُوں مٹی بھکاں جناورا سہجو سہج مورچو ہوئے
میرا غسل بدن کے دے دیو سرکا بھیووو بال
میرا گل میں کفنی گیر کر میرو تم جلدی کرو سنگار
تینو پہرا کا پڑا تن کو کرو سنگار
پی پیارا کی سیج پہ سہجو سوئی ہے پاؤں پسار
سوگی پاؤں پسار کر دھر چھاتی پہ ہات
چار جنا لے کر چلا پیچھے چلی ہے برات
سیہنس سکھی پی ایکلو پی تو، پی تو ہوئے

نجانوں یا پیو سُو کون سُہاگن ہوئے
سبھی سُہاگن ہُوں گی اپنے اپنے دوار
جو کوئی پی نے چاہ لی سہجو وہی سُہاگن نار
موبے ڈھنگی میں ڈھنگ نہیں آگے گھر میں ساس
پی میرا سُو رس نہیں جانے ہوں کسی کرے کرتار

زندگی کے تین ادوار یعنی لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا کے متعلق کہتی ہیں۔

مولو پہلی تو ایسی بھئی پی سُو گڑتی ہی ڈولی
موئے پیا بُلاوے ہو ملن کو کدی داسُو مکھ سونا بولی
مُولو بچلی تو ایسی بھئی کدی پی لُو دیو نہ انت
گریالے گھومت پھری جیسے بن آنکس میمنت
مولو پچھلی تو ایسی بھئی جیسے کھینچر بھری جہاج
ہوں پانی دیکھا ہاں اَپربَل میری تُو رب رکھ لیجو لاج
ڈو لَو تو سنگ کرو کھڑو سج کر ہویو تیار
میری تم آؤو سہیلی سنگ کی پیچھے آڈے پڑنگا پہاڑ

☆☆☆

۸

# دانؔ شاہ

مریو گلیا بیل مرے ہٹ دیُوا ٹٹو

ہنڈنی مر جائے نار مرے اُو خصم نکھٹو

بیٹو اُو مرجائے سبھا میں بُرو کہاوے

بیٹی اُو مر جائے کلہے کُو داغ لگاوے

انیائی راجہ مرے جا کی پرجا سکھ نہ سُوئے

کہے دان شاہ سوچ کر اتنا تو مران کو کدی نہ روئے

مطلب ایسی چیز ملاتُو ڈولے تکا

مطلب ایسی چیز پیائے بھر بھر کے حُکا

مطلب ایسی چیز آن کر بیری بولے

مطلب ایسی چیز نہیئے میں گوری ڈولے

مطلب ایسی چیز نائیں کوئی یا ہے تیاگے

بارے من کی بھینس لوٹ جائے گر گل آگے

مطلب ہی کی دوستی مطلب ہی کو پیار

بے مطلب کی دوستی دان شاہ لاکھن میں دو چار

راج گیو اُو جان جہاں کو راجہ لوبھی

کھیت گیو اُو جان جنن میں نیچاں گوبھی

رُوکھ گیو اُو جان جنن میں بگلا بسنا

گاؤں بسو مت جان جہاں کا مقدم ہنسنا

جل گیو اُو جان جنن پہ چھاگی کائی

گھر بسو مت جان جنن گھر بسے جوائی

بید، ندی، سچن سگن نہیں جتی بدراج

جا نگری اتنا نہیں وا میں بسنو ہے بیکار

ساہا، سُبد دونو نہیں نہیں بید نہ سُور

جا نگری میں چارو نہیں واسُو چل کر بس جا دُور

ناڑی دیکھے اور کی کال کرے ہا قید

اپنی آئی دان شاہ روگی رہا نہ بید

نت کی ناڑی دیکھتے کال کرے ہاقید

اپنی آئی دان شاہ روگی رہا نہ بید

اُجڑ کھیڑا پھر بسا، بچھڑا بھی مل جاں

مران مل ساں دان شاہ چاہے جگ کتنا ہوجاں

ڈالی، ڈالی کیں پھرو بھجن کرو نے آپ کو

دل کو سوچے ہے دان شاہ انت قبیلو باپ کو

آٹھ پہر، چونسٹھ گھڑی، باد رہے دِن، رین

جن گھر مینڈر مائیں ہاں دان شاہ اُن گھر کیسا چین

☆☆☆

۹

# نتھو میاں

نتھو قوم سے فقیر تھا۔ گداگری پیشہ تھا۔ صبح کے وقت گردونواح کے دیہات میں بھیک مانگنے جاتا اور بعد ازاں تمام دن گھر آ کر دیگر خانگی امور انجام دیتا۔ کہتے ہیں کہ جب دریوزہ گری کیلئے گاؤں میں دربدر جاتا تو ایک کتیا کان دبائے ہوئے چپ چاپ نتھو کے پیچھے پیچھے چلتی۔ نتھو بھی کتیا کی نیت کو بھانپ گیا۔ چنانچہ اُس نے فی البدیہہ دوہا کہا اور یہیں سے اُس کی شاعر کا آغاز ہوا۔

دوہا:

نہ گونگی، نہ باؤلی، نہ منہ سُو بولے
نتھو یا سنسار میں، کتیا توئے کاٹھن کو ڈولے
سمپت میں ۔ر۔ سپوت میں ساجو سب کائی کو ہوئے
نتھو کال کُپوت سُو بوساوے نہ کوئے
چترائی جنجال ہے اُلجھ پلجھ ہو جائے
نتھو نگنا پُرکھ سُو کدی نہ سُلجھو جائے

دھرتی بھلی تو بن بھلا اور بن بھلا تو سُوت
جن کی ماتا بھلی تو دھی بھلی، پتا بھلو تو پُوت

دوہا نمبر ۱۴ اور شاعر کا معلوم ہوتا ہے جس کی تردید نتھو نے یُوں کی ہے۔

پِتا سِیل ونت ہوئے پُتر نکلے نکارو
کہا کرے اُو باپ کہا ماتا کو چارو
کہا دوس وا پیڑ کو جا میں کانو آوے پھوس
پڑے کھیت میں کاوڑو نتھو ہالی کو کیا دوس
کہا دوس وا پُھوس کو، کانو کاتے سُوت
کہا دوس وا باپ کو، جاکو ہو جائے پُوت کپوت
ہوجائے پوت کپوت بھرے تریا کُو پانی
ماں سُو کہے بندور! نار کُو راکھے رانی

اُو (ماں) ایک کہے تُو (بیوی) دو کہے، ایسی دئے صلاح
نتھو ایسا پُتر کُو کیسے بخشے گو اللہ
پُتر بن کیا چندگی بنا دودھ کیا بُھوگ
دھرتی بن کیا ماجنو نتھو رنڈوا کو کیا لوگ
کہا گانڈو کو سات، کہا واکے اوڑے بولے
تُرت منڈھاوے راڑ بھگن کو پہلے ڈولے

کیا گانڈو کی دوستی، دیکھ لیو سارے
نتھو یا سنسار میں گانڈو کو حمائتی بھی ہارے
بھائی مرا سُو بل گھٹے ، پتا مرے پت جائے
جبن مرے گی ماؤڑی نتھو کل سُونی ہو جائے
بھائی مرے بل گھٹے، ضرب پُتّر کی بھاری
بیٹو مرجائے جوان جگر میں لگے کٹاری
جاکو بھائی بھی مر جائے بانہہ واکی ٹوٹے ساری
واکو گھر سُونو ہو جائے جوان جاکی مرجائے ناری
بھائی مرا سُو بل گھٹے لگے کلیجے تیر
پھر بھی نتھو خاطر پیٹ کی سارا دُکھڑا سہے سریر

کسی میو کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مراثیوں کے بعد شیخ (مجاور) بھی دان پُن لینے جا دھمکے۔ اور گانا شروع کیا۔ بھلا ''بنیا کی بیٹی کیا جانے مانس کھاتے۔'' گانا بے تکا اور باجا بے سُرا۔ خوب جگ ہنسائی ہوئی اور ایک پیسہ نہ ملا۔ نتھو نے اس پر کہا۔

بنا خُدا کے راگ مجاور پیچھے پہنچا
اُن کی گئی سُرستی لوٹ دسا نے ایسا بُھونچا

ان کو انملتو باجو بجے رہے ناک میں بول
ان شیخن کا راگ کو نتھو نائیں پڑے ہے تول
چترائی کو گاؤنو مت کر گھال، گھپیل
کالو ناگ کھلاؤ تو نتھو نہ ہے ہانسی کھیل

شیخوں نے یہ دوہا سُنا تو عمر خاں، نتھو کے استاد کے پاس گئے اور ان سے شکایت کی۔ عمر خاں نے انہیں ایک دوہا بنا کر دے دیا۔ دوہا یہ ہے۔

تُو فقراللہ کو تُو کو لکھوں ہوں سلام
تینے لیو ہے چکارو ہات میں نتھو ہانٹ کنجر کو جام

نتھو کو اپنے استاد کی یہ حرکت ناگوار گزری اور اُن کے مشہور دوہے پر جو زبان زدِ خاص و عام ہے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

عمر خاں

کم کھانو کم سوونو دونو بات بھلی
غُصو مار بس میں کرو عمر خاں وے نر ہویا ولی

نتھو

عمر خاں سُو نتھو کہے، تیرے ای بھی بات تُلی
جن کا مستک میں دوزخ لکھی وے نرے کیسے ہواں ولی

پیتل سُونو نہ بنے، کدی چاندی بنے نہ رانگ
نتھو تنت پچھان لے کدی کیسر بنے نہ بھانگ
کیسر بنے نہ بھانگ، نیم نہ بنے بکائین
سیمل بنے نہ آم، پھول پہ لاکھ رسائین
کوڈی سُکلو نہ بنے، کدی سونڈو بنے نہ گوئے
دیکھت میں تو ایک ساجب بولاں جب دوئے
جب بولاں جب دوئے، لگے بولی اکساری
گدھو نا گھوڑو بنے، قدم چاہو کیسی بھاری
پُھولی پھرے اڈارنی بھر کچرا کو رنگ
نتھو کل کی کھاب سُو کدی پکے نہ یاکے سنگ
پکے نہ یاکے سنگ رنگ کچرا کو لِیو
یاکا کون لگاوے دام، زہر بھہنتر بھر دینو
پوں سیرو، واسیر سُو من میں بنے ستول
جب نتھو پلڑے چڑھے، جبھی پڑے گو تول
جبھی پڑے گو تول، دھرا جب جاواں کانٹے
نگرو پاچھے کتھے بات کو منہ پہ نانٹے
جیسے بر وو نیم کو نائیں تجے کڑ واس

نتھو چُوکین دو گلو، راکھے آٹھو پہر بناس
راکھے آٹھو پہر بناس کدی نہ کرسے ٹالو
جب سکراں دوچار سبھن سُو بیٹھے نیالو
ماتا یا کی سنگھنی گرج گئی بھگیر
واکے جنمو تیندوو نتھو نائیں کہاوے شیر
نائیں کہاوے شیر، کدی نہ راکھے سُنّر
یا کا مات پتا اصیل جنو ترجاتی پُتّر
گُر گُو ایسے سمجھیو، جیسے سمدر پال
گُر بگلا کو میٹ کر جب ای خطا کھا گیو گُوال

(کسی گوالے نے کسی بگلے کو دیکھا کہ وہ مچھلی کو پانی سے پکڑ کر پہلے اوپر کو اچھالتا ہے اور پھر ہوا میں ہی پکڑ لیتا ہے۔ گوالے نے بھی اسی طرح بگلے کی بار بار نقل کی اور اس فن میں اتنی مہارت حاصل کر لی کہ سیل (برچھی) کو آسمان کی طرف اُچھالتا اور اُس کے پھل کی اَنی کو دانتوں میں دبا لیتا اور اور اس طرح سامعین سے داد حاصل کرتا۔ ایک دن کسی نے اس سے دریافت کیا کہ "تیرا استاد کون ہے"؟ گوالے نے جواب دیا "کوئی بھی نہیں" تب اُسے پوچھنے والے نے کہا کہ "اچھا ذرا پھر اپنے کرتب کا مظاہرہ کیجئے"۔ گوالے نے حسب عادت نیزہ اوپر پھینکا اور اُسے دانتوں میں دبانے کیلئے منہ کھولا۔ دانتوں میں نہ دبا سکا اور نیزہ حلق میں سے پار ہو گیا اور اس طرح گوالے کی موت واقع ہو گئی۔)

☆☆☆

۱۰

# راجؔو

دُنیاوی امور پر عبادتِ الٰہی کو ترجیح دیتا ہے۔

راجؔو رب کو ناؤں لے تسبیح مالا پھیر
چلو جاگو بولتو راجو نائیں لگے کی دِیر
راجو رب کو ناؤں لے نہیں لگے کچھ مول
پھر پاچھے پستاگو راجو نکل جائے گو بول
راجو رب کو ناؤں لے، کلمہ سُو ہت راکھ
روز حشر کا بیچ میں تیری بھرے گو محمدؐ ساکھ
روزہ راکھ، نواج پڑھ راکھ دھنی سو دھیان
روز حشر کا بیچ تیری بھر گو محمدؐ ساکھ
راجو رب کو ناؤں لے، اپنی کرلے صفا مِسیت
رب جاگے تُو سو رہو، راجؔو کیسے نبھے گی پریت
راجؔو رب کو ناؤں لے، دنیا میا جال پھندو
یک دِن جگ ایسے کھپ جائے گو جیسے بادل بیچ چندو

راجو رب کو ناؤں لے راکھ دھنی سُو ہیت
تیرا گناہ معاف ہوجانگا جیسے مینہ سُدھارے کھیت

یہ دوہا اس طرح بھی لکھا گیا ہے۔

راجو رب کو ناؤں لے سو واکہا اچیت
تیرا گناہ معاف ہوجانگا جیسے مینہ سنوارے کھیت

اس طرح کا دوہا مہتا نے بھی کہا ہے۔

مینر سدھارے کھیت کُو یہ تھوتا دھندا
یک دن جگ ایسے چُھپ جائے گو جیسے گھٹا بیچ چندا

پیٹ کی ہوس (حرص) کو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

چندا چُھپ کر پھر ملے، جا کی پھیر روشنی ہوئے
پہس مِٹے گی جا دنا جا دِن تُو رہا گو قبر میں سُوئے

زندگی خالی اور بے بھروسہ چیز ہے۔

دھو دھو کر اُجلی کری من میں بہت سہائے
انت پرایو مال ہے، راجو جانے کد لے جائے

راجو رب کو ناؤں لے کایائے کیں دھووے
دیکھ پرایا مال کُو راجو جھوٹو جگ رُووے

بُت پرستی پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

راجو دنیا باؤلی پتھر پُوجن جائے
چاکھی کِینا پُوجیئے جاسُو روز پیس کر کھائے

قدرت کامل کی صناعی سے متاثر ہوکر کہتا ہے۔

راجو تیرا رب کی، چترائی بھاری
ٹولی ٹولی جوڑ کر کایا گھڑ دینی ساری

جودوسخا عبادت وبندگی اور عجز وانکساری باعث نجات ہیں۔

راجو یا سنسار میں بات سُنی ہم دوئے
کیتو کرے بندگی، راجو کے کر اونچو ہوئے

یہ دوہا اس طرح بھی لکھایا گیا ہے۔

راجو رب سو ملن کی بات سُنی ہم دوئے
بندگی اور خیرات کر راجو کچھ کر اونچو ہوئے
راجو یا سنسار میں بات سُنی ہم تین
یک خیرات، یک بندگی، راجو ہو رہیو آدھین

دنیاوی جاہ وحشم، شان وشوکت اور املاک وجائداد سب ہیچ ہیں۔

راجو ئُوں مت جانیو مویے گھنی زمین
ساڑھے تین ہات پلے پڑے، جب وے ناپن چلاں ایین

موت اٹل ہے اور ہر چیز فانی ہے۔ پھر یہ لڑائی جھگڑے کیا معنی۔

راجو دنیا باؤلی کرے زمیں پے راڑ
کال بلی سر پہ کھڑو موت رہی مُہنہ پھاڑ
موت رہی مُہنہ پھاڑ نائیں دیون سُو دھاپی
یانے لینا سبھی سمیٹ نائیں کوئی چھوڑو باقی
باقی تو چھوڑو نہیں، یانے لینا بنی سمیٹ
راجو ملک الموت کو جب بی نائیں بھرو ہے پیٹ

خشک سالی کا دور دورہ تھا۔ چارے کی قلت تھی۔ ایسی صورت میں درختوں کے پتوں اور شاخوں کو چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ راجو کے گھر کے پاس راستہ کے نزدیک ایک پیپلی تھی۔ ''مرتا کیا نہ کرتا'' کے مصداق مجبوری کے عالم میں راجو کلہاڑی لیکر کاٹنے کے لئے پیپلی پر چڑھ گیا۔ مگر معاً خیال آیا کہ یہ راستے کے نزدیک کا درخت ہے۔ مسافر آتے ہیں اور سائے تلے بیٹھ کر چند منٹ آرام کر کے چلتے بنتے ہیں۔ اس کے کاٹنے سے خلقِ خدا کو تکلیف ہوگی۔ اس لئے اس کا نہ کاٹنا ہی بہتر ہے۔ نوٹ: پیپلی کی بجائے نیمڑی بھی لکھا گیا ہے۔

میں دگڑا پہ کی پیپلی گہری میری چھاں
مت کاٹا رے راج خاں، اِن سُو بوسایو کوئی ناں

راجو نے رات کو خواب دیکھا کہ اُس کا لڑکا پیپلی سے گر کر مر گیا۔ صبح اُٹھ کر بیٹے

کو درخت پر چڑھنے سے منع کیا اور خود تاریخ پر رام گڑھ چلا گیا۔ جو کچھ اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔

راجو دُنیا باؤلی پھر پھر لیوے سون
لکھنے والو لکھ گیو میٹن والو کون؟؟

(قضا وقدر کے لکھے ہوئے کو کون مٹا سکتا ہے)

راجو کے جانے کے بعد اُس کا لڑکا درخت سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ راجو کو بیٹے کی ناگہانی موت کی خبر ملی تو کہا۔

منے کرو مانو نہیں جا کاٹی ہی ڈال
راجو تیرا پُتر گو گھیری ڈولے ہو کال
بھانک پھٹی دِن نیکلو، کھرکن رانبھی گائے
راجو اپنا پُتر کو کھڑو کھڑو پِتائے

میت کی تدفین کے متعلق کہتا ہے۔

چار جنا لیکر چلا دینی گور کھدائے
گدڑ گدڑ مِٹی گِرے سارو کٹم دُور ہو جائے

روح اللہ کی امانت ہے۔

راجو دنیا باؤلی دوش دھنی کو دِئے
دھرور ہے وا رب کی، واکو جی چاہے جب لِئے

راجو دنیا باؤلی دھاوے ستی اُوت
آپ ہی نِرچھل گئے، وے کس کو دینگا پُوت

نوٹ: ہندوؤں کے ہاں پہلے زمانے مین بیوی اپنے خاوند کے ساتھ زندہ جل مرا کرتی تھی۔ اُسے ستی کہتے ہیں۔ ہندولوگ اُس کی سمادھی کو متبرک سمجھ کر اُس سے منت مانا کرتے تھے۔ لیکن اُس کی پوجا پاٹ کرنے سے بھلا کیا فائدہ۔ لاولد لوگ اُن سے بیٹے مانگا کرتے تھے۔ اُن کے ہاں تو اپنے کچھ نہیں وہ دوسروں کو بھلا کیا بیٹے دیں گی۔

☆☆☆

**۱۱**

# عمرؔ خاں

''ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے''

آیا وائی گاؤں سُو وائی نُو پھر جاں
آپا بیٹھا گیل میں عمرؔ خاں اورن کو لپتاں

یارانِ رفتگاں کا کیونکہ پتہ لگائیں۔ کیا ہم روانہ سوئے ملکِ عدم نہ ہوں گے؟ انسان حُبابِ آب کی مثل ہے اور دُنیا آنی جانی چیز ہے۔

پانی میں کو بُلبلو بگڑے اور بن جائے
جیسے پلڑو رہٹ کو عمر خاںؔ ایک آوے ایک جائے
کم کھانو کم سوونو دونوں بات بھلی
غُصو مار بس میں کرو عمر خاںؔ وے نر ہویا ولی
اُجلو تولا ہوئے تول تو اجلی تولے
اُجلی روئی کپاس انگ کے لپٹی ڈولے
اُجلو پیسو ہوئے راج میں جیتے بازی
جا کی تریا اُجلی ہوئے پیو کو راکھے راضی

رن میں اُجلو سُورما جو لئے چوٹ سامی
کل اُجلو داتار کو عمر خاںؔ رہے نیک نامی

شاعر کی نظر میں عورت کا مقام۔

تریا کُل ونتی ہوئے بدھائی راکھے نَر کی
جاکے چُھٹاں دُودھ کی دھار انت سوبا ہے گھر کی
نفرت سو مت دیکھیو، ہے تریا جات بھلی
یاتریا کی کُوکھ سو عمر خاںؔ پیدا ہویا ولی

قولِ مرداں جاں دارد۔

پھرے گہاٹے بیل، پھرے رن بھارت گھوڑا
چیل پھرے اگاس پھرے سارس کو جوڑا
گاڈھی کو پیہو پھرے، پھرے ہے صقلی گرکی سان
بچن پھرنگا نیچ کا عمرخاںؔ شاعر کرے بیان

☆☆☆

۱۴

# ممّن رنگریز

سُن رہی سہیلی ساتھ کی مِل لے بانہہ پسار
میں گھر چالی پیو کے پی نے بھیجدیو ننہار

تریا بھلی ہے ساسرے پی ہر تھوڑا دِن کو باس
پی میں نے دیکھو نہیں سکھی اُو کِتنو کرو ہے تلاس

ماں، باپن کی غور کر دُعا دینگا توئے
پی پیارا کا دیس کو سکھی البت چلنو ہوئے

پیا پیا سب کراں، سب کو پی ہے اور
یا کی سب پہ نگا رہت ہے ممّن پی کو پینو تور

☆☆☆

۱۳

# چندر بھان

چندر بھان سنسار میں کایا ہے کنچن کی کھان
جن کا سودا بِک گیا اُن کی امر دُکان
چندر بھان سنسار میں مت تکیو بودی
اُو گھنتے ہی دِئے گو ہے اُو پیدا گر مُودی

موت کے بعد سوائے نیک اعمال کے کچھ نہیں چلتا۔

چندر بھان سنسار میں نہ کوئی دِئے مرا کو سات
کوئی جوبن رہے نہ دھن رہے، وا کی رہاں کتھن کو بات

''ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے''۔

تیری کایا ماٹی ہوئے گی یا پہ انت جمے گی دُوب
چندر بھان سنسار میں سب سُو مل چلنو ہے خُوب
تیری کایا ماٹی ہوئے گی یا پے انت جمے گی دُھول
چندر بھان سنسار میں کیسے رہی پرتھمی بھول
چندر بھان سنسار میں مایا من سمجھاونی

کائی کائی کو سکھ پال کی، کوئی کوئی بھگتن آیا بھاوَنی

☆☆☆

۱۴

# امیرا

دنیا میں سُو جاگو تیری کوئین لے گو داد
تیری چھاتی پہ دَگڑو بہے امیرا کوئین کرسے یاد

مت دِل دُکھا غریب کو مت کر ظلم، عذاب
اَنت امیرا ایک دِن دینو پیدا گر لُو جواب

مت دِل دکھا غریب کو بُری غریبی ہائے
مری کھال کی پُھونک سُو امیرا لُوہ بھسم ہو جائے

غریب کی آہ سے ڈر، کیونکہ مردہ کھال کی بنی ہوئی دھونکنی کی پُھونک سے لوہے جیسی سخت چیز پگھل جاتی ہے۔

بندہ سائیں سُمر عمر تیری بیتی جاہے
تَو کُو گھیر لینگا جب پھیر پستائے کیا ہے

دنیا میں مت بھول نفع کچھ یا میں ناہے
ہے یک امر دھنی کو ناؤں اور سب چیز فنا ہے

دنیا میں کو جُھرا گو، جیسے مور جھرے بن کُو
لپتاوا گو قبر میں امیرا سائیں سمرن کُو

ہُویو کیر میں نیم، ہویو جب بہت امانو
کیر دیو کٹوائے جمالیو اپنو تھانو

جیسے نیم کیر کو نہ ہویو ایسے نائیں کُٹم اپنو
کہے امیرا سودھ کر سائیں الکھ نام جپنو

☆☆☆

**۱۵**

# گلزاریؔ سقّہ

گھیسا کے سُت پھول خاں گڈھ گھاسیڑہ گاؤں

گلزاری سنسار میں دیکھو امر دھنی کا ناؤں

(پُھول خاں ولد گھیسا میرے استاد ہیں اور گھاسیڑہ میرا گاؤں ہے۔)

ننگ وڑا وڑ دے ننگ ہی پہلے بولے

جو کاٹے وا کی بات، کھگن کُو واسُو ڈولے

عزت بند سو آدمی لُوہسو سو پڑجائے

ہیں بگڑے ہے آبرو، گلزاریؔ یا ننگا کو کیا جاوئے

بگڑ ہوئے مہمان دوسرا دِنے سدھارو

آگے پیچھے ہوئے بہت سو لاگے پیارو

پاڑوسی کو پاؤنو کرے ہے ڈاٹ ہی ڈاٹ

گلزآری یا کی گِرہ سُو کچھ ہوتی دیکھین کاٹ

میوات کے مشہور معروف شاعر عمر خاں ساکن سوکھ پوری کا ایک دُوہا اُن کے نام کی طرح مشہور ہے۔

کم کھانو، کم سوونو دونو بات بھلی

غصو مار بس میں کرو، عمر خاں وے نر ہویا وَلی

اس کی تردید گلزارؔی نے اپنے ایک دوہے میں یوں کی ہے۔

کمتی کیسے کھائے، مُہر دانے پہ سارے

اُوپر چڑھ بیٹھے شیطان غصہ کو کیسے مارے

کم کھانو کم سُوونو دونو جھوٹی بات

گلزاری سنسد کی ہے اُو قلم دھنی کے ہات

☆☆☆

# نظم

چڑھے پیتل پہ پانی، رہ سے نہ چھانی
پہنو گہنو گھر آکے اُو پیلو نکلے گو
رنگ کچّو لگاوے پھر پیچھے پستاوے
آوے طلب کو پسینو وامیں دھبّو پڑے گو
ہووے باندی پہ چیرو ناہر چینو بھگیرو
اصل کِہیری کُل کی شرم سُو ڈرے گو
تالی اُجھلاوے اندر پورو نہ اُجھلے
موتی، لعل، ہیرا، سونو آواز کدی نہیں بھرے گو
آنکھن سو دیکھو، یامیں جھوٹ کو کیا لیکھو
پورا کی ہوڈ، کیا اُو اوچھو کرے گو
کھڈ بیل آکھو، کرے بنا چھیڑے ساکھو
بڈھ کرو بنجار نہیں بن چھپڑے ارے گو
بازی گر کھیل جھوٹو، دکھاوے، روپیو ٹھکر کو بناوے
مگر یاکو تو پیٹ گھر گھر مانگا سو بھرے گو
سمجھے کوئی ست گُر کو پورو گن گیان کو جھورو

اصل کی ہوڈ کہا کماصل کرے گو
سُنیو سردار ایسے کہے گلزار
کائی دنگل کے بیچ کوئی سُورما ہی لڑے گو

نوٹ: اس نظم میں تمام اشعار لفظ ''چپے'' سے شروع ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کترانا''

چپے دِھینگ سُو پوچ چپے چِترا سُو پھوہڑ
چپے شاہ سُو چور صفا سو چپ جائے گوہڑ
چپے پتا سُو پُتر بڈا سُو چپ جائے چھوٹو
پنچن سو اُو چپے گور دوجے کی لوٹو
چھلیا سُو سُودو چپے لئے گو تو سُو پلٹو
رن میں چپے کپوت جنگ سُو پلٹے ہلٹو
بِدک سُو چپے شکار کرد سُو چپے قصائی
منشی سُو چٹا چپے چپے کاغذ سو سیائی
اتنا تو ہیں تک چپاں آگے عقل گئی ہے کھوئے
پھر بھی دِل نادِئے ہے سائیدی کدی کوئی اگے بھی چتو ہوئے
چپے پرکھ سو نار، چپے جیجا سُو سالی
کیڑی ہُوئے زمین چپے ہُوں پُورو ہالی

چپے سُسر سُو سگو چپے جیجا سُو سالو

کرنی سُو اُو چپے خرچ دیکھے متوالو

جل میں تیرا چپے نائیں کچھ دیکھے لالو

گُرداں سُو لہٹو چپے، چپے ابھیدی گیل

آنکس سو ہاتھی چپے لوگو چپے ناتھ سو بیل

چپے اموڑی نار عشق میں پھرے دِوانی

چپے آگ سُو پھونس چپے دنگل میں گیانی

چپے شیر سُو سُور چپے کُتا سُو بلی

بھانڈ سُو بیساں چپے، منزل سُو چپ جائے تلی

چپے آسامی، شاہ سُو، جیسے وے چپاں قرض سُو لوگ

چاتر سُو مورکھ چپے جیسے چپے بُھوک سو بھوگ

چپے بُھوک سُو بھوگ چپے سُورج سُو چندا

گُر سو چیلو چپے چپے برساتِ گنگا

شاعر سُو چپے سریسٹی چپے رسیار سُو سال

چپے زندگی موت سُو گلزارؔی کدی نا چپ سے کال

☆☆☆

# پیدائشی واقعات

ایک چترائی کو کھیل ہے یاکو بڈو اندیشو موئے
چرچا آپ سُجان کی جے یُو محفل راضی ہوئے
میرو رب بڑو پر بھین وائی کی صفت سناؤں
میرے دِل پہ جمو اکھین خدا کو سیس نواؤں
دو سے ستّر دِن میں، پتلو بن کر ہویو تیار
خدا اتارے فرش پہ بندو جب دیکھئے سنسار
جب دِیکھے سنسار رنگ دنیا کو مانو
یاکے لگ لنک میں ڈنک، نشہ میں پھرے دوانو
پہلی مت تو چھوڑ دی جانے کت لُودئی گنوائے
بُھولو پھرے گھمنڈ میں، بندو نیتر کھولے نائیں
تیری ہڑی چور نے گھڑی سُکالی کیسے پاوے
رہو نیند میں سُوئے بتا، توئے کون جگاوے
سزا رضا سو ملے گی، بنو پھرا گو گیند
پِیت جوڑلے پِیو سُو، تیری لگے کہا ہے نیند
لگے کہا ہے نیند سنبھل مت چوکے چھاگل

مت کر ایسو کام کہاوا آگے پاگل
سُرت پھینک لے جانچ کے جاکھن جمی جہاں
ہٹا دھیان شیطان سُو بند بھولو پھرا کہاں
اب اُو شکی آوے جائے جات کو نہیں جناوے
آری چلے نہ سیار، گربھ کے بیچ بناوے
ہڈی کت کر جائے مانس کت کر پہنچاوے
ہے ایک چوئے کو بستار گربھ کو بھیدن پاوے
ہات، پاؤں، اُنگلی بنی سچو بنو سریر
لِکھو دیکھ حدیث کو، مُہنہ پہ وائی کی تصویر
مہنہ پرواہی کی تصویر، مغز نہ بنی کہی ہے
جے کوئی کرے اکھین لکھا کی بات صحیح ہے
میرو سچو بار کریم ہے یا پہ کرو اِمان
گیارہ سُر یا کھوڑ میں جانوں، دھنسے کہاں کر جان
بندہ آپ جھوٹا پڑاں، جہنم پھراں کماتا
اُد دھن کا ریگر آپ کہاں جاسو بھیماتا
راگ رنگ چھن میں کرے، دائی بنے دلیل
جی میں سُوجی ہوت ہے جیسے بازی گر کو کھیل

رب ماتا، رب ہی پتا، رب بناون ہار
سب جھوٹی مخلوق ہے دیکھو رب سچو گلزار

گلزاری نے مندرجہ ذیل ایک مسلسل میواتی نظم میں میواتی زبان کی مروجہ تمام ضرب الامثال کو سمو دیا ہے۔ اور یہ اُس کی شاعری کی بہترین مثال ہے۔ اور اس امر پر دال ہے کہ میواتی شاعری پر اُسے خاصا عبور حاصل تھا۔

رُوپنتی کل بانجھ گُنی کیوں نردھن کینے؟
کیسے سمدر کھاری نیر کنول کیوں کانٹے دینے؟
کیسے اُتم گھر دیو رنڈاپو غیبی کیسے ہویو اصل کو تیل
کیسے آلا میں سُواڑ گیو، کیسے اُو بنو میل کو بیل
کیسے بنو میل کو بیل، زیر کے شیر کینگھے ہاں؟
کہاں کٹک گئی لوٹ ، کہاں تو نند بہے ہاں؟
ان کو ارتھ لگائے بتا ہا تو بھی تکیا
کہاں ہُویو ہے عشق مانڈھ میں ڈوبی کُتیا
کُتیا ڈوبی مانڈھ، سنو تم میرا بھائی
اُو تریا ہی کون مہا کی رہ گئی نہائی
نہائی کیسے رہی بنا تو بھی گھن بولا
اُو لنگڑی ہی کون، نہیں اُتری منڈ کولا

کس نے تو وعدو بدھو کس نے مانی چھیت
چو بارے کیسے چڑھی لوگو یا گرہیا لاکی اینٹ
کیسی ہی اُو اینٹ، قسم کیسی کو روڑا
بھانوتی نے بیٹھ کہاں اُو کنبہ جوڑا؟
کس کو ہویو ہریرو نیم سو، واکو گڑجڑو نہ کھانڈ
بنا کھٹائی کونسی لوگو کیسے مرگئی رانڈ
نو من جلو کجر میں تیل جمالو کسی نے گارو
کہاں بنینی نے ہنگو مدارو کس نے مارو
چاؤ سُو کون گیو ہو سات میں کس نے چھوڑو بھات
کون شخص کو ذکر ہے جاکو لگو گدھی کے ہات
کِس کے کُہنی مُہنہ میں آگئی کس نے کرو اپھنڈ
کون شخص کو ذکر ہے جاکو ہویو ردڑ کو . .
تاپو کون گاؤں میں گدھا، تاپتو کس نے دیکھو
کس کے ہو اُو بیاہ، بیج کو پھیلو لیکھو
نُو نہہ سُو کس نے کری آنگلی دُور، کون ہو اتنو دُوتو
جاکو ابتک گِلّو ہوئے، قبر پہ کس نے مُوتو
کیسے وے تیلی کا تینو مرا، کیسے اُو دُھرسو ٹوٹی ہی لاٹھ

گھوڑی پونجھ برابر کد ہوئی، کس کو ہوئی ڈہرسی کھاٹ
کا دن گئی بلائی حج کُو، جاہے جانے سب سنسار
جانو جھوٹی ہے کہ سچ ہے یا کی صفت کتھے گلزار

گلزاری نے دیگر میواتی شعراء کے برعکس اسلامی تصور کو اپنایا ہے دوسرے میواتی شعراء نے ہندی خیال کے مطابق گیان کی دیوی (ایشری) کو منا کر بسا اوقات اپنے کلام کا آغاز کیا ہے۔ درج ذیل دوہے اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

نہ میں باُوں جوت نائیں میں کروں کڑھائی
میرے اوڑے آپ سُبحان گیان موکُو دِئے الٰہی
جتنی ہم پہ سدھی سبھا میں آ درسائی
سُنیو سب سردار بات سُن لیجو ساری
میں دیوی مانوں نائیں بنے یُو کون بچاری
کون بچاری بنے، اشٹھ اللہ کو سادھوں
جے اُو دیوی مل جائے بیٹھ کر بھلّو باڈوں
واسُو باڈوں خوب سُرت کو بھالو ماروں
چاہے نکل بھان چُھپ جائے نائیں میں واسو ہاروں
واسُو ہاروں کوئینا نامیں راکھوں کان

نائیں مناؤں ایشری میرے اوڑے آپ سبحان
میرے اوڑے آپ سبحان ہے سب کی کرے دُعا قبول
دیکھو نگاہ پیار کے جس کے دوست نبی رسولؐ
دوست نبی رسول حکم کلمہ کو لائے
سب کے اوپر فرض نبیؐ نے بیٹھ سنائے
بیٹھ سنائے نبیؐ نے جاسُو سن کر خُدا سہائے
دیوی اے کٹھواؤں کُتّان پہ جب تک میری پار بسائے
جبتک پار بسائے دیو پیچھے کلکاروں
یاہے کروں سیوں سُو دُور خوب لٹھن سُو ماروں
جو کوئی دیوی کے اوڑے اُٹھے واسُو بھلّو روپوں جال
بیٹھی ہے پتھواری میں نکیلی جاپہ دِنوں موتاں گوال
سگلے جُھوٹا دیوتا، کرن ہار کرتار
گلزارؔی کی مینتی مالک لیو حشر میں تیار

☆☆☆

۱۶

# ویاسؔ جی یا غیاثؔ جی

## ( کوک کے دوہے )

کوک ایک قدیم علم ہے بلکہ ہندی ادب میں تو ایک مستقل کتاب الموسوم بہ کوک شاستر اس علم سے متعلق موجود ہے اس علم میں ماہرین قیافہ شناسی نے اپنے علم اور تجربات کی بناء پر مرد وزن کی شکل و شباہت جسمانی وجاہت، خدوخال، چال ڈھال اور لباس کے طریق استعمال سے معائب ومحاسن کو اجاگر کیا ہے۔کوک کا عالم انسان کے متعلق پیشین گوئی کرسکتا ہے۔اور عام طور پر صحیح پتہ دیتا ہے۔

میواتی زبان میں کوک شاستر کو اکثر روایات کے مطابق ۳۲۰ دوہوں میں غیاثؔ جی ویاسؔ جی نے باندھا ہے۔جن میں سے بطورِ نمونہ کچھ دوہے درج ذیل ہیں۔

نوٹ: اگر کسی صاحب کو ان کے علاوہ کچھ اور دوہے یاد ہوں تو ہمیں بھیج دیں مشکور ہوں گے۔"سردار خاں"

ڈھل گوچی، کھوا چلے چلے رلکواں چال
کوک کہے سُن بیاس جی ایسی تریا کرے نہال
بھوں بھاری، بلواں بُھجا پھٹا پھٹا سا تور
کوک کہے سن بیاس جی تریا خصم کرے گی اور

یہ دوہا اس طرح بھی لکھایا گیا ہے۔

بھوں بھاری، بلواں بُھجا پتھرایا سا تور
کوک کہے سُن بیاس جی تریا خصم کرے گی اور
اِیڈی جا کی لچ پچی پینڈی کالا بار
کوک کہے سن بیاس جی تریا لوگ کرے دو چار
ٹھوکر سو لہنگو اُڈے پڑے لُوگڑے بُھونر
کوک کہے سن بیاس جی تریا خصم کرے گی اور
بھینسا مُونڈی سر دُھنی جُوی کنپٹی لھیک
کوک کہے سن بیاس جی تریا منگوا دیے گی بھیک
پتلی سی۔ر۔ پتنگ سی، سانپن سی لہرائے
کوک کہے سن بیاس جی تریا کنتھ اپنے کو کھائے
بھوں بھاری بلواں بُھجا مرد مچھالی نار
کوک کہے سن بیاس جی تریا لوگ کرے دو چار

مُٹ پائی ہنس بولنی کالے ہونٹ بری
کوک کہے سن بیاسؔ جی تریا ہوتے ہی کیوں نہ مری
گاؤں دیکھ رووو کرے سبھا دیکھ مڈھلائے
کوک کہے سن بیاس جی تریا کی عقل ٹھکانے نائے
گُونٹھا سو انگلی بڈی جیسے انگلی مد ہوئے
کوک کہے سن بیاسؔ جی تریا کے کوئی چھتر پتی پھل ہوئے
گورا مُکھ پہ تل گھنا نینا نارنگی
کوک کہے سن بیاس جی تریا ای دیکھے چالنگی
آدھا سر پہ لُوگڑو آدھا دیکھاں بال
کوک کہے سن بیاس جی دیکھی یا کی ٹُون گُھسیڑی دال
پینڈی یا کی لچ پچی کڑی رلکواں کیس
کوک کہے سن بیاس جی تریا کُل کو کرے نریس
گرہیالے ہنستی پھرے، کھڑی ہور بتلائے
کوک کہے سن بیاس جی تریا ای کل کو داغ لگائے
لال بتیسی چھرچھری قد میں ہوئے گینی
کوک کہے سُن بیاس جی ہوئے گی پاڑوسی لہنی
پتلی پینڈ چلکنی سر سیالُو میلا

کوک کہے سن بیاس جی تریا بر چاہے چھیلا
یا کی گونٹھا سو انگلی بڈی نکلی چکتی ہوئے
کوک کہے سن بیاس جی تریا بر چاہے گی دوئے
بُھوں بھاری پتلی بُھجا دیہی لال سُرنگ
واکو کے تو ست گینو چڑھے نائیں تو چڑھے تُرنگ
بُھوں بھاری، بھاری بُھجا اور چھریرہ دنت
کوک کہے سن بیاس جی تریا اور کرے گی کنتھ
دھمک نار گھر سُو چلے گر ہیالے بتلائے
کوک کہے سن بیاس جی تریا کی نیت ٹھکانے نائے
تریا ہووے ہنس مُکھی واکو ماتھو رہے بلند
کوک کہے سن بیاس جی واکے گھر میں رہاں انند

☆☆☆☆☆

# میوات کے نامور صوفی شاعر

# بھیک جیؒ

(منتخب کلام)

ترتیب وتالیف

محمد یٰسین خاں باگھوڑوی

# بھیک جیؒ ایک عظیم شاعر

کسی بھی قوم کی زبان، اس کے ادب اور ثقافت کو محفوظ کرنے میں شاعر ایک بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ زبانی بات تو اکثر بھلا دی جاتی ہے لیکن جو کچھ شعر یا ڈوہے کی شکل میں سامنے آتا ہے وہ انسان کے سینے پر نقش ہو جاتا ہے اور یہ نقشِ اوّل اپنی چھاپ آنے والے زمانوں پر ثبت کرتا رہتا ہے۔ یوں سفر در سفر کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور یہی فیض ہے جو آج ہم تک بھیک جی کی شاعری کی شکل میں پہنچا ہے۔

میواتی شعراء نے بہت سی اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے اور ایسے ایسے مضامین پیش کئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یہاں یہ نکتہ بھی اُبھرتا ہے کہ کیا کوئی شخص محض شعری صلاحیتوں کے بل بوتے پر ایسے عمدہ خیال پیش کر سکتا ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں یہ شعراء یقیناً اپنے وقت کے عالم و فاضل اشخاص ہوں گے۔ اب اس زمانے میں درسگاہ ایک ادارے کی شکل میں تھی یا محض شخصی، یہ سوال البتہ جواب طلب ہے کہ ہم تک بہت سے شعراء کے حالاتِ زندگی مکمل طور پر نہیں پہنچ پائے۔ محترم و مکرم بھیک جی کے سلسلے میں بھی یہی بات کہی جا سکتی ہے۔ جو کچھ ہم تک ان کے بارے پہنچتا ہے وہ ان کے اپنے

ایک ڈوہے سے یا کچھ زبانی روایات سے پہنچتا ہے وہ پاہٹ تھے اور موضع بڈیڈ میں ان کی رہائش تھی۔ اپنے وقت کے اولیاء اللہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ہندوستان کی روایت رہی ہے کہ اکثر اولیاء اللہ شاعری کو اپنے اظہار کا ذریعہ بناتے رہے ہیں۔ حضرت فرید گنج شکرؒ، وارث شاہؒ، بابا بلّھے شاہؒ، شاہ حسینؒ، امیر خسروؒ، خواجہ میر دردؒ، سچل سائیںؒ اور اس قبیل کے دوسرے صوفی شعراء جن کا شمار ممکن نہیں۔ بھیک جی نے بھی سلوک کی منازل طے کر کے شاعری کو اپنے اظہار کار کا ذریعہ بنایا۔ ان کی یہ شاعری ہی ہمارے اور ان کے بیچ ایک تعلق کا ذریعہ بنتی ہے۔

چوہدری یٰسین خاں باگھوڑوی کا یہ کام بہت اہم ہے کہ انہوں نے بھیک جی کے کلام کو ایک جگہ پر جمع کرنے کی گراں قدر کوشش کی۔ کہا جاتا ہے کہ بھیک جی کا کلام تقریباً 360 دوہوں پر مشتمل ہے۔ جو مواد یٰسین خاں صاحب مرحوم و مغفور کو میسر ہوا انہوں نے میو قوم کی امانت سمجھتے ہوئے اسے ہم تک منتقل کر دیا۔ یہ جذبہ کوئی معمولی جذبہ ہرگز نہیں۔ یہ اپنی قوم، اپنی زبان اور اپنی روایات سے محبت کا جذبہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ''میواتی دنیا'' بھی اسی جذبے سے کام کرتے ہوئے یہ کلام آپ تک پہنچانے کی سعیٔ کر رہی ہے۔ ''میواتی دنیا'' کا کام دوسری میواتی تنظیموں سے یوں بھی مختلف ہے کہ یہاں پر محض میواتی زبان و ادب کو محفوظ کرنے اور اس کی ترویج کا کام بہت

جذبے اور خلوص کے ساتھ کیا جاتا ہے، اور فی زمانہ یہ بہت بڑی بات ہے۔

ریاض رومانی میو

☆☆☆

# پیش لفظ

کسی قوم کی زبان کی ترقی وترویج اس کی ترقی وارتقاء کا آئینہ ہوا کرتی ہے- اُس کے شعراء کا کلام اور ادب سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ ہوتا ہے- جس قوم کی زبان اور ادب ختم ہوجاتا ہے نہ صرف اس کی تاریخ روایات اور ثقافت ہی صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جایا کرتی ہیں بلکہ وہ خود بھی نیست نابود ہوجایا کرتی ہے-

میواتی شعراء نے ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی اور اپنی کم علمی کے باوجود ایسا نکتہ رس، عمیق اور بلند تخیل پیش کیا ہے کہ دوسری زبانوں کے شعراء کرام کے کلام میں یہ رس کمیاب ہے- میواتی شعراء کے کلام کا یہ بیش بہا خزانہ ہمارے بڑے بوڑھوں کے سینوں میں محفوظ ہے- کتابی شکل میں نہیں چونکہ ہمارے نوجوانوں کو اپنی مادری زبان کی شاعری سے کوئی شغف نہیں بلکہ اردو اور دیگر زبانوں کے فلمی گانوں اور لوک گیتوں کے شیدائی، شائق اور رسیا ہیں- اس لئے اگر اسے اکٹھا کر کے صفحہ قرطاس کی تزئین نہ بنایا گیا تو اِن بزرگوں کی زندگیوں کے ساتھ ساتھ یہ انمول خزانہ بھی دفن ہو جائے گا اور قوم میو کا یہ ایک اور نا قابل تلافی نقصان ہوگا- اندریں

حالات ہم نے اِسے شائع کرنے کا عزم بالجزم کیا ہے اور میوات کے ولی صفت صوفی شاعر بھیک جی کے عارفانہ کلام یعنی دوہوں کی اشاعت سے اپنے نصب العین کا آغاز کررہے ہیں- گو ہمیں اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کا پورا پورا احساس ہے لیکن۔

وہ کونسا عُقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا؟

ہماری نظر مدتوں سے اہل قلم حضرات اور متمول اصحاب کی طرف لگی ہوئی تھی مگر اِن حضرات نے اِس طرف توجہ دینے کی تکلیف ہی گوارہ نہیں کی- ہم نے اس سے پیشتر متعدد بار اس قومی فریضہ کی انجام دہی اور تکمیل کا عزم کیا مگر اس بارِ گراں کو اٹھانے کی سکت نہ پا کر ہمت ہار دیتے- جب دیکھا کہ کوئی مردِ مجاہد میدان میں آئے کی جرات نہیں کررہا ہے تو لامحالہ اپنی ناتوانی کے باوجود اللہ کے بھروسے پر اِس کارِ خیر کا آغاز کردیا اور پیشِ نظر کتاب اِس سلسلے کی پہلی کڑی ہے-

الحمدللہ اب کچھ اور محبّ قوم نوجوان، اہل علم حضرات اور اہل ثروت اصحاب ہمارے ہم نوا و ہم خیال اور مدد و معاون ہیں۔

گئے دِن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

اگر اللہ جل شانہ کا فضل اور قوم کا بھرپور تعاون ہمارے شاملِ حال رہا تو ہم اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب و کامراں ہوں گے اور اس سلسلے کو مزید آگے بڑھائیں گے۔

''میوات اکیڈمی'' چوہدری حشمت خاں دلاوری ایڈووکیٹ اور چوہدری فہیم خاں میواتی کی کوششوں سے قیام میں آ گئی ہے اور اِسی کے زیرِ اہتمام اِس کتاب کی اشاعت کی گئی ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

خاکسار: محمد یٰسین خاں باگھوڑوی

☆☆☆

# بھیک جیؒ

بھیک جیؒ میواتی زبان کے ایک مشہور صوفی شاعر ہوگزرے ہیں۔جن کا عارفانہ کلام ۳۶۰ دوہوں پر مشتمل ہے جوابھی تک ضابطہ تحریر میں نہیں ہے البتہ عوام الناس کے سینوں میں محفوظ ہے۔میواتی زبان کو جاننے اور سمجھنے والے اِسے بڑے شوق سے سنتے اور سناتے ہیں۔

فی الحال جناب بھیک جیؒ کی حیات مبارکہ کے مفصل حالات لکھنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اُن کے صحیح حالات دستیاب نہیں ہوسکے۔ آپ پاہٹ میو تھے، آپ کے والد کا اسم گرامی رحمت خاں تھا۔جن کے چار بیٹے تھے۔ جناب بھیک جیؒ اُن میں سب سے چھوٹے تھے۔ بھیک جیؒ کے ایک دوہے سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

رحمت کے سُت چار ہاں، ہمت ، نبیا دوئے
تیجو بھائی مبارک، چوتھو بھیک کہاں ہاں موئے

رحمت کے چار بیٹے ہیں، ہمت،نبیا،مبارک اور بھیک جی۔

علاوہ ازیں جناب بھیک جیؒ کی شادی خانہ آبادی کے ہونے اور ایک بچے کا باپ بننے کا ثبوت بھی ملتا ہے بعد میں کسی وجہ سے فقیری اختیار کرلی اور

موضع بڈیڈ کے تکیے میں بیٹھ کر تزکیہ نفس اور سلوک کی منازل طے کرنے کے لئے ریاضت ومجاہدہ میں مصروف ہوگئے- بالآخر عبادات وریاضت اور ذکرو فکر کی بدولت ولایت کی منزل طے کر گئے اور آپؒ کا شمار اولیاءاللہ میں ہونے لگا اور اسی حالت میں واصل بحق ہوئے- آپ کا مزار مقدس موضع بڈیڈ کے نزدیک پہاڑ کے دامن میں واقع ہے-جس پر املی کا درخت سایہ فگن ہے اور اب بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے- میوات میں آپؒ کے کشف وکرامات کے قصے عام مشہور ہیں-

عاصی

محمد یٰسین خاں باگھوڑوی

☆☆☆

# ہدیہءتشکر

ہم اپنے اُن کرم فرماؤں کے بالعموم اور ماسٹر سردار خاں صاحب باگھوڑوی اور چوہدری فہیم خاں صاحب میواتی آف رائیاں کے بالخصوص ممنونِ کرم ہیں جن کے بھرپور تعاون کی بدولت کتاب ہذا کی اشاعت شرمندہءِ تکمیل ہوئی۔

# اعتزار

ہم نے دوہوں کی صحت کے متعلق حتی الوسع کوشش کی ہے کہ کسی دوسرے شاعر کا دوہا جناب بھیک جی مرحوم سے منسوب نہ ہونے پائے جن حضرات نے ہمیں یہ دوہے لکھائے ہیں ان ہی کی پختہ یقین دہانی پر دوہے شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ تاہم اگر کوئی صاحب کسی قسم کی غلطی محسوس کریں تو براہِ کرم مطلع فرمائیں تا کہ دوسرے ایڈیشن میں تصحیح کی جا سکے۔

# التماس

ہم بڑی تگ ودو کے بعد صرف ساٹھ دوہے اکٹھے کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ابھی تین سو دوہے اکٹھے کرنے باقی ہیں اگر کسی صاحب کو یا اُن

کے علم میں کسی دوسرے شخص کو ان کے علاوہ اور دوہے یاد ہوں تو ہمیں لکھ کر بھیج دیں تا کہ انہیں بھی شائع کرایا جا سکے۔

احقر

محمد یٰسین خاں باگھوڑوی میو

☆☆☆

دوہا

بھیکج دُوارو دُور ہے ڈھونڈا ہی سو پیں

بن ڈھونڈے پاسے نہیں بھیک جی پی پیارا کودیں

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بن | بغیر | دُوارو | در، دروازہ، گھر |
| پی پیارا | خاوند، مراد محبوب حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ | پیں | پیش |

ترجمہ

اے بھیک جی! محبوب کا گھر دور ہے۔ ڈھونڈنا

پڑے گا-محبوب کا دیس بغیر جستجو نہیں مل سکتا-

مطلب

اس دوہے میں بھیک جی اپنے آپ سے مخاطب ہیں کہ اگر تجھے وصل یار مطلوب ہے تو کمرِ ہمت باندھ کر محبوب کے دیس کی تلاش شروع کر دے اور درازی ءسفر اور دوری منزل کی پروا کئے بغیر مردانہ وار بڑھتا چلا جا-اس میں کوئی شک نہیں کہ راستہ کٹھن اور دشوار گزار ہے لیکن ان دشواریوں سے گزرنے کا دوسرا نام کامیاب زندگی ہے اس لئے دربار یار میں پہنچنے کے لئے جستجو درکار ہے-

دوہا

پیارا پی کا دیس کی بڑی کٹھن ہے گیل
کوئی کوئی سادھو چڑھ گیو بھیک جی سلجھا سلجھا بیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پی | خاوند | گیل | راستہ |
| سادھو | سنت درویش | چڑھ گیو | چڑھ گیا |

ترجمہ

محبوب حقیقی کے دیس کا راستہ نہایت دشوار گزار ہے- ہزاروں میں سے کہیں ایک آدھ درویش راستے کی الجھنوں سے بچ بچا کر دربارِ حبیب میں پہنچنے میں کامیاب ہوتا ہے-

مطلب

محبوب حقیقی تک رسائی حاصل کرنے کے لئے متعدد دشوار گزار راستوں اور پُر مصائب گھاٹیوں سے گزرنا پڑتا ہے- تلاشِ حق میں ہر آدمی سرگرداں ہے مگر کوئی کوئی خوش نصیب دنیاوی آلائیشوں کی خاردار جھاڑیوں سے دامن بچا کر وصل یار میں کامیاب ہوتا ہے ؎

بڑی مشکل ہے اس جنس گرامی کی خریداری

☆☆☆

دوہا

چڑھنے والا چڑھ گیا جن کا درس ایمان
جن کے ہردے ہَر بسے اُن کو چڑھنو ہے آسان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہردے | سینہ، دل | ہَر | رب، خدا |
| درس | ٹھیک، صحیح | | |

ترجمہ

جن کے ایمان درست تھے وہ منزل مقصود کی سیڑھی پر آسانی سے چڑھ گئے- مزید بران جن کے دل میں خدا جاگزیں ہے اُن کا چڑھنا تو بہت ہی آسان ہے-

مطلب

جن لوگوں کے ایمان وایقان راسخ اور درست ہیں وہ اپنے عزائم ومقاصد میں کامیاب ہوگئے-جن کے قلوب میں خوفِ خدا جاگزیں ہے اور اُس کا کثرت سے ذکر کرتے

ہیں درحقیقت وہی لوگ کامیاب و کامران اور فلاح یافتہ
ہیں اور اُن کی ہر مُشکل آسان ہوجاتی ہے۔

دوہا

پی ہَر سُو کچھ پیو کو لیتی چل سوغات
کہا جُواب دیا گی وا پیو کو بھیک جی خالی دونوں ہات

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پی | شادی | سوغات | تحفہ |
| ہَر | شدہ | ہات | ہاتھ |
| | عورت | | |
| | کے | | |
| | والدین | | |
| | کا | | |
| | گھر | | |
| | میکے | | |

ترجمہ

میکے سے اپنے خاوند (محبوب) کے لئے کوئی چیز تحفہ کے طور پر لیتی چل اگر وہ تجھ سے پوچھ بیٹھا کہ ''میرے لئے کیا لائی ہے'' تو اُسے کیا جواب دے گی جبکہ تیرے

دونوں ہاتھ خالی ہیں-

مطلب

یہ دوہا میواتی معاشرے کی ایک خاص رسم کی طرف اشارہ کرتا ہے-عورت جب اپنے میکے سے سسرال آتی ہے تو وہ کوئی نہ کوئی چیز اپنے ساتھ تحفہ کے طور پر ضرور لاتی ہے-جسے محلّے میں تقسیم کر دیا جاتا ہے-اس سے باہمی انس ومحبت اور میل ملاپ بڑھتا ہے مگر وائے مجبوری یہاں تو معاملہ ہی دِگرگوں ہے- نہ کچھ سوغات اور نہ تحفہ تحائف اندریں حالات محبوب کے سامنے خالی ہاتھ جانا باعثِ ندامت ہے-اس لئے بھیک جی روح کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اے روح! تو اس دنیا سے اپنے خالق و مالک کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے نیک اعمال کا تحفہ لے جا اور اگر تیرا نامہء اعمال خالی ہوا تو تُو اُسے کیا جواب دے گی؟اور تیری بریّت کیسے ہوگی-

☆☆☆

دوہا

پی نے بھیجی بنج کو گئی گیل میں بُھول
کہا لیر ملوں وا پیوسو موپے بیاج رہو نہ مُول

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بنج | خرید و فروخت | گیل | راستہ |
| لیر | لے، کے | موپے | میرے پاس |
| بیاج | سُود | مول | اصل زر |

ترجمہ

میرے پیارے محبوب نے مجھے سودا لینے بھیجا تھا لیکن میں راستے میں بھول گئی کہ مجھے کیا خریدنا ہے-اب میں پیتم (اللہ) سے کس منہ سے ملوں گی کیونکہ میرے پاس اصل زر ہے اور نہ سود-

مطلب

یہاں روح کفِ افسوس مل کر کہتی ہے کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دنیا میں اعمالِ صالح کا تحفہ لینے کے لئے بھیجا تھا مگر میں یہاں کی رعنائیوں اور دلفریبیوں میں ایسی کھوئی کہ اپنی تخلیق کے مقاصد کو بُھول گئی اب مجھے واپس محبوب کے پاس جانا ہے اسے کیا لے جا کے دوں گی جبکہ میں بالکل خالی ہاتھ ہوں اور اب میرے پاس نہ اصل زر (تقدیس) ہے اور نہ سود (اعمال صالح) بلکہ میں نے اپنی پیدائشی پاکیزگی بھی دنیا کی معاصی الائیشوں سے مُغلّظ وملوث کرلی۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

دوہا

پی آنکھن دیکھو نہیں پی کو دیکھون دِیس
کیا پھل چاہے وا پیو کو جانے وا لُو کیسو چاہے بھیس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| والُو | اُس کو | نہ آنکھن | نہ آنکھوں سے |
| دیکھون | نہیں دیکھا | | |

ترجمہ

نہ محبوب ہی آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی اس کا وطن۔ یہ بھی معلوم نہیں اُسے کون سا پھل مرغوب ہے اور کونسا لباس پسند ہے۔

مطلب

یہاں بھی ایک اور میواتی رسم کی طرف اشارہ ہے۔ یہ لوگ گوت بچا کر شادی کرتے ہیں۔ شادی سے پیشتر دولہا اور دلہن ایک دوسرے سے بالکل نا آشنا ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے رہائشی علاقوں سے بھی مطلق واقفیت نہیں رکھتے بلکہ مکمل اجنبیت ہوتی ہے۔ اِندریں حالات دلہن کو بھلا کیا خبر کہ اُس کے جیون ساتھی کو کون سا پھل مرغوب ہے۔ کونسا لباس پسند ہے اور کونسی عادت بھاتی

ہے۔

یہاں شاعر نے اِسی خیال کو شعر کا جامہ پہنا کر بندگان خدا کو بالعموم اور روح کو بالخصوص حقیقت حال کی طرف متوجہ کیا ہے کہ ہم نے نہ خدا دیکھا ہے اور نہ اس کی قیام گاہ۔ یہ بھی نہیں جانتے کہ اُسے ہماری کونسی عبادت اور کونسی ادا (حالت) پسند ہے۔

☆☆☆

دوہا

کنواری رو وے باوری لے لے پی کو ناؤں
پی آنکھن دیکھو نہیں بھیکا رورو جگایو گاؤں

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| باؤری | باؤلی، پاگل، کم عقل، بھولی | ناؤں | نام |
| پی | خاوند، محبوب | آنکھن | آنکھوں سے |

ترجمہ

جس کنواری لڑکی نے اپنے خاوند کی شکل تک نہیں دیکھی وہ پگلی اُس کا نام پکار پکار کر کیوں رو رہی ہے۔
اُس نے خواہ مخواہ آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔

مطلب

میراں سید حسین نے تارا گڑھ *فتح کیا اور یہیں شہید ہوگیا۔ جنگ سے قبل اُن کی سگائی ہوچکی تھی۔ ان کی منسوبہ نے شہادت کی خبر سنی تو گریہ و زاری شروع کردی۔ بھیک جی نے اِسی واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک پہیلی بھی کہی ہے۔

حلوو ہو گو نیم سو کڑوی ہوگئی کھانڈ
اب اُوتریا ہے کونسی بھیکا جو کنواری ہوگئی رانڈ

میوات میں ایک روایت ہے( گو تاریخی لحاظ سے غلط ہے) کہ میراں سید حسین

---

*تاراگڑھ:-اجمیر شریف کے قلعے کا نام

نے تاراگڈھ کو فتح کیا اور وہ اس طرح کہ سب سے پہلے مکہ سے روشن شاہ درویش تاراگڈھ پہنچا حاکم وقت پرتھی راج نے اس کی انگلی کٹوا دی جس کی خون کی دھار مدینہ پہنچی-وہاں سے ایک لشکر جرار تاراگڈھ پر چڑھائی کرنے کے لئے روانہ ہوا-جس کی قیادت میراں سید حسین نے کی جو ابھی کنوارے تھے، چلتے ہوئے ان کی والدہ نے ایک سیدزادی سے ان کی سگائی کردی-یہ تاراگڈھ کو فتح کرکے یہیں شہید ہوگئے اور ان کی منسوبہ کنواری ہی بیوہ ہوگئی-میوات میں ''تاراگڈھ کی بات'' بہت ہی مشہور ہے-

دوہا

انوادی اَدھ پر رہی تُو پہنچی پی کے لار

تُو تو ہم سُو کد مِلا کدِی بھیک ملنگا آر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| انوادی | دلہن کے ساتھ اس کے سسرال تک جانے والی عورت | ادھ | منزل سے |
| | | پَر | پیچھے |
| لار | نزدیک، پاس | کدِی | کبھی |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ملنگا | ملیں گے | آر | آ کر، آن کر |

ترجمہ

انوادی تو منزل سے پرے رہ گئی اور تو اپنے محبوب کے پاس جا پہنچی- اب تو وہاں سے بھلا کب واپس آنے لگی- کسی دن ہم ہی تجھ سے آ کر ملیں گے-

مطلب

میو معاشرے میں یہ رواج تھا (اب متروک ہے) کہ دلہن کے ہمراہ ایک ادھیڑ عمر کی عورت جو عموماً نائن یا میراثن ہوا کرتی تھی سسرال تک جایا کرتی تھی کیونکہ لمبا سفر ہوتا تھا- بیل گاڑیوں اور رتھ وغیرہ میں سفر کیا جاتا تھا چونکہ سسرال والے دلہن کے لئے بالکل اجنبی اور ناواقف ہوتے تھے نیز شرم و حیا کی وجہ سے وہ دوران سفر اور گھر پر حوائج ضروریہ اور اکل و شرب کی باتیں کرنے میں حجاب محسوس کرتی تھی اور والدین اور بہن بھائیوں کی جدائی اس کے لئے ایک نا قابل برداشت صدمہ ہوتا تھا- (یہ تو اب

بھی ہوتا ہے) اس لئے انوادی اُسے دلاسا دلاتی رہتی تھی اور صبر وشکیب کی تلقین کر کے غمِ فرقت بھلانے کی کوشش کرتی رہتی تھی۔

جناب بھیک جی نے کس لطیف انداز میں مضمون باندھا ہے کہ اے عروس نوروح تُو تَو اپنی انوادی (جسمِ خاکی) کو پیچھے چھوڑ کر اپنے محبوب (اللہ) کے پاس جا چکی ہے تو وہاں سے لوٹ کر آنے سے رہی کسی نہ کسی دن ہمیں تیرے پاس پہنچیں گے۔

☆☆☆

## دوہا

سکھی سنگاری ساسرے بھئی سہیلیاں دور
انوادی ادھ پر رہی تُو تَو پہنچی پی کے حال حضور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سکھی | ساتھن | ساسرے | سسرال، |
| | دلہن | | یہاں |
| | یہاں | | مراد |
| | مراد | | ملِک |
| | میت | | عدمِ، |
| | ہے | | دوسری |
| | | | نیا |
| اُو | وہ، | حال | پاس، |
| | مراد، | حضور | سامنے |
| | روح | | |

ترجمہ

اے دلہن (میت) تیری سہیلیوں (پسماندگان)

نے تیرا بناؤ سنگار کیا اور خود الگ ہو بیٹھیں- تیری انوادی (جسم خاکی) بھی پیچھے رہ گئی اور تو خود اپنے محبوب (اللہ) کے پاس چلی گئی-

مطلب

یہاں تجہیز و تکفین کو اِس نرالے انداز میں بیان کیا گیا ہے- گویا رخصت ہونے والی شے ایک دلہن ہے جس کا بناؤ سنگار اُس کی سہیلیوں نے خوب کیا ہے وہ تو اُسے سجا سنوار کر پرے ہٹ گئیں- انوادی نے بھی ساتھ نہ دیا اور خود محبوب کے پاس جا پہنچی- مراد یہ کہ ساتھ والوں نے قبر میں لے جا کر چھوڑ دیا اور انوادی یعنی جسم جو ایک مٹی کا ڈھیر ہے اُسے (روح) چھوڑ کر عالم بالا میں اپنے خالق کے پاس چلی گئی-

دوہا

اپنی چَھب بنائے کے پی کے پاس گئی
جب دیکھی چَھب پیوکی میں تو اپنی بھول گئی

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| چَھب | زیب و زینت، زیبائش و آرائش، بناؤ سنگار، نازوادا |

ترجمہ

میں اپنا بناؤ سنگار کر کے اپنے محبوب کے پاس گئی مگر جب میں نے اُس کی زیبائش اور آرائش دیکھی تو میں نے محسوس کیا کہ میری زیب و زینت اُن کے سامنے ہیچ ہے۔

مطلب

عالمِ بالا کی ہر چیز اتنی حسین وجمیل اور قیمتی ہے کہ اس جہان فانی کی کوئی چیز اُس کے پاسنگ بھی نہیں ہوسکتی اندازہ کیجئے۔قیامت کے دِن قرآن مجید کے حافظ کے والدین کو ایسے تاج پہنائے جائیں گے جن کی قیمت دنیا و مافیہا سے زیادہ ہوگی یعنی اس دنیا کی تمام دولت اور زر و جواہر کی وقعت ایک تاج کے برابر بھی نہیں ہوسکتی۔

دوہا

بالے تن بھولی رہی جُوانی دَئی مفت میں کھوئے
بوڈھی ہو پی کے چلی پی سنگ جانے کیسے رہنو ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بالے تن | بچپن، بالک پن | دِئی | دی |
| بوڈھی | بوڑھی | جُوانی | جوانی |
| جانے | خدا جانتا ہے، معلوم نہیں | رہنو | رہنا |

ترجمہ

بچپن بھولے پن میں اورلڑکپن کھیل کود میں گزر
گیا- عالمِ شباب الھڑپن کی نذر ہوگیا- بڑھاپے میں

محبوب کے پاس جارہی ہوں- دیکھئے اُس کے ساتھ کس طرح گذربسر ہوگی-

مطلب

بھیک جی فرماتے ہیں کہ انسان بچپن اور لڑکپن کو کھیل کود میں گزار دیتا ہے حالانکہ یہ علم سیکھنے کا وقت ہوتا ہے- جوانی دیوانی ہوتی ہے- اسے لعو ولعب کی نذر کر دیتا ہے جبکہ یہ نیک اعمال کرنے کا بہترین وقت ہے کیونکہ عالم شباب میں توبہ کرنا اور اپنے معبود کی عبادت کرنا پیغمبروں کا شیوہ ہے- جوانی گزری تو بڑھاپا آ دھمکا اور اسی حالت میں موت نے آ دبوچا اور خالی ہاتھ چلتا بنا- دنیا دارالعمل ہے، یہاں کے نیک وبد اعمال پر انسان کی اچھی اور بُری زندگی کا دارومدار ہے جو یہاں سے اچھے اعمال کا توشہ ہمراہ لے جائے گا اُس سے اللہ خوش ہوگا۔

گر لاکھ برس جیئے تو پھر مرنا ہے پیمانۂ عمر ایک دِن بھرنا ہے
ہاں توشۂ آخرت مُہیّا کر لے غافل تجھے دنیا سے سفر کرنا ہے

دوہا

کرسولن کو سانترو کنکر لیا بچھائے
نندرا بیرن بھیک جی پھر بھی آن ستائے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سانترو | بچھونا، بسترا | بَیرن | بیری کی مونث دشمن |
| نندرا | نیند، خواب غفلت | سُولَن | سُول کی جمع، کانٹے |

ترجمہ

میں نے کانٹوں اور کنکروں کا بستر کیا تا کہ زیادہ وقت یادالٰہی میں صرف کرسکوں مگر نیند کم بخت پھر بھی آ ہی جاتی ہے۔مثل مشہور ہے کہ" نیند سولی پر بھی آ جاتی

ہے'' یادالٰہی میں مشغول رہنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ تھا کانٹوں اور کنکریوں کو بچھا کر تکلیف دہ بستر تیار کیا جائے تا کہ نیند عابد کی عبادت میں مخل نہ ہو لیکن یہ ترکیب بھی نیند کے بھوت کے سامنے بے اثر ثابت ہوئی۔

مطلب

بھیک جی فرماتے ہیں کہ میں نے خاردار جھاڑیوں کا بستر کیا اور اُس کے اوپر کنکر ڈالے تا کہ بستر تکلیف دہ ہونے کے باعث رات بھر جاگتا رہوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت کرسکوں مگر باایں ہمہ کم بخت نیند پھر بھی آ ہی جاتی ہے اور میرے ذکرواذکار میں مخل ہوتی ہے۔

☆☆☆

دوہا

کرسُولن کو سانٹرو لٹا باندھ لی سوٹ
کرن دے نہ بندگی بھیک جی ہے کرنی میں کھوٹ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| لٹا | سر<br>کے<br>لمبے<br>لمبے<br>بال | کھوٹ | نقص،<br>کسر |
| کرن<br>دے<br>نہ<br>بندگی | عبادت<br>نہیں<br>کرنے<br>دیتی | کرنی | کام،<br>کرتوت،<br>عمل |

ترجمہ

کانٹوں کا بستر کرکے بال شہتیر سے باندھ لئے
ہیں لیکن نیند اس حالت میں بھی آ جاتی ہے، معلوم ہوتا ہے
میری کارگزاری میں کوئی نقص ہے۔

مطلب

یہ دوہا پہلے دوہے سے وابستہ ہے عبادت کرنے
کی خاطر پھولوں کی سیج نہیں خاردار جھاڑیوں کا بستر درکار
ہے۔نیند سے بچنے کے لئے بال شہتیر سے باندھ لئے ہیں

تا کہ جاگ سکوں مگر یہ ترکیب بھی کارگر ثابت نہ ہوئی اور آخرِ کار نیند نے آ ہی دبوچا۔معلوم ہوتا ہے ابھی کارگزاری میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

دوہا

کرن دئے نہ بندگی دھرن دے نہ دھیان
نندرا بیرن بھیک جی ہیں بھی پہنچی آن

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| دھرن | محبوب حقیقی سے لو نہیں لگانے دیتی |
| دے | |
| نہ | |
| دھیان | |

مطلب

(یہ دوہا گزشتہ دوہوں سے پیوستہ ہے)

# دوہا

بن پگ دیکھی آوتی لپٹ دیکھی انگ
نندرا بیرون بھیک جی کری دِئے چت بھنگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بِن | بغیر | آوَتی | آتی |
| پگ | پاؤن | | |
| لپٹ | لپٹتی | چت بھنگ کرنا | مدہوش کرنا یا بے ہوش کرنا، سلا دینا |

ترجمہ

نیند پیروں کے بغیر (دبے پاؤں) آ کر جسم سے

لپٹ جاتی ہے اور مدہوش کئے جارہی ہے۔

مطلب

بھیک جی نے کس خوبصورت انداز میں نیند کی آمد کا نقشہ پیش کیا ہے کہ اگر کوئی چیز پیروں سے چل کر آئے تو آہٹ پا کر آدمی چونک جائے۔وہ تو دبے پاؤں انتہائی خاموشی سے بلا آہٹ، آدباتی ہے اور جسم سے لپٹ جاتی ہے۔فرماتے ہیں یہ دشمن تو مجھے مدہوش کئے جارہی ہے جبکہ میں ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کے لئے بیدار رہنا چاہتا ہوں۔

☆☆☆

دوہا

ہِن پگ باجا گھونگرو ہِنا سنکھ بَھئی گھور

ہِن دیپک بھیو چاندنو بھیک جی اب کیا چاہا اور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِن<br>پگ | بغیر<br>پاؤں<br>کے | بِنا | بِن،<br>بغیر |
| سنکھ | صور،<br>الغوزہ،<br>تُری،<br>باجا | بھئی<br>یا<br>بھیو | ہوئی<br>یا<br>ہوا |
| دیپک | دیا،<br>چراغ | | |

ترجمہ

گھنگرو بغیر پاؤں بج رہے تھے، نہ کوئی باجا اور نہ کوئی بجانے والا مگر ترنم کی آواز آ رہی تھی- شمع و چراغ معدوم مگر ضیاء و روشنی موجود- اے بھیک جی! اب بھی اور کیا چاہتا ہے-

مطلب

بھیک جی نے اپنی حیات مبارکہ کا بیشتر حصہ ریاضت و مجاہدہ اور ذکر و افکار میں بسر کیا- یہ ان کی زندگی کا

ایک انوکھا واقعہ ہے- کہا جاتا ہے کہ ایک روز آپ آبادی سے دور ایک وسیع وعریض میدان میں مراقبہ میں بیٹھ کر یادالٰہی میں مصروف تھے -بے خودی کا عالم طاری تھا-سانس کی تیزی کی وجہ سے نرخرہ (حلق) میں جان کنی کے وقت پیدا ہونے والی آواز جسے میواتی زبان میں گھنگھرو باجنا کہتے ہیں- آرہی تھی- بھیک جی نے محسوس کیا کہ ان کے نزدیک ایک خاص قسم کی گھن گرج کی آواز سنائی دے رہی ہے- اچانک گھن گرج رہی اور نہ روشنی-

بھیک جی سمجھ گئے کہ اب تجھے اللہ تبارک تعالیٰ کے ہاں مقبولیت حاصل ہوگئی ہے اور جس مقصد کے لئے فقیری اختیار کی تھی وہ پورا ہوگیا ہے- بھیک جی اپنے آپ سے مخاطب ہیں کہ تم نے دیکھ لیا کہ بغیر پیروں کے گھنگھرو باج رہا تھا- نہ کوئی باجا تھا اور نہ بجانے والا لیکن پھر بھی باجے کی آواز سنائی دے رہی تھی-شمع اور دِیئے کا نام و نشان تک نہیں تھا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے تمام ماحول منور ہوگیا- کیا اب بھی تمہیں کسی اور چیز کی خواہش ہے-

دوہا

بَھینہ مسیت بنائے کر نماز پڑھی دِن رَین
جب دِل چراغ روشن ہویو بھیک جی تب پایو سکھ چین

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بَھینہ | زمین | مسیت | مسجد |
| رین | رات | | |

ترجمہ

زمین کی مسجد بنائی اور دِن رات نماز پڑھی- جب دل کا چراغ روشن ہوا تو سکونِ قلب میسر آیا-

مطلب

یہ دوہا گزشتہ دوہے کی مزید وضاحت کرتا ہے - بھیک جی فرماتے ہیں کہ میں نے زمین پر بیٹھ کر عبادت کی- مسجدوں میں نہیں بلکہ تنہائی میں جا کر میری آنکھیں کئی کئی دنوں تک نیند سے نا آشنا رہیں- تب کہیں کچھ ملا چونکہ اب مجھے قرب یار حاصل ہوگیا ہے- علم و عرفان کے در وا ہوگئے ہیں، اب مجھے سکوب قلب میسر آ گیا ہے۔

سکونِ دل کو عبث تو بھٹک رہا ہے ظہور
نماز پڑھ کہ تیرا دِل قرار پا جائے

☆☆☆

دوہا

بندہ توبہ سب کرو راکھو پیدا گر سو دِھیان
ایک دِن ایسو آئے گو بھیک جی زمین رہین اَسمان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دِھیان | خیال | رہین | نہیں رہیں گے |

ترجمہ

اے غافل انسان گناہوں سے توبہ کر اور اپنے خالق سے لو لگا- ایک دن (قیامت) ایسا آئے گا جب نہ زمین رہے گی اور نہ آسمان-

مطلب

یہ دوہا بھیک جی نے تبلیغ کے انداز میں کہا ہے
۔گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین کی ہے اور اپنے خالق کی
طرف متوجہ ہو جانے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور دوسرے
مصرعے میں فرمایا کہ دنیا کی تمام چیزیں ہیچ اور فانی ہیں بلکہ
یہ وسیع وعریض زمین اور بلند وبالا آسمان بھی نہیں رہیں گے
۔المختصر قیامت کے دن خدائے قدوس کی ذات کے علاوہ
تمام چیزیں فنا ہو جائیں گی۔

☆☆☆

دوہا

بندہ تو یہ سب کرو رب کا ہو جاؤ آدھین
کنچن کایا کوٹ پے ایک دن کیٹری ہوئے گی مُہیم

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| آدھین | مطیع، تابعدار | کنچن کایا | سونے یا شیشے کا بدن |
| کیڑی | کڑی، سخت | کوٹ | چھوٹا قلعہ |
| مہیم | مہم، سخت کام | | |

ترجمہ

اے خدا کے بندو! سب توبہ کرلو اور اپنے رب کے آگے جھک جاؤ- ایک دن تمہارے نرم و نازک جسم پر سخت حملہ ہوگا-

مطلب

یہ دوہا پہلے دوہے کی مزید وضاحت کرتا ہے- بھیک جی آئندہ گناہ کرنے سے توبہ کرلو- اپنے خالق کے تابع فرمان

بن جاؤ- ایک وقت (قیامت) ایسا آئے گا جب بدن کے
نرم ونازک قلعے پر غنیم یعنی موت کا فرشہ سخت یلغار کرے گا
اور تم اُس (جسم) کے دماغ کی کوئی تدبیر نہ کرسکو گے-

دوہا

کپڑا دھویا کیا ہوا مَل مَل دھوئی کھال
دل بھیتر دھویو نہیں بھیک جی جا میں جمو جنگال

یہ دوہا اس طرح بھی لکھا گیا ہے۔

تن کا دھویا کا پڑا اور بھجوئی کھال
دِل پاپی دھویو نہیں بھیک جی جاپے چڑھو جنگال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بھنتیر | اندر، باطن | جنگال | زنگال، زنگ |
| جمو | جم گیا | پاپی | گنہگار |

ترجمہ

دھلا ہوا لباس پہننے اور مَل مَل کر نہانے سے کیا فائدہ- دل کی صفائی تو کی نہیں جو گناہ کی وجہ سے زنگ آلود ہے-

مطلب

تن کے کپڑے دھونے اور بدن کو رگڑ رگڑ کر صاف کرنے سے کیا فائدہ؟ معصیت کا زنگ تو دِل کے اوپر جما ہوا ہے-اصل اصلاح تو اُس کی ہونی چاہیے ظاہری عبادت گزاری اور درویشانہ لباس بے سود ہیں- اصل میں تو دل کی صفائی ضروری ہے-

☆☆☆

دوہا

من چراغ دِل قندیل ہے سب تن بنو مسال
انگ بھبوت رمائیں کے بھیک نے جان گنوایو یوحال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| مسال | مشعل، شمع | من | ضمیر |
| انگ | بدن، جسم | قندیل | لالٹین، لیمپ |
| انگ بھبوت رمانا | بدن کے راکھ مل لینا | | |

ترجمہ

دِل و دماغ (ضمیر) روشن ہیں- سارا جسم ہی مثل شمع ضوفشاں ہے- بھیک جی بدن کو راکھ مل کر خواہ مخواہ حال بے حال ہو گئے ہیں-

مطلب

اللہ جل شانہ قرآن مجید فرقان حمید میں صاف صاف فرماتے ہیں کہ ''ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے'' اِسے گوش نیوش سے سنو'' دیدہِ ء بینا اور دِل آشنا

عطا کیا ہے''اسے دیکھو-حدیث شریف میں بھی آیا ہے-''طہارت نصف ایمان ہے-'' خدائے قدوس کی ذات اقدس خودمقدس ومطہر ہےاورطہارت وصفائی کوپسند فرماتی ہے-معبود کی عبادت کے لئے جسم اور معبد کا پاک صاف ہونا شرطِ اولین ہے- بھیک جی فرماتے ہیں کہ جب انسان کاضمیر روشن ہے،قلب منور ہےاور جسم مثل شمع منور فشاں ہے پھر بھی یہ سادھولوگ اور فقیر حضرات اچھے بھلے بدن پر خواہ مخواہ راکھ مل کر بے حال کئے رکھتے ہیں-ممکن ہے بھیک جی خود بھی بھبوت رماتے ہوں اور پھر مرشدِ کامل کی پندوموعظت کے بعد انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا ہو-المختصر محبوب حقیقی کی رضا جوئی، خوشنودی اور حصول قرب کے لئے بہروپ دھارنے کی ضرورت نہیں بلکہ باطن کی صفائی،قلب کی طہارت،روح کا تقدس،بدن کی پاکیزگی اورتزکیہ نفس درکار ہے-

دوہا

بھَیک منڈائے کیا ہوا کرلی گھوٹم گھوٹ!
من پاپی گھوٹو نہیں بھیک جی جا میں سارو کھوٹ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بھیک | سر کے لمبے بال | پاپی | گناہگار (گہنگار) |

ترجمہ

سر کے بال کٹا کر صفا چٹ کر لئے لیکن پاپی دل نہیں گھوٹا جو مصیبت کی جڑ ہے۔

مطلب

اس دوہے میں ریا کاری پر بڑے عمدہ پیرائے میں چوٹ کی گئی ہے۔سر، مونچھ اور داڑھی کے بال صفا چٹ کرا کے درویشانہ روپ دھارنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ریا کارانہ عبادت نجات کا ذریعہ نہیں ہوسکتی۔ قابلِ اصلاح چیز تو دل ہے جو گناہوں کی جڑ اور گھر ہے۔

دوہا

دھولا کپڑا پہن کر بھول رہو دن دوئے
اُو دھووَت دھوئی نہیں جا سو سب تن اُجلو ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اُو | وہ | دھووَت | دھلائی |
| اُجلو | اجلا | | |

ترجمہ

اے غافل !تو دوروزہ زندگی میں اپنی سفید پوشی پر اتراتا ہے یہ محض تیرے لباس کی صفائی ہے-اپنے سارے تن کی صفائی اور پاکی کے لئے دل کی صفائی کرنا چاہیے-

مطلب

یہ دوہا بھی پہلے دوہے سے وابستہ ہے-صاف و شفاف لباس زیب تن کرکے اتراتے پھرنا دانشمندی کی دلیل نہیں کیونکہ ایسے آدمی کو اللہ تبارک وتعالیٰ بھی پسند نہیں کرتے اور پھر دنیاوی عیش وعشرت کے گھمنڈ میں خدا کو بھول جانا نہایت خسارے کا سودا ہے-اصل چیز ت دل کا میل دھونا ہے جس پر ظاہر و باطن کی صفائی کا مدار ہے-

☆☆☆

دوہا

سوداگر کی ہاٹ پے ہیلا دے دے جائے جہان
وے سوداگر چل بسا اُن کی سونی پڑی ہاں دوکان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ہاٹ | دوکان | ہَیلا دینا | آواز دینا، بلانا |
| وے | وہ | سونی | ویران |

ترجمہ

سوداگر کی دکان خالی پڑی ہوئی ہے- وہ چل بسا- دنیا اُس کی دُکان پر آواز لگالگا کر واپس جارہی ہے-

مطلب

I: اللہ کے نیک بندے اس زمانے سے گزر چکے ہیں اب صرف نمائش باقی رہ گئی ہے- روحانی فیض رسانی کی دوکانیں خالی پڑی ہیں-

II: اللہ کے وہ مقبول بندے جن کی درگاہ

سے خلقِ خدا مستفیض ہوا کرتی تھی چل بسے ہیں اور اب دنیا ان جیسی ہستیوں کی متلاشی ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اُن کے وصال کے بعد ان کے سجادہ نشین اُن کے پائے کے نہ ہو سکے۔ بدیں وجہ عوام الناس اُن کے فیضان سے محروم اور بے نیل ومرام لوٹ جاتے ہیں۔

☆☆☆

دوہا

چلو بھیک وا دیس کو ہوں کنچن کی کھان
جن کا سودا بک گیا بھیک جی اُن کی امر دکان

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| وَا | اُس | کنچن | سُونا |
| امر | نہ مرنے والی، ہمیشہ رہنے والی، انمٹ | | |

ترجمہ

بھیک جی اب ایسے ملک میں جانے کے مُتمنی ہیں جہاں سَونے، فیضانِ عام کی دکان ہیں جن دکانداروں

،پیرانِ کامل کے سودے کشف وکرامات بِک (مشتہر ہو)
گئے ان کی دکانیں (ساکھ) ہمیشہ جمی رہیں گی۔

مطلب

اے بھیک جی ایسے ملک میں چل جہاں روحانی فیضان کے چشمے رواں دواں اور جاری وساری ہیں۔جن لوگوں نے کمائی کی یعنی ذکر واذکار اور ریاضت ومجاہدہ کے ذریعے وصلِ یار(اللہ) میں کامیاب ہوگئے وہ اپنے فیضان و برکات کی بدولت چہار دانگِ عالم میں مشہور ہوگئے اوراب رہتی دنیا تک اُن کے نام زندہ وپائندہ رہیں گے۔

☆☆☆

دوہا

بھاری تو میلو بھرو اب دیکھین کو گھاٹ!
مال خریدا نے بھیک جی نائیں تو اٹھی جات ہاں ہاٹ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| نائیں تو | نہیں تو، ورنہ | اب دیکھن کو گھاٹ | اب دیکھنے کا موقع |

ترجمہ

میلے میں بہت زیادہ گہما گہمی اور انتہا کی بھیڑ ہے اور دیکھنے کا موقع بھی ہے جو کچھ خریدنا ہے خرید لے ورنہ دکانیں اٹھی جارہی ہیں۔

مطلب

دنیا ایک میلے کی مانند ہے۔ زندگی ختم ہوتی جارہی ہے۔ اب تک اعمال کرنے کا موقع ہے۔ وقت ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کچھ نہ بن پڑے گا۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید، فلاں نماند

دوہا

کاچ دُھوندلے ہوگئے سَرون سُنے نہ گھور

قادم ہاسو تھک گیا بھیک جی اب کیا چاہا اور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کاچ | کانچ، شیشہ مراد آنکھیں | سرَون | کان |
| قادم | خادم مراد دست وپا | | |

ترجمہ

آنکھیں بصارت اور کان سماعت سے محروم ہوگئے- ہاتھ اور پاؤں میں بھی سکت نہیں رہی (موت کے آثار نمایاں ہیں) ایسی حالت میں اب اور کیا چاہیے-

مطلب

یہ دوہا بھی گذشتہ دوہے سے وابستہ ہے- بھیک جی

بڑھاپے کی علامات بیان کرکے فرماتے ہیں کہ اے غافل انسان اب تو تیرا آخری وقت ہے-اب بھی نیک اعمال کرلے تاکہ تیری برئیت کا سبب بن جائیں-

☆☆☆

دوہا

بھیکچ مال خریدلے سودا کرو سنبھال
حاصل کو اوصول کر بھیک جی آگے ہاں بٹوال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| حاصل | ٹیکس، محصول | اَوصُول کر | وصول کر |
| بٹوال | نگران | پہرائتی | محصول وصول کرنے والا |

ترجمہ

بھیک جی مال خریدو تو دیکھ بھال کر سودا کرنا۔ ٹیکس کی رقم اپنی جیب میں لے کر چلنا کیونکہ آگے نگران کھڑے ہیں۔

مطلب

بھیک جی فرماتے ہیں کہ یہ دنیا دارالعمل ہے۔ یہاں نیک اعمال کرو اور کسی نیک راہ پر دنیاوی آلائشوں سے دامن بچا کر چلنے سے نیکی کا سودا حاصل ہوگا۔ تمہارے پاس نیک اعمال کا توشہ ہونا ضروری ہے کیونکہ اگلے جہان اور قبر میں باز پرس کرنے والے موجود ہیں۔

☆☆☆

دوہا

حد کا تو تالا جڑا بے حد جڑی جھنجیر
جن نے حد بے حد توڑی نہیں بھیک جی دے نر ہو یا فقیر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| حد | حدود | تالا<br>جڑنا | تالا<br>لگنا |

| جھنجیر | زنجیر | نَر | شخص، مرد |
|---|---|---|---|
| وے | وہ | | |

ترجمہ

حد کی تالا بندی ہے- زنجیریں لگی ہوئی ہیں- جنہوں نے حدود کو نہیں پھلانگا وہ ہی فقیر ہیں-

مطلب

شریعت نے ہر چیز کی حدود متعین کردی ہیں جو لوگ اِن شرعی احکام کی پابندی کرتے ہیں اور یک سرِ مو اُن کی خلاف ورزی نہیں کرتے وہی لوگ دراصل فقیر (درویش) کہلانے کے مستحق ہیں-

دوہا

حد کا تو تالا جُڑا بے حد جڑی جھنجیر!!

جانے حد بے حد دونوں تجی بھیک جی واکو نام فقیر

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تجی | ترک کی، چھوڑ دی | واکو | اُس کو |

ترجمہ

حدود متعین ہیں-پابندیاں لگی ہوئی ہیں جو اُنہیں ترک کردے-اُسی کانام فقیر ہے-

مطلب

یہ دوہا پہلے دوہے سے منسلک ہے مگر دوسرے مصرعے میں واضح تضاد موجود ہے- دنیا میں سب مذاہب نے اپنے اپنے آئین اور مسلک (شریعت) قواعدوضوابط کے مطابق پابندیاں لگارکھی ہیں اور ہر کام کی حد مقرر کررکھی ہے- بھیک جی فرماتے ہیں کہ جو ان حدود قیود سے بالاتر ہوکر آزادانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور بے لوث اور بے غرض عبادت کرتے ہیں اُن ہی کانام فقیر ہے-

شرط اوّل درطریقِ عاشقی دانی کہ چیست!
ترک کردن ہر دو عالم را و پشتِ پاز دن

☆☆☆

دوہا

چلو چلی تو ہورہی ایک اندیسو اور
گیل بُہاری ہے نہیں بھیک جی بیٹھو گے کس ٹھوڑ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گیل<br>بُہارنا | راستہ<br>صاف<br>کرنا | اندیسو | اندیشہ،<br>خطر،<br>فکر |
| ٹھوڑ | مقام،<br>جگہ | | |

ترجمہ

چلنے چلانے کا عام چرچا ہے مگر مجھے ایک اور ہی فکر
لاحق ہے کہ میں نے راستہ صاف نہیں کیا ہے۔

پھر قیام کس جگہ کریں؟

مطلب

گیل بُہارنا محاورہ ہے (لین دین میں معاملہ صاف رکھنا) عاقبت بہارنا بھی انہی معنوں میں آتا ہے- بھیک جی فرماتے ہیں کہ دنیا چلو چلی کا میلہ ہے جو دنیا میں آتا ہے وہ جلد یا بدیر جاتا بھی ضرور ہے- میں اکثر لوگوں کو سفر آخرت اختیار کرتے دیکھتا ہوں- وہ یہاں سے اِس طرح بلاخوف وخطر جاتے ہیں گویا اگلے جہان میں کچھ ہونے والا ہی نہیں- میں سفر آخرت سے بے حد خائف ومتفکر ہوں کیونکہ میں اِس دنیا کی رعنائیوں اور دلفریبوں میں اس طرح کھوگیا کہ اگلے جہان کا کچھ خیال ہی نہ رہا اب نزاع کا عالم ہے، راستہ صاف نہیں ہے- زادِراہ بھی پاس نہیں تو پھر کیا ہوگا- راستہ دشوار گزار اور خاردار جھاڑیوں سے بھرا ہوا ہے- چاہئے تو یہ تھا اس کو قبل از وقت صاف کرلیا جاتا مگر صد افسوس میں نے اپنی تمام عمر غفلت وتساہل کی نذر کردی اور فکر عقبےٰ سے بے نیاز رہا- گو وقت گزرنے پر پچھتانا فضول ہے مجھے کہیں بھی اُمید کی کرن نظر نہیں آتی

کیونکہ اب نہ مستقر متعین ہے اور نہ منزل معلوم تو پھر قیام
کس جگہ پر کیا جائیگا۔

☆☆☆

دوہا

تختہ تو ڈھیلا پڑا چوہکن لگ گی کیل

## گڈھ کا گھیرا ہو چکا بھیک جی گھڑی پلک کی ڈھیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| گڈھ | گڑھ، قلعہ | کیل | میخ |
| ڈھیل | دیر، عرصہ | | |

ترجمہ

تختے ڈھیلے ہو گئے، کیلیں ہلنے لگی ہیں- قلعے کا محاصرہ ہو چکا ہے-اب فتح ہونے میں کوئی لمحہ کی دیر ہے-

مطلب

بھیک جی فرماتے ہیں کہ یوں سمجھئے کہ کواڑ کے تختے ڈھیلے ہو گئے ہیں-اُن کی کیلیں ہلنے لگی ہیں-گویا قلعہ کا محاصرہ ہو چکا ہے(نزاع کا عالم ہے) اور وہ تھوڑی دیر میں فتح ہونے والا (جان قبض ہونے والی) ہے بالفاظِ دیگر ضعیفی کے باعث جسم کا طبعی اعتدال ختم ہو چکا ہے-کمزوری کی وجہ سے بدن کا جوڑ جوڑ ہل گیا ہے-

موت نے جسم کے قلعہ کا محاصرہ کرلیا ہے جان کنی کا
عالم ہے اب کوئی لمحہ کی دیر ہے۔

مضمحل ہوگئے قویٰ اَب عناصر میں اعتدال
غالب کہاں

☆☆☆

## دوہا

حقلی جڑدی حلق میں اب دم لینو گھیر
گڈھ کا گھیرا ہو چکا بھیک جی کسے سناؤں ٹیئر

لغات

| الفاظ | معنی |
|---|---|
| حقلی<br>جڑنا<br>یا<br>بھرنا | گلے کو دونوں ہاتھوں سے اتنا<br>دبانا کہ دم گھٹنے لگے |

| | |
|---|---|
| ٹیئر (ٹی اَر) | آواز، آواز دینا بالخصوص مدد کے لئے بلانا |

ترجمہ

حلق میں موت کا پھندا آن پڑا ہے۔ جس سے دم گھٹنے لگا ہے۔ قلعے کا گھیرا ہو چکا ہے۔ اب میں مدد کے لئے کسے پکاروں۔

مطلب

یہ دوہا بھی پہلے دوہے سے وابستہ ہے۔ بھیک جی فرماتے ہیں کہ نزع کا عالم ہے۔ دم گھٹنے لگا ہے موت کے فرشتوں نے آن گھیرا ہے۔ ایسی حالت میں مدد کے لئے کسے بُلایا جا سکتا ہے اور وقت پڑنے پر آتا بھی کون ہے؟ مختصر یہ کہ تندرستی کی حالت میں نیک اعمال کرنے چاہئیں۔

دوہا

محلن میں چوری ہوئی ہڑوگیو ایک لعل
نجانوں کت گو گیو بھیک جی پھوٹی نائیں دِوال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| محلن | جمع<br>محل<br>مراد<br>جسم | ہڑوگیو | چوری<br>ہو<br>گیا |
| کِت | کدھر | دِوَال | دیوار |

ترجمہ

محل (جسم) میں چوری ہوگئی-مسروقہ مال (روح) ایک قیمتی ہیرا ہے- مکان کی دیوار تک نہیں پھوٹی اور یہ بھی معلوم نہیں کہ چور کس راستے سے چوری کر کے لے گیا-

مطلب

بھیک جی مرحوم کا یہ دوہا لاثانی ہے-اس میں موت کا نقشہ اس خوبی سے کھینچا گیا ہے کہ اُن کی قادرالکلامی قابل داد ہے-روح کوہیرا سے تشبیہ دی گئی ہے اور جسم کومحل سے تعبیر کیا ہے- روح قبض ہوگئی، جان نکل گئی،حیران کن بات یہ ہے کہ نہ دیوار میں نقب لگائی گئی اور نہ ہی چور کے آنے کا راستہ معلوم- پھر بھی چور چوری

کر گیا اور اِس انمول ہیرے کو لے اُڑا۔

دوہا

جاکو ہو سو لے گیو پہنچو وائی ٹھور
گیا لعل بگدا نہیں بھیک جی لاکھ مچاؤ شور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | منعی |
|---|---|---|---|
| ٹھوڑ | مقام، جگہ | بگدا نہیں | واپس نہیں آتے |

ترجمہ

جِس کا تھا وہ لے گیا۔ وہ اپنی منزل پر پہنچ گیا جو چلا جاتا ہے
وہ واپس نہیں آتا چاہے تم کتنا ہی شور مچاتے رہو۔

مطلب

انمول ہیرا چوری ہو گیا۔ لیکن اگر کوئی لے بھی گیا تو ہمارا کیا
گیا۔ جس کا مال تھا وہ لے گیا۔ ہم خواہ مخواہ کیوں شور وغوغا

کریں- ہمارے رونے دھونے سے وہ واپس تھوڑا ہی
آجائے گا-متوفی کے پس ماندگان کو صبر وشکیب کی تلقین کا
یہ بھی ایک طریقہ ہے جسے بھیک جی مرحوم نے اپنایا ہے-

☆☆☆

دوہا

تانت باجتی رہ گئی آیو ہے روئی کو اوڑ
یہ مندر خالی ہوگیا بھیک جی کد کا گیا کنڈیرا چھوڑ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اوڑ | آخیر، توڑ، سِرا | کدکا | کبھی کا |

ترجمہ

روئی ختم ہوگئی تانت باجنی بند ہوگئی-کنڈیرے مکان خالی
کرکے کبھی کے چلے گئے-

مطلب

سانس کی آمدورفت کا سلسلہ منقطع ہوگیا-روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی-جسم کا مندر خالی ہوگیا ہے اور فرشتے روح قبض کرکے کبھی کے چلتے بنے-پہلے زمانے میں اوراب بھی کہیں کہیں روئی کو تانتوں سے کنڈیرے دھنا کرتے تھے- روئی دُھننے والے کو کنڈیرا (تیلی) کہتے ہیں-جس طرح کنڈیرا روئی کے رونگ رونگ کو الگ الگ کردیتا ہے اس طرح موت کا فرشتہ بال بال سے روح کھینچ لیتا ہے-

☆☆☆

دوہا

سنکھ باجتو ڈٹ گیو ای مورت لئے نہ بھوگ
وے پنڈا کت کو گیا جا سو ہویا ہاں اکٹھا لوگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| بھوگ | خوراک | وے | وہ |
|---|---|---|---|
| کت کو | کدھر کو | جاسو | جس کی وجہ سے |
| پنڈا | آدمی | | |

ترجمہ

بانسری بجتی ہوئی رک گئی اس مورتی نے کھانا پینا ترک کر دیا ہے وہ شخص کدھر چلا گیا جس کی وجہ سے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔

مطلب

سانس کی آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ طائر نفس قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔ اب یہ انسانی ڈھانچہ دنیاوی ضروریات کا محتاج نہیں رہا۔ اے دنیا والو! ذرا مجھے بتاؤ تو سہی کہ وہ قوی الجثہ اور لحیم و شحیم آدمی کدھر گیا جس کی تجہیز و تکفین اور ماتم پرسی کے لئے لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔

☆☆☆

دوہا

دھولی چادھر اوڑھ کے جا سویو میدان
اب تُو تَو ہم سُو کد ملا کدی ہمیں ملنگا آن

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کد | کب | ملنگا | ملیں گے |
| کدی | کبھی | | |

ترجمہ

سفید چادر (کفن) اوڑھ کر میدانِ (قبرستان) میں جا سویا- اے دوست! اب تُو تو وہاں سے آنے سے رہا- کبھی ہم ہی تجھ سے آ کر ملیں گے-

مطلب

اے مرنے والے تُو تو سفید لباس (کفن) زیب تن کر کے شہرِ خموشاں میں لمبی تان کر سو گیا- اب تو بھلا وہاں سے ملنے

کے لئے کب آنے لگا وقت آنے پر ہم ہی تجھ سے ملنے کے
لئے تیرے پاس جائیں گے۔

دوہا

آوت منگل گاوتے جاوت کیں رویا
جاکو ہو سولے گیو بھیک جی تیرا کیا کھویا

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| آوت | آتے وقت | منگل | خوشی کے گیت |
| جاوت | جاتے وقت | | |

ترجمہ

آتے وقت راگ رنگ اور جاتے وقت گریہ وزاری جس کی

امانت تھی وہ لے گیا- تیرا کیا گیا-

مطلب

پیدائش کے وقت تو مسرت وشادمانی کی لہر دوڑ جاتی ہے -رقص وسرود کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں-لیکن موت آ گئی تو صفِ ماتم بچھ جاتی ہیں-پس ماندگان اور لواحقین گریہ و زاری اور سینہ کوبی شروع کرتے ہیں-اللہ کی امانت تھی- وہ لے گیا-کسی کا کیا لیا اور کیا گیا-

☆☆☆

دوہا

بھیکج گٹھڑی دُھول کی رہی پَون سو پھول
گینٹھ جتن کی کھل گئی کایا انت دھول کی دھول

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دُھول | خاک، مٹی | پون | ہوا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کایا | بدن، جسم | انت | آخرِ کار |
| جتن | تدبیر، فکر، علاج | | |

ترجمہ

اے بھیک جی! جسم خاکی گٹھڑی کی مانند ہے جو ہوا سے پھولی ہوئی ہے- اُس کی گانٹھ کھل گئی- ہوا نکل گئی- جسم مٹی سے بنا تھا اور آخر کار مٹی کی مٹی ہی رہ گیا-

مطلب

بھیک جی نے انسانی وجود کا کس خوبصورت انداز میں خاکہ پیش کیا ہے- انسان کیا ہے، مٹی کی گٹھڑی جو ہوا کہ وجہ سے پھولی ہوئی ہے- موت نے گٹھڑی کی گانٹھ کھول دی اور ہوا یعنی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور اب یہ جسم مٹی کے ڈھیر کے سوا اور کیا ہے- ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے- جسم مٹی سے بنا تھا اور مٹی ہی ہو گیا-

☆☆☆

دوہا

نہ چندا کی چاندنی نہ دیوا کی لوئے
گھور اندھیری کوٹھڑی بھیک جی رہنو کس بد ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دیوا | دیا، چراغ | لوئے | شعلے، روشنی |
| کِسن بِد | کس طرح، کیسے | | |

ترجمہ

قبر میں نہ چاند کی چاندنی ہوگی اور نہ لیمپ کی روشنی- وہاں تو کس طرح رہے گا-

مطلب

بھیک جی مرحوم نے اس دوہے میں قبر کا نقشہ بڑے احسن

طریق سے کھینچا ہے- نہ وہاں چاندنی ہے اور دیا باتی کا نشان تک نہیں-قبر ایک تاریک کوٹھڑی ہے- خدا جانے وہاں کس طرح رہنا ہوگا-اگر اس کال کوٹھڑی کو بقعہء نور بنانا مقصود ہے تو یہاں اپنے حین حیات میں نیک عمل کر، کیونکہ آخرت کی کامیاب اور ناکام زندگی کا دارومدار نیک اور بداعمال پر ہے-

☆☆☆

دوہا

ہوں تو گھور اندھیر ہے دھیر دھرے نہ کوئے
ایک رَین تو بھیک جی ہوں سب کو بھاری ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| دِھیر<br>دھرنا | ہمت<br>کرنا،<br>قدم<br>بڑھانا | رَین | رات |

ترجمہ

قبر میں گھور اندھیر ہوگا- وہاں جانے کی کسی کی جرات نہیں پڑتی- پہلی رات تو اُس میں سب کے لئے کٹھن اور کڑی ہوگی-

مطلب

قبر کی تاریکی اور اس کی ہیبت ناکی سے ہر انسان خائف ہے- بالخصوص پہلی رات جو بے حد کٹھن اور مشکل ہوگی- کیونکہ اِسی رات منکر اور نکیر مردے سے پوچھ گچھ کرتے ہیں اور اسی پر امتحان میں کامیابی کا دارومدار ہے-

☆☆☆

دوہا

دِیوَو باتی ہوں نہیں نہ چندا کی لَوئے

کاہ کوپ کی کوٹھڑی ایک دِن تُو رہا گوا کیلو سَوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| دِیوو | دیا، چراغ | کاہ | تاریک، کھور اندھیر |
| لَوئے | لَو، روشنی | باتی | بتی |

ترجمہ

وہاں نہ چراغ کی روشنی اور نہ چندا کی چاندنی ہوگی اُس کال کوٹھڑی میں ایک دِن تجھے اکیلے سونا پڑے گا۔

مطلب

پہلے دونوں دوہوں کا مضمون ہی دوہرایا گیا ہے۔

☆☆☆

دوہا

اپنا اپنا کام کی لَپکا جھَپکی ہَوئے
کایا اپنی نہ ہُوئی بھیک جی جگ اپنو کد ہَوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| لپکا<br>جھپکی | کھینچا تانی | کایا | جسم،<br>بدن |
| کد | کب | جگ | دنیا |

ترجمہ

اپنے اپنے کام کے لئے کھینچا تانی ہورہی ہے- جب جسم ہی اپنا ساتھی نہ بن سکا تو دنیا کب بن سکتی ہے-

مطلب

دنیا میں نفسانفسی کے عالم کا نقشہ دکھائی دے رہا ہے- ہر انسان اپنے ذاتی، اغراض و مقاصد کے لئے دوڑ دھوپ میں مصروف ہے- شاید وہ اس تگ و دو اور جدوجہد کے باعث اس دنیا کو اپنانے میں کامیاب ہو جائے- لیکن وہ

انجان ہے- وہ حقیقت حال سے نا آشنا ہے- یہ محض اُس کی بھول ہے جب جسم ہی اپنا نہ ہو سکا تو یہ دنیا بھلا اس کی کب ہونے لگی- صرف نیک اعمال ہی کام آئیں گے اور وہی ساتھ دیں گے-

☆☆☆

دوہا

میری میری کرت ہا ارجن جودھا بھئیو
پڑی رہنگی بھیک جی کائی دِن گڈھ کوٹن کی نینو

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کرت | کرتے | کائی | کسی |
| ہا | تھے | دن | دن |

| | | | |
|---|---|---|---|
| گڈھ | قلعہ، گڑھ | کوٹن | کوٹ کی جمع چھوٹا قلعہ |
| نینو | بنیاد، نیو | جودھا | جر جودھ یا دریودھن |
| بھینو | بھیم، ارجن کا چھوٹا بھائی | | |

ترجمہ

ارجن، بھیم اور دریودھن اپنی اپنی اجارہ داری کے لئے لڑتے جھگڑتے رہے (لیکن لاحاصل) وہ قلعے اور

گڑھ بے آباد پڑے ہیں۔

اسی طرح ہمارے شہر، قلعے اور محلات یہیں پڑے رہ جائیں گے۔

مطلب

پانڈوؤں (ارجن اور اس کے بھائی) اور کوردوؤں (دریودھن اور اس کے بھائی) کے مابین وراثت کی تقسیم پر برصغیر کی سب سے بڑی جنگ ''مہابھارت'' لڑی گئی زندگی بھر تو لڑتے رہے، موت آئی تو سب کچھ چھوڑ کر چلتے بنے۔

بھیک جیؒ اس دنیا کی ناپائیداری کے متعلق فرماتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں تو میری میری کرتا رہتا ہے آخر کار ایک دن (موت کا) ایسا آتا ہے کہ ساری چیزیں یہیں پڑی رہ جاتی ہیں اور انسان خالی ہاتھ دنیا سے جاتا ہے۔

بقول نظیر اکبرآبادی ؎

سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا

دوہا

کایا ہِلے نہ سَر ہِلے جیبھا ہِلے نہ ہوٹ

سہجے سمرن کیجیے بھیک جی لگے کلیجے چوٹ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کایا | جسم، بدن | جیبھا | جیبھ، زبان |
| ہوٹ | ہونٹ | سہجے | آہستہ |
| سمرن | بندگی، عبادت | | |

ترجمہ

اے بھیک جی! اس طرح آہستہ آہستہ عبادت کر کہ جسم، سر، زبان اور ہونٹ نہ ہلنے پائیں بلکہ صرف اور صرف دل ہی اُس سے متاثر ہو۔

یادالٰہی کا مرکز صرف دل ہونا چاہیے۔

مطلب

اس دوہے میں بھیک جی نے ریا کارانہ بھگتی و عبادت پر چوٹ کی ہے۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ ہندو سادھو بدن سے برہنہ رہتے ہیں اور اِسی برہنہ تنی کو بھگوان (خدا)

کی خوشنودی کا باعث تصور کرتے ہیں۔بعض وجد کے عالم میں سر دھنتے رہتے ہیں۔ کچھ آواز بلند ضرب لگاتے ہیں اور ایسے مسلمان عابدوں اور زاہدوں کی بھی کمی نہیں جو ہر وقت ہونٹ ہلاتے رہتے ہیں (دوسروں کو دکھانے کے لئے) بھیک جی فرماتے ہیں کہ جسم ،سر ،زبان اور ہونٹ نہیں بلکہ عبادت کے لئے دل سے کام لینا چاہیے اور دل میں یا دالٰہی کا ہر وقت خیال رہنا چاہیے۔

جنہوں کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

☆☆☆

دوہا

نہ کائی کے سنگ چلو نہ کوئی کرو نہال
پڑا رہنگا بھیک جی کائی دن مردودن کا مال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کائی | کسی | سنگ | ساتھ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| نہال کرنا | مالا<br>مال<br>کرنا،<br>فائدہ<br>پہنچانا | مردو<br>دن | مردود<br>کی<br>جمع،<br>کم<br>بخت،<br>بخیل،<br>لعنتی |

ترجمہ

دنیا کا مال نہ کسی کے سنگ اور ساتھ گیا ہے اور نہ اس نے کسی کو نجات دلائی - اے بھیک جی کنجوسوں کا مال دنیا میں ہی پڑا رہ جائے گا-

مطلب

یہاں بھیک جی نے دنیاوی مال و دولت کی ناپائیداری کا نقشہ کھینچا ہے اور ارتکاز زر کا مذاق اڑایا ہے اور ایسے لوگوں پر چوٹ کی ہے جو تمام عمر مال جمع کرتے رہتے ہیں اور اُس سے نہ خود استفادہ کرتے ہیں اور نہ خلق خدا - دنیا میں دولت تو بہت سے لوگوں نے جمع کی تھی مگر مرتے وقت خالی

ہاتھ گئے اور جمع شدہ مال ومنال یہیں چھوڑ کر چلتے بنے اس لئے اس سے جائز مصرف میں ضرور کام لینا چاہیئے اور حتی الوسع اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

☆☆☆

دوہا

بھیکا بھوکا کوئی نہ سب کی گدڑی لعل
گرہ کھول جاناں نہیں یابد بھئے کنگال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| یابد | اس وجہ سے | بھئے | ہوئے، بنے |
| کنگال | محتاج، مفلس | | |

ترجمہ

اس دنیا میں کوئی بھی مفلس اور نادار نہیں

ہے- بلکہ ہر ایک کی گدڑی میں لعل و گوہر نہاں ہیں- درحقیقت انسان عقدہ کشائی کے علم و ہنر سے بے بہرہ ہے-بدیں وجہ محتاج ہے-

مطلب

چونکہ خالق کائنات نے انسان کی تخلیق کے وقت اس کے پیکر خاکی میں بہت سی خوبیاں ودیعت کردی تھیں- لیکن اُس کی عقلِ ناقص ،فطرتِ کاملہ کے رموز کے فہم وادراک سے قاصر رہی اسی وجہ سے انسان محتاج ہے-اس دوہے کو اِس طرح بھی لکھا گیا ہے-

بھیکا بھوکا کوئی نہ ہر گٹھڑی میں لال
جانے گٹھڑی کھول دیکھی نہیں بھیک جی دے نَرر ہا کنگال

ترجمہ: بُھوکا یعنی غریب کوئی نہیں ہے- ہر ایک کی گٹھڑی میں لعل اورزر وجواہر پوشیدہ ہے-کسی نے گٹھڑی ہی کھول کر نہیں دیکھی-اس لئے نادار اور محتاج رہے-

☆☆☆

دوہا

جب جوبن سب ہو چکو تب ہو کیسا نیہہ
بھولا پھرے کسان بھیکا جو کا تک مانگے میہہ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| جوبن | جوانی، شباب | نیہہ | عشق و محبت |

ترجمہ

جب جوبن ہی نہ رہا تو عشق ومحبت کیسا- وہ کسان کتنا احمق ہے جو بے وقت بارش کی توقع رکھے-

مطلب

کچھ جنسی حرص وہوا کے متوالے اپنی پیرانہ سالی میں بھی عشق ومحبت کی آگ سلگائے رکھنے کے متمنی ہوتے ہیں- بقول شخصے، نہ منہ میں دانت اور نہ پیٹ میں آنت مگر عاشق زار- یہ انتہائی بے عقلی اور بے وقوفی کی دلیل ہے یہ اس طرح ہے جس طرح کوئی کسان بے وقت بارش کی تمنا کرتا ہے- ہر چیز اپنے وقت پر اچھی لگتی ہے-

☆☆☆

دوہا

جو جانے سو نہ کہے، کہے سو جانے نائیں
بھیکا بات اگھم کی، کے ہن سنن کی نائیں

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اگھم | غیب، معرفت | کیہن | سنن کی نائیں، کہنے سننے کی نہیں |

ترجمہ

جو جانتا ہے وہ کہتا نہیں اور جو کہتا ہے وہ جانتا نہیں۔ بھیک جی! غیب (معرفت) کی بات انسان کے

کہنے سننے کی نہیں ہے۔

مطلب

جو لوگ رموزِ ربانی سے واقف ہیں۔معرفت سے آگاہ ہیں۔وہ کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتے اور جنہیں کچھ پتہ نہیں وہ یونہی کہتے پھرتے ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ خدا کے بھید خدا ہی جانے۔غیب کی باتیں کہنے سننے کی نہیں۔

☆☆☆

دوہا

چندا دیکھون چالتو کدی بڈھتی دیکھین بیل
سادھو دیکھان سمرتا بھیک جی یہ قدرت کا کھیل

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| چندا | چاند | دیکھون | دیکھا نہیں |
| کدی | کبھی | بڈھتی | بڑھتی |

ترجمہ

نہ تو چاند چلتا دیکھا اور نہ کبھی بیل بڑھتی دیکھی- ایسے ہی عابد عبادت کرتے بھی نہیں دیکھے، یہ بھی قدرت کا عجیب کھیل ہے-

مطلب

چاند جو سرعتِ رفتار کے ساتھ چلتا رہتا ہے-ہمیں دکھائی نہیں دیتا-اسی طرح تباتات کی بیلیں جو حقیقت میں بڑھتی رہتی ہیں-ہمیں بڑھتی ہوئی نظر نہیں آتیں (جو ہماری ظاہر بین نظروں کی کمزوری ہے )اسی طرح درویش بھی عبادت سب کے سامنے نہیں کرتے-

ایں ہمہ یہ پھر بھی اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں- ؎

جنہوں کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

☆☆☆

پربت پانی ہوں گا جا دِن مرنگا فرشتہ چار
ایک دِن ایسو آئے گو بھیک جی موت کرے گی کال

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پربت | پہاڑ | کال | موت |

ترجمہ

پہاڑ پگھل جائیں گے اور چاروں طرف مقرب فرشتے بھی مر جائیں گے- ایک دن ایسا آئے گا جب موت کو بھی موت آجائے گی-

مطلب

اے بھیک جی!ایک دن ایسا آنے والا ہے جب تمام دنیا فنا ہو جائے گی- پہاڑ پگھل جائیں گے، چاروں مقرب فرشتے یعنی جبرائیل علیہ السلام ،حضرت عزرائیل علیہ السلام ،حضرت میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام بھی انتقال کر جائیں گے حتیٰ کہ موت کو بھی موت آجائے گی-صرف اللہ کی ذات باقی رہے گی اور وہ ہے قیامت کا دن-

☆☆☆

دوہا

مندر میں کنجر تپاں، بن میں تپاں ہاں ڈھور
جاتپنا سوہَر ملے بھیک جی اُو تپنو ہے اور

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کنجر | گھٹیا قسم کے لوگ | تپاں | تپتے ہیں، عبادت کرتے ہیں |
| ڈھور | ڈنگر، مال مویشی | تپنا یا تپنو | تپسیا کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں |

ترجمہ

مندروں میں ریا کار کمینے اور جنگلوں میں ظاہر دار وحشی لوگ عابد بنے بیٹھے ہیں جس عبادت سے خدا ملتا ہے وہ اور ہی (طریقہ) ہے۔

مطلب

خانقاہوں، عبادت گاہوں اور بت خانوں میں گھٹیا قسم کے ریا کار تپسیا اور بھگت لوگ بھگتی (عبادت و ریاضت) میں مشغول ہیں اور یہی حال تارک الدنیا درویشوں اور سنت مہاتماؤں کا ہے۔ بظاہر تو وہ عبادت گزار ہیں لیکن باطنی طور پر اُن کے قلوب گناہ کی وجہ سے سیاہ ہیں۔

بقول حافظ شیرازی ؎

وعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت می روند کارِ دیگر می کنند

چنانچہ جس بھگتی (عبادت) سے بھگوان (خدا) کے درشن ہوتے ہیں وہ اس سے بالکل مختلف ہے۔

☆☆☆

دوہا

بھیک پیت کو چھوڑ دے جے چاہا سکھ چین
تن پھُولے، چِنتا گھٹے تیرا سکھ پاواں دو نین

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| پیت | عشق، محبت | جے | اگر |
| چِنتا | فکر، خیال | نین | آنکھ |

ترجمہ

اگر تجھے سکون قلب درکار ہے تو دنیا سے محبت کرنا چھوڑ دے- تجھے آرام ملے گا- جسم موٹا ہو جائے گا اور دل کی چِنتا (فکر) جاتی رہے گی اور آنکھ سکھ پائیں گی-

مطلب

اے بھیک جی! اگر تو عیش و آرام اور تسکین قلب چاہتا ہے تو دنیاوی رعنائیوں اور دلفریبوں سے پریم کی پنگیں بڑھانے اور عشق مجازی سے باز آجا- المختصر دنیا کے دھندوں میں جتنا دل الجھے گا اتنا ہی پریشانیوں میں اضافہ

ہوگا اور حرص کی آگ زیادہ بھڑکے گی-اس دوہے کو اِس طرح بھی لکھوایا گیا ہے۔

بھیک پیت کو توڑ دے جے چاہا سکھ چین
پیت بڑھے، چنتا بڑھے، بھیک جی دکھی رہاں
دونین

ترجمہ: دنیا کی محبت کو بالکل ختم کردے، ورنہ اللہ تعالیٰ سے تیری لگن ختم ہوجائے گی اور فکر ذکر (پریشانیاں) بڑھ جائیں گی-آنکھیں سکون سے محروم ہوجائیں گی-

☆☆☆

دوہا

بھیکج کنگی پریم کی پھرت کیس ہی کیس
بال بال میں ڈھونڈ لے بھیک جی کرکنگی کو بھیس

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کنگی | کنگھی | پریم | محبت، پیار |

| | | | |
|---|---|---|---|
| کیس | بال، زلف | پھرت | پھرتی ہے |

ترجمہ

محبت کی کنگھی بالوں میں پھر کر انہیں ایک ایک کر دیتی ہے۔ اگر تجھے بھی خدا کی تلاش ہے تو کنگھی کا روپ دھار لے۔ تجھے ذرّے ذرّے میں اس کی قدرت کی صناعی اور کرشمہ سازی نظر آئے گی۔

مطلب

بھیک بھی فرماتے ہیں کہ جس طرح کنگھی بال بال میں پھر جاتی ہے اگر تو بھی اُسی کی مانند قدرتِ کاملہ کی ہر ادنیٰ و اعلیٰ تخلیق اور صناعی پر غور کرے گا تجھے بھی ہر چیز سے اس کی کاری گری کی نشانی ملے گی اور ہر چیز سے اُس کی قدرت کے کرشمے ظاہر ہوں گے ۔

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

☆☆☆

دوہا

تن رباب، من کینگری رَگیں بھئی سب تار
رُونگ رُونگ سُر دیت ہے باجت نام تہار

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کینگری | کنگ، باجا | بھئی | ہوئی، بنی |
| رونگ<br>رونگ | بال<br>بال | سردیت | آواز دیتا ہے، سُر دیتا ہے |
| باجت<br>نام<br>تہار | تمہارے نام کی آواز آتی ہے | | |

ترجمہ

بدن رباب، دل کنگ اور رگیں اُن (رباب اور

کنگ) کے تار ہیں۔جسم کے بال بال سے تمہارے (خدا) نام کی آواز آ رہی ہے۔

مطلب

یہ دوہا بھی پہلے دوہے سے وابستہ ہے۔بدن رباب کی مانند ہے۔دل کنگ کی طرح ہے۔جسم کی رگیں ان کے تار ہیں۔بال بال میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقدس نام جپنے کی صدا بلند ہو رہی ہے۔

☆☆☆

دوہا

لائق لائق سب کہاں نالائق نہ کوئے
پہلے سودا کر لے عمل کو بھیک جی پھر کچھ لائق ہوئے

ترجمہ

اپنے خیال میں تو سب لوگ لائق فائق ہیں۔کوئی بھی اپنے آپ کو نالائق نہیں کہتا۔پہلے اچھے کام کر پھر کچھ لائق بنے گا۔

مطلب

یوں تو لوگ اپنے آپ کو لائق، فائق اور دانا تصور

کرتے ہیں اور احمق کہلانا کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔مگر
درحقیقت قابل اور صاحبِ فہم وذکاء وہی بشر ہے جو اس دنیا
میں حرص وہوا کے جال سے نکل کر نیک اعمال کرتا ہے تب
ہی تو وہ صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق ہے۔

دوہا

آسن ڈِڈّ اور آھر ڈِڈّ، نندرا ڈِڈّ بھی ہوئے
مرے سہی تو بھیک جی پر ای بُڈھو کدی نہ ہوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| ڈِڈّ | ہمت، حوصلہ | آسن ڈِڈّ | بیٹھے رہنے کی ہمت |

| | | | |
|---|---|---|---|
| آہر<br>ڈڈ | قوت<br>ہاضمہ<br>کا<br>قوی<br>ہونا | نندراڈڈ | آرام<br>سے<br>سونے<br>کی<br>قوت<br>یا<br>عادت |
| کدی | کبھی | بُڈھو | بوڑھا |

ترجمہ

جس آدمی میں مندرجہ بالا صفات ہوں، وہ کبھی بوڑھا نہیں ہوگا۔

مطلب

جو آدمی اعتدال پسند ہو۔قوی قوت برداشت کا حامل ہو۔ اُس کی قوت ہاضمہ درست ہو اور پوری نیند سونے کا عادی ہو (تفکرات سے بے نیاز ہو) ایسا شخص بوڑھا کبھی نہ ہوگا۔ یعنی اس کے جسم کا طبعی اعتدال ہمیشہ ہمیش درست رہے گا اور اُسے تندرست وتوانا رکھے گا۔

☆☆☆

دوہا

سبھی ذات چمار کی بنا چام نہ کوئے
بنا چام اُو آپ ہے، بھیکا جِسے کہے نہ کوئے

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بنا | بغیر | چام | چمڑا، کھال |
| اُو | وہ، اُسے | چمار | ایک ہندو قوم جو مردہ جانوں کی کھال اتارتی ہے۔ موچی |

ترجمہ

سب چمڑے والی قوم ہیں-صرف بغیر کھال کے ذاتِ باری تعالیٰ ہے-اسی لئے اُسے کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا-

مطلب

بھیک جی فرماتے ہیں کہ جیسا کوئی کام کرتا ہے اُسی نسبت سے اُسے پکارنے لگ جاتے ہیں- جو لوگ چمڑے کا کام کرتے ہیں، اُن کا نام چمار رکھ لیا- بھلا یہ تو بتائیں دنیا میں بغیر چمڑے ہے کون؟ بغیر جسم صرف اللہ کی ذات ہے-اس لئے اُسے کوئی بھی گھٹیا ناموں سے یاد کرنے کا مجاز نہیں ہے- بھیک جی نے ہندو معاشرے کی ذات پات کی تفریق پر چوٹ کی ہے کیونکہ اعلیٰ جاتی کے ہندو دوسرے لوگوں کو نیچ ملیچھ اور شودر کہتے ہیں-

☆☆☆

دوہا

اپنی سمے نہ چوکئے، یہ لکھ گا بڈ بھوپ
بھوپن کے کسکو کراں بھیک جی سمے چوک کی ہوک

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| سمے | وقت، موقع | بڈبھوپ | بہادر لوگ |
| بھوپن | بھوپ کی جمع، بہادر | ہوک | کسک |

ترجمہ

بہادروں کا یہ قول ہے کہ موقع اور محل کے مطابق کام کرنا چاہئے-موقع ہاتھ سے نکل جائے تو بہادر اُس کے لئے پچھتاتے ہی رہتے ہیں-

مطلب

موقع ہاتھ سے نہ جانے دیجئے-وقت کی قدر کیجئے کیونکہ اگر موقعہ ہاتھ سے نکل گیا تو پھر ہاتھ نہیں آئے گا-زندگی بھر کا پچھتانا باقی رہ جائے گا-اس لئے کوئی بھی کام ہو اُسے موقع محل کے مطابق ضرور کرنا چاہیے-گرم

لوہے پر چوٹ لگانا چاہیے- ٹھنڈے لوہے پر ہتھوڑے
برسانے سے کوئی فائدہ نہیں-

دوہا

سنگت بن رنگت کسی بے رنگت نہ آب
بنا لگائی نہ لگے، بھیک جی یا مہتابی میں آگ

لغات

| الفاظ | معنی | الفاظ | معنی |
|---|---|---|---|
| کِسی | کیسی | بنا | بغیر |
| آب | چمک<br>دمق،<br>رونق | | |

ترجمہ

جیسی صحبت ویسی رنگت- مہتابی میں آتشی مادہ
موجود ہوتا ہے مگر وہ بھی آگ لگائے بغیر از خود نہیں جلتی-

مطلب

اچھی صحبت کے بغیر اچھی عادتیں پیدا نہیں ہوسکتیں جس طرح مہتابی میں بے شک آتش گیر مادہ موجود ہوتا ہے تاہم بغیر آگ لگائے وہ نہیں جلتا۔اسی طرح اچھے جوہر اچھی صحبت اور اچھے استاد سے ہی اجاگر ہوتے ہیں۔

مثل مشہور ہے ''جیسی سنگت ویسی رنگت''بقول شیخ سعدیؒ ۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند صحبتِ طالع ترا طالع کند

☆☆-----☆-----☆☆